

مجلة طالبان
تحریک طالبان پاکستان

صفر 1438ھ| نومبر 2016|شمارہ:1

Umar Media

مجلة

تحریک طالبان پاکستان

فہرست مضامین

جہاد،کفر و شرک اور ظلم و فساد کا مکمل خاتمہ اور دینِ اسلام کے غلبے تک جاری رہے گا:

۱۔[وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لاتَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلاعُدْوَانَ إِلا عَلَى الظَّالِمِينَ] (سورة البقرة۔۱۹۳)
(اورلڑو ان سے یہاں تک کہ نہ باقی رہے فساد اور حکم رہے خدا تعالیٰ ہی کا، پھر اگر وہ باز آئیں تو کسی پر زیادتی نہیں مگر ظالموں پر)۔

امام طبریٰ رحمہ اللّٰہ فرماتے ہیں :

يعني حتى لا يكون شركٌ بالله، وحتى لا يُعبد دونه أحدٌ، وتضمحلَّ عبادة الأوثان والآلهة والأنداد، وتكونَ العبادة والطاعة لله وحده دون غيره من الأصنام والأوثان''یہاں تک کہ اللّٰہ کے ساتھ شرک نہ رہے، اور یہاں تک کہ اللّٰہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے، اور یہاں تک کہ بتوں، معبودانِ باطلہ اور غیر اللّٰہ کی عبادت ختم ہوجائے، اور عبادت و اطاعت صرف اکیلے اللّٰہ کی ہو جائے، نہ کہ اللّٰہ کے سوا بتوں وغیرہ کی''۔

قرطبی رحمہ اللّٰہ فرماتے ہیں :

فدلت الآية والحديث على أن سبب القتال هو الكفر; لأنه قال: حتى لا تكون فتنة أي كفر، فجعل الغاية عدم الكفر ، وهذا ظاهر. قال ابن عباس وقتادة والربيع والسدي وغيرهم : الفتنة هناك الشرك وما تابعه من أذى المؤمنين، وأصل الفتنة: الاختبار والامتحان مأخوذ من فتنت الفضة إذا أدخلتها في النار لتميز رديئها من جيدها. والظالمون هم على أحد التأويلين: من بدأ بقتال، وعلى التأويل الآخر : من بقي على كفر وفتنة .''تو آیت اور حدیث نے اس بات پر دلالت کی کہ جنگ کا سبب کفر ہی ہے،اس لئے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا، کہ یہاں تک کہ فتنہ یعنی کفر باقی نہ رہے، تو غایہ عدم کفر کو بنایا، اور یہ ظاہر ہے۔ ابنِ عباس، قتادہ، ربیع اور سدی رضی اللّٰہ عنہم وغیرہ نے فرمایا، فتنہ یہاں شرک کے معنی میں ہے اور جو اس کے ملحقات ہیں، جیسے مسلمانوں کو ایذا دینا۔ فتنہ دراصل کسی چیز کی خبر لینے اور امتحان کے معنیٰ میں ہے ''فتنت الفضہ'' سے لیا گیا ہے، یہ آپ اس وقت کہتے ہیں، جب آپ چاندی کو آگ پر رکھتے ہیں، کھرا اور کھوٹا معلوم کرنے کیلئے اور''ظالم'' دو تفسیروں میں سے ایک تفسیر کے مطابق وہ لوگ ہیں، جو جنگ کی ابتداء کریں اور دوسری تفسیر کے مطابق وہ لوگ ہیں جو اپنے کفر اور فتنہ پر باقی ہیں ۔

۲۔ [وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ] (سورة الانفال۔۳۹)
(اور لڑتے رہو ان سے یہاں تک کہ نہ رہے فساد،اور ہو جائے دین سب اللّٰہ کا ،پھر اگر وہ باز آجائیں ،تو اللّٰہ ان کے کام کو دیکھتا ہے) مفتی محمد شفیع رحمہ اللّٰہ فرماتے ہیں:
خلاصہ اس تفسیر کا یہ ہے، کہ مسلمانوں پر اعداء اسلام کے خلاف جہاد و قتال اس وقت تک واجب ہے،جب تک کہ مسلمانوں پر ان کے مظالم کا فتنہ ختم نہ ہو جائے، اور اسلام کو سب ادیان پر غلبہ حاصل نہ ہو جائے، اور یہ صورت صرف قربِ قیامت میں ہو گی، اس لئے جہاد کا حکم قیامت تک جاری و باقی ہے۔





تحریک طالبان پاکستان کا پیغام

سلطان صابر

تحریك طالبان باكستان كا بيغام
اللّٰہ کی زمین پہ اللّٰہ کا نظام
شریعت ہو یا شہادت نعرہ یہ مومنوں کا
ہو ہر جگہ خلافت نعرہ یہ مومنوں کا
راہِ خدا میں لڑنا سب مومنوں کا کام
اللّٰہ کی زمین پہ اللّٰہ کا نظام
حق ہے ہمارا قرآن حق ہے ہمارا لڑنا
اِک راز ہے بقا کا راہِ خدا میں مرنا
خونِ شہید سب کو دیتا ہے اِک پیام
اللّٰہ کی زمین پہ اللّٰہ کا نظام
جو راہِ حق پہ چل کے جاتا ہے اس جہاں سے
ملتی ہے اس کو جنت ملتا ہے وہ خدا سے
کہتا ہے رب کا قرآن سب کو یہ صبح و شام
اللّٰہ کی زمین پہ اللّٰہ کا نظام
جمہوریت جہنم کا راستہ ہے لوگو
بے دین حکمرانو انجام اپنا سوچو
زِیر و زَبر سے سیکھو اے مشرکو! اسلام
اَللّٰہ کی زمین پہ اللّٰہ کا نظام

مجلة طالبان

سرزمین پاکستان پرجاری جہاد اور مجاہدین کی خبریں عامة المسلمین تک پہنچاتاہے ۔

پاکستان کے مرتد حکمرانوں اور بکے ہوئے جرنیلوں کی حقیقت عوام پر واضح کرتاہے ۔

ان حقائق کو سامنے لاتاہے جن کو دجالی میڈیا مسخ کرکے پیش کرتاہے ۔

قائدینِ مجاہدین کے پیصغامات امت تک پہنچاتا اور ان کی صفوں میں اتحاد پیداکرنے کی کوشش کرتاہے ۔

جہاد اور اہل جہاد کادفاع کرتااور ان پر لگائے گئے جھوٹے اور بے جا الزامات کاجواب دیتاہے ۔

امت مسلمه کو انفاق فی سبیل اللہ ،جہاد فی سبیل اللہ اور ہجرت کے لیے تیار کرتاہے ۔

تاکه دنیا سے کفر وشرک اور ظلم وناانصافی ختم اور خلافت علیٰ منہاج النبوة قائم ہوجائے ۔

امیر المومنین رحمه الله کی یاد میں
ہے وہی تیرے زمانے کا امامِ بر حق



عجیب منظر تھا، کہ اپنے تمام لاؤ لشکر کے ساتھ حملے کی تیاری کر کہ، ایک مسلمان کی حوالگی کا مطالبہ کر رہے تھے، علماء ومشائخ سر جوڑے بیٹھے تھے، اور اپنے امیر کو ایک ہی بات سمجھا رہے تھے، کہ آپ یہ مقابلہ سہہ نہیں پائیں گے، اور یہ شرعی نظام، یہ امارت، یہ سب کچھ زمین کے ساتھ ملا دیا جائے گا، کچھ نرمی والا معاملہ کریں، ابھی حالات ان سے ٹکر لینے کے متحمّل نہیں ہیں، وہ لوگ ایک شخص کو بنیاد بنا کر سب کچھ ملیا میٹ کر دیں گے، حالات کے تقاضے کو دیکھ کر تو، ہم یہی سمجھتے ہیں، کہ آپ اس شخص کو کفار کےحوالے کردیں، لیکن وہ مردِ قلندر، علماء سے ایک ہی بات پوچھتا ہے، کہ مجھے شریعت سے اس حوالگی کے جواز کی دلیل دے دو، میں تمہاری رائے پر فیصلہ دے دوں گا، علماء اس کا یہ جواب سن کر بے اختیار رو پڑتے ہیں، اور اس کی استقامت پر بول اٹھتے ہیں، کہ واللّٰہ! یہ صحابہ کرامؓ کے دور کا آدمی ہے، اور اپنے موقف سے دستبردار ہوجاتے ہیں، اور پھر دنیا نے دیکھا، کہ اس جبلِ استقامت کے اس فیصلے کے بعد، ایک ایسا خوفناک دور شروع ہو جاتا ہے، کہ زمین ان کے لئے تنگ پڑجاتی ہے، اور آسمان و زمین سے ان پر آتش و آہن کی بارش کی جاتی ہے، جو لوگ پہلے ساتھ ہونے کا دعوہ کر رہے تھے، وہ بھی اپنا رخ بدل کر کفار کے لشکر کے ہمنوا اور مدد گار بن جاتے ہیں، لیکن وہ اللّٰہ کا ولی، ان کی کوئی پروا کئے بغیر کفر کے سامنے سینہ سپر ہو جاتا ہے، سب دوست چھوڑ جائیں،کوئی مہرباں نہ پوچھے مجھے میرا اللّٰہ کے کافی، مجھے کُل جہاں نہ پوچھے، پھر وہ اور اس کے مٹھی بھر جانثار، اپنے محدود وسائل کے ساتھ، دنیا کی سپر طاقتوں کے سامنے ڈٹ جاتے ہیں، یہ تھے اہل، ایمان کی صف کے حالات۔

اور دوسری طرف بھی کچھ لوگ تھے، جنہوں نے اسلام کو پسِ پشت ڈال کر، ہوا کے رخ، کو بدلتے دیکھَ کر، اپنا جہاز بھی کفار کے بیڑے پر کھڑا کر دیا، اور کہنے لگے، کہ جب ہوا کا رخ تیز ہو، تو سر بچا لینا چاہئے، کہیں سر ہی نہ اڑ جائے، اور اسلام کا نعرہ مارنے والے یہی لوگ، الٹا اسلام کے نام لیواؤں کے لئے زمین کو تنگ کرنے میں جُت گئے، اور ڈالروں کی بہتی گنگا میں انہوں نےبھی خوب ہاتھ صاف کیئے، اور غلامی کے ایسے ایسے مناقب طے کر گئے ، کہ آقا بھی عش عش کر اٹھا اور کفر کی دلالی میں ایسے مقام کو چھونے لگے کہ، بھائی تو بھائی، بہنوں تک کو فروخت کرنے سے گریز نہ کیا۔

لیکن دنیا نے دیکھا کہ وہ مردِ قلندر ہار کر بھی جیت گیا اور وقت کے فرعون، وہ جیت کر بھی ہار گئے، وقت گزرتا گیا، زمانے کے حوادث نے حالات کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا، اور دو ہفتوں میں ان کے خاتمے کا دعوہ، کرنے والے فرعون، اسی بطلِ امت کو خوردبین لگا کر ڈھونڈنے لگے کہ، امن کی بھیک مانگ کر ان دیوانوں، مستانوں سے جان چھڑائی جائے، ہے وہی تیرے زمانے کا امامِ برحق جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے، قابلِ غور بات یہ ہے کہ اس مردِ قلندر کی استقامت کو حماقت کہنے والے آج اسی نتیجے پر پہنچے ہیں، شریعت کے حکم کو پورا کرنے کا اس نے حق ادا کر دیا، اور اسلام کا لوہا بالآخر منوا کر ہی چھوڑا، اور رہتی دنیا تک تاریخ اس کی غیرت کو سلام پیش کرتی رہے گی، کہ اس نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا، لیکن ایک مسلمان کو ایک کافر کے حوالے نہ کر کہ بیعتِ رضوان کی یاد تازہ کر دی۔

اور دوسری طرف نام نہاد حکمت میں چھپی بے غیرتی کرنے والوں کے عمل کو اہل حکمت و بصیرت، حماقت ہی گردانتےہیں، اور وہ اس حماقت کا خمیازہ، آج بھاری نقصان کی صورت میں وصول کر رہے ہیں۔

وہ مردِ قلندر ہمیں چھوڑ کر چلا تو گیا لیکن رہتی دنیا کو یہ سبق دے گیا، کہ کامیابی صرف اور صرف اللّٰہ کے حکم کو پورا کرنے میں ہے، پھر چاہے ساری دنیا مخالف ہو جائے، اللّٰہ پاک ساتھ ہے تو پروا نہیں اگر مقصد حاصل کرنے کی راہ میں منزل تک پہنچ گئے تب بھی کامیاب، اور منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی، اگر رستے میں ہیں جان اللّٰہ کے سپرد ہوگئی تب بھی کامیاب۔

> “ وہ مردِقلندر ہمیں چھوڑ کرچلا تو گیا لیکن رہتی دنیا کو یہ سبق دے گیا، کہ کا میا بی صرف اور صرف اللّٰہ کے حکم کو پورا کرنے میں ہے ”



قتل مسلم کی حرمت

بعض لوگ مسلمانوں کو محض شک کی بنیاد پرقتل کردیتے ہیں یہ کہہ کر کہ یہ مرتد ہے ،منافق ہے ،جاسوس ہے وغیرہ وغیرہ ۔ لیکن شریعت مطہرہ میں کسی جرم کے ثبوت کے دوہی طریقے ہیں : شہادت و گواہی اپنی شروط کے ساتھ اور اقرار اپنی شروط کے ساتھ ۔ یعنی گواہ گواہی دیں کہ فلاں آدمی نے یہ کام کیا ہے یامجرم خود اقرار کرلے کہ میں نے یہ جرم کیا ہے تب جاکرجرم ثابت ہوجاتا ہے۔

قتل کا معاملہ بڑاسنگین اور خطرناک معاملہ ہے اس لیے اس میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے اور ہر کس وناکس کے کہنے پر کسی کوہر گزقتل نہیں کرناچاہیے ۔اللّٰہ تعالیٰ فرماتاہے : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ (الحجرات :6)

” اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی گناہ گار (بے اعتبار)خبرلے کر آئے تو تحقیق کر لو، کہیں نادانی سے کسی قوم پر جا نہ پڑو پھر کل کو اپنے کئے پر پچھتانے لگو ”۔

دوسری جگہ فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا۔(النساء :94)

” اے ایمان والو! جب اللّٰہ کی راہ میں (جہاد کے لیے)سفر کرو تو تحقیق کرلیا کرو اور مت کہو اس شخص کو کہ جو تم سے سلام کہے کہ تو مسلمان نہیں تم دنیا کی زندگی کا اسباب چاہتے ہو سو اللّٰہ کے ہاں بہت کیا سو اب تحقیق کر لو بیشک اللّٰہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ”۔

شریعت مطہرہ میں مسلمان کے قتل کی حرمت بالکل واضح ہے یہاں تک کے علماء کرام نے اس کو شرک کے بعد بڑے گناہوں میں شمار کیاہے ۔ اکثر شرک کے بعد اس کاذکرہوتاہے ۔ ذیل میں کچھ آیات اور احادیث ذکرکی جاتی ہیں جس میں قتل ناحق کی قباحت ،شناعت اور حرمت بیان کی گئی ہے :

1۔ ایک انسان کو ناحق قتل کرنا ایساہے گویا پوری انسانیت کاقتل ۔اللّٰہ تعالیٰ فرماتاہے : مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَتَبْنَا عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ۔(المائدة :32)

”اس قتل کی وجہ سے ہم نے بنی اسرئیل پر یہ حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا بغیر اس کے کہ جان کابدلہ لیاجائے یازمین میں فساد برپا کرنے کی سزادی جائے تو اس نے گویا تمام انسانیت کو قتل کیا“۔

2۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو ناحق قتل کرے الا یہ کہ غلطی میں ایسا کرجائے ۔ارشادِالٰہی ہے :



"اور کسی مؤمن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ مؤمن کو قتل کرے مگر غلطی سے "۔

3۔ مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنے والا اللہ تعالیٰ کے غضب ،لعنت اور عذاب عظیم کا مستحق ہے : وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا۔(النساء :93)

"اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے گا تواس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اللہ اس پر غضبناک ہو گا اور اس پر لعنت کرے گا اور ایسے شخص کے لیے اس نے بڑا سخت عذاب تیا رکرر کھاہے "۔

4۔ صحیحین میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سات گناہوں سے بچو! پوچھا گیا یارسول اللہ ﷺ وہ کون سے ہیں ؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا ،جادو کرنا،ناحق قتل کرنا،یتیم کامال ہڑپ کرنا ،سود کھانا، میدان جنگ سے بھاگنا اور پاک دامن بے خبررہنے والی مؤمن عورت پرتہمت لگانا "۔

5۔ صحیحین کی ایک اور رویت میں ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں :"قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے خون کے بارے میں فیصلہ ہو گا"۔

6۔ بخاری شریف کی حدیث میں آتاہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مؤمن مسلسل اپنے دین کے حوالے سے گنجائش اور آسانی رکھتاہے جب تک کہ وہ ناحق خون نہ بہائے "۔

7۔عبداللہ بن عمررضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : 'بلا شبہہ ناحق خون بہانا ایسے ہلاک کردینے والے کاموں میں سے ہے جس میں اگر آدمی گرجائے تو اس کے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا '۔

8۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:"ساری دنیا کی تباہی اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی مؤمن کے قتل سے زیادہ ہلکی بات ہے "۔

9۔ ایک اور روایت میں ہے : "ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہرگناہ کو معاف فرمادے سوائے اس کے کہ کسی شخص نے ایک مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کیا یا وہ آدمی جو کفر کی حالت میں مرا "۔

شیخ عطیۃ اللہ اللیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'دیگر مسائل کی طرح اس حوالے سے بھی لوگ دوانتہاؤں پر ہیں ، جبکہ اہل حق کا منہج واضح ہے ۔ایک انتہاپروہ لوگ ہیں جو قتل کی حرمت اور اس حوالے سے وارد شدہ وعیدوں کو کو پس پشت ڈالتے ہوئے بے دریغ مسلمانوں کا خون بہانے لگے ہیں ،انہوں نے اس حوالے سے نہ تو اس کی حرمت کاکوئی پاس رکھا اور اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے مقام ہی کاکچھ لحاظ کیا۔ان کی مثال آج کل ہم پر مسلط یہ طواغیت ،اور کفر کے سرغنے ،جوعصرحاضرکے فرعون ہیں ،اسی طرح زنادقہ ،فساق وفجار ،چور ،ڈاکو جاہلی قبائلی اور قومی جھگڑوں میں الجھے ہوئے لوگ اور بعض جگہوں پردین سے نکلے ہوئے خوارج کے لوگ شامل ہیں ۔یہ لوگ ہلاکت میں پڑنے والے ہیں ۔۔۔ والعیاذ باللہ ۔۔۔ سوائے ان کے جنہیں اللہ اپنی رحمت سے ڈھانپ لے ۔

دوسری انتہا پروہ لوگ ہیں جنہوں نے ان نصوص اور احکامات کی باطل تاویلات کے سبب کفارومرتدین اور ان کے چیلوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کی جانب سے فرض کردہ جہاد وقتال کو سرے سے ترک کردیاہے ،اور بہانہ یہ بنایاہے کہ مسلمانوں کے جان ومال اور ان کی املاک کی حفاظت اور ان سے خوف ودہشت گردی دور کی جاسکے ۔یہ لوگ فی الحقیقت کمزور عزائم کے حامل اور قتل وقتال اور میدان جہاد سے بالکل ناواقف ہیں ،لذت کوشی اور سہل پسندی کے باعث ان کے جسم بوجھل اور طبعیتیں نازک ہوچکی ہیں ایسے لوگوں کی دعوت میں وطن پرستی ، کفار کے ساتھ دوستی ،یکساں بنیادوں پر مبنی طرززندگی اور ہرقیمت پرسلامتی وامن پسندی کی جھلک صاف دکھائی دیتی ہے ۔۔۔

سونفاذشریعت کے نام پراٹھنے والے قابل قدر واحترام مجاہدین کوقتل کے معاملے میں بڑی احتیاط کرنی چاہیے اور اپنے ہداف کو ٹارگٹ کرنے میں حتی الامکان یہ اطمینان حاصل کرناچاہیے کہ اس میں کسی بے گناہ مسلمان کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے گا۔ایسانہ ہوکہ :نہ خداہی ملا نہ وصال صنم ۔ہندو سترّے خدائے ناراضا۔



> "نفاذ شریعت کے نام پراٹھنے والے قابل فخر واحترام مجاہدین کوقتل کے معاملے میں بڑی احتیاط کرنی چاہیے"



اخلاص

شیخ گل محمد حفظہ اللہ

امیر حلقہ باجوڑ ایجنسی تحریک طالبان پاکستان

الحمد للّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللّٰہ واشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

اما بعد! فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم [وما امروا الا لیعبدو اللّٰہ مخلصین لہ الدین۔ وقال تعالٰی اَلَا للّٰہ الدین الخالص۔ وقال النبی ﷺ انما الاعمال بالنیات]

ہمارے شرعی دورے (شریعہ کورس) کاپہلاموضوع اخلاص ہے اور یہ سب سے اہم اور ضروری موضوع ہے اس لئے کہ تمام اعمال کادارومدار اخلاص اور صحیح نیت پر ہے۔

اگر عمل میں اخلاص ہو تو وہ اللّٰہ کو قبول ہے اور اگر اخلاص نہ ہو تو وہ قبول نہیں ہے اسی لئے ہم اخلاص کے متعلق چند بحثیں کریں گے، جیسے: اخلاص کا معنی، اخلاص کے متعلق قرآن کریم کی آیات، احادیث، واقعات اور بعض مسائل۔

اخلاص کی تعریف :

۱. حذیفہ مرعشی رحمہ اللّٰہ فرماتے ہیں: ان تستوی افعال العبد فی الظاھر والباطن۔ یعنی اخلاص یہ ہے کہ بندہ کے افعال ظاہروباطن میں ایک جیسے ہوں ،یہ نہ ہو کہ لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو نیک اور بزرگ دکھاتاہو اورتنہائی میں بدعمل ہو۔

۲. ابو علی دقاق رحمہ اللّٰہ فرماتےہیں: التوقی عن ملاحظۃ الخلق۔یہ کہ عمل میں مخلوق کالحاظ نہ رکھتاہو۔ (الاذکار للنووی ص:5)

۳. یحی بن معاذ رحمہ اللّٰہ فرماتے ہیں: الاخلاص تمیز العمل من العیوب کتمیز اللبن من الفرث والدم۔(نثرالمرجان:401) یعنی اپنے عمل کو تمام عیبوں سے اس طرح صاف کرنا جس طرح دودہ گوبراور خون سے صاف ہوتاہے ،دودہ گوبر اور خون کے بیچ میں ہوتاہے لیکن گوبر اور خون کا ذائقہ ،رنگ اور بدبو اس میں نہیں ہوتی تو اسی طرح اپنے عمل کوتمام عیوب سے پاک رکھنا۔

۴. امام غزالی رحمہ اللّٰہ فرماتےہیں: اخلاص اس کو کہتے ہیں کہ صرف اللّٰہ کی ذات مقصود ہو۔ (توشہ آخرت :ص51)

اخلاص کے بارے میں آیات:

(۱) وَمَا أُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ [البينة 5:]

"اورانہیں یہی حکم ہواتھا کہ عبادت کریں اللّٰہ کی، خالص کرتےہوئے اللّٰہ کے لئے دین کو، مضبوط کھڑے رہے توحید پر اور نماز قائم کریں اورزکات دیں ، اور یہی دین ہے ملت قائمہ کا "

(۲) اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ط اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ- [الزمر:2-3]

بیشک ہم نے بھیجی ہے آپ کی طرف کتاب حق کے ساتھ سو عبادت کر اللّٰہ کی خالص کرتے ہوئے اس کے لئے دین کو، خبردار! اللّٰہ کےلئے دین خالص ہے "

(۳) قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ وَ اُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّیْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِیْ [الزمر:11-14]

"کہہ دیجئے کہ مجھے حکم کیاگیا ہے کہ عبادت کروں اللّٰہ کی ،خالص کرتے ہوئے اس کے لئے دین کو۔ اورمجھے حکم کیاگیا ہےکہ میں سب سے پہلے مسلمانوں میں سے ہوں۔ کہہ دیجئے میں ڈرتاہوں اگر میں نافرمانی کروں بڑے دن کے عذاب سے کہہ دیجئے میں صرف اللّٰہ کی عبادت کرتاہوں خالص کرتے ہوئے اس کے لئے اپنے دین کو "

(۴) لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ [الحج: 27]

"ہرگز نہیں پہنچتے اللّٰہ کوان کے گوشت اورنہ خون ،لیکن اس کو تمہاراتقویٰ (اخلاص)پہنچتاہے "

(۵) اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔ [الكهف 7:]

"بیشک ہم نے ان چیزوں کوجو زمین پر ہیں اس کے لئے زینت بنایاہےتاکہ ہم ان کی آزمائش کریں کہ ان میں کون عمل کے اعتبار سے اچھاہے "

فائدہ : اچھے اور احسن عمل کے لئے دو شرطیں ہیں :1۔صرف اللّٰہ کی رضا کے لئے ہو ۔2۔رسول اللّٰہ ﷺ کےطریقے کے مطابق ہو ۔

(۶) اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا [الملک:2]

"اللّٰہ وہ ذات ہے جس نے موت اور زندگی پیداکی ہے تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ کون تم میں سے عمل کے اعتبار سے اچھاہے "

(۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ [التوبۃ :19]

"ایمان والو! اللّٰہ سے ڈرو اور سچے(اخلاص والے)لوگوں کے ساتھ ہوجانا"

(۸) فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ [محمد:21]

"تو اگر یہ سچے رہتے اللّٰہ سےتو یہ ان کے لئے بہترہوتا"

(۹) وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ۔ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا [الدھر:8-10]

"اور مسکین، یتیم، اور قیدی کو اس کی محبت کے ساتھ کھانا کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں) بیشک ہم تمہیں اللّٰہ کی رضا کے لئے کھانا کھلاتے ہیں ہم نہ تو تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ ۔بیشک ہم ڈرتے ہیں اپنے رب سے ،ایک دن اداسی والے، سختی والے سے "

اخلاص کے بارے میں احادیث :

(۱) عَنْ عُمربن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِنما الاعمال بالنیات وانما لامرءٍ ما نوی فمن کانت ھجرتہ الی اللّٰہ و رسولہ فھجرتہ الی اللّٰہ ورسولہ و من کانت ھجرتہ الی دنیا یصیبھا او امرأۃ یتزوجھا فھجرتہ الی ما ھاجر الیہ(متفق علیہ, مشکوۃ ص۱۱)

"عمربن خطاب رضی اللّٰہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پ رہے اور بندے کو وہ ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہو گی، (مثلاً) جس نے ہجرت اللّٰہ اور اس کے رسول کے لئے کی تو اس کی ہجرت اللّٰہ اور اس کے رسول کے لئے ہے (یعنی ان کو قبول ہے) اور جس کسی نے ہجرت دنیا حاصل کرنے یاکسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے کی تو اس کی ہجرت ا س کام کے لئے ہے جس کے لئے اس نے کی ہے ۔ پہلے جملے کامطلب یہ ہے کہ ثواب نیت پرموقوف ہے، جس کی نیت صحیح ہو گی اس کوثواب ملے گا اور جس کی نیت صحیح نہیں ہو گی اس کو ثواب نہیں ملے گا ۔ اور(وانّما لِامرءٍ ما نوی)اس دوسرے جملے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ثواب کی مقدار نیت پر موقوف ہے جتنا ایک بندے کااخلاص زیادہ ہوگا اتنا ہی اس کوثواب زیادہ ملے گا ۔ اسی طرح ایک بندہ ایک ہی عمل میں زیادہ نیتیں کرلے تو اس کو ثواب بھی زیادہ ملے گا ،مثلاً ایک آدمی مسجد راونہ ہوجائے اس نیت سے کہ وہاں نماز باجماعت پڑھوں گا ،جماعت کا انتظارکروں گا ، تلاوت کروں گا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کروں گا، اپنے مسلمان بھائیوں سے ملوں گا ، تواس شخص کو پانچ قسم کاثواب ملے گا ۔

(2) نبی کریم ﷺ جب معاذ رضی اللّٰہ عنہ کو یمن بھیج رہے تھے تو انہیں یہ وصیت کی کہ اخلاص کا خیال رکھنا اس لئے کہ اخلاص کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی کافی ہوتاہے (الترغیب والترھیب للحافظ المنذری ج۱ ص۵۴)

(۳) انس رضی اللّٰہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللّٰہ ﷺ جب غزوہ تبوک سے واپس ہوکرمدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا کہ مدینہ طیبہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں کہ تم جو سفر کرتے ہو یا کسی وادی کوطے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ثواب میں شریک ہیں، صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنہم نے کہا :ا للّٰہ کے رسول !ﷺ کیا وہ مدینہ میں ہیں اور ہمارے ساتھ ثواب میں شریک ہیں؟ رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا: ہاں مدینہ میں ہیں لیکن عذر کی وجہ سے رہ گئے ہیں (رواہ البخاری فی المغازی و ابوداؤد و ابن ماجہ فی الجھاد) اس سے معلوم ہو اکہ معذور لوگ مجاہدین کے ساتھ ثواب میں شریک ہیں اگران کی نیت مجاہدین کے ساتھ ہو ۔

اخلاص کے بارے میں علماء کے اقوال :

(1) علی رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ ریاکاکی علامات چار ہیں:جب اکیلا ہوتا ہے تو عبادت میں سستی کرتا ہے اور جب لوگ موجود ہوں تو عبادت کاشوق (ظاہر)کرتا ہے اور جب اس کی تعریف ہوجائے توعمل زیادہ کرتا ہے او رجب اس کی برائی بیان کی جائے تو عبادت میں کمی کرتا ہے جیسا کہ آج کل ہماری حالت ہے ۔انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ۔

(2) محمد بن صوریؒ فرماتے ہیں کہ رات کو نیک لوگوں کی شکل بناؤ اس لئے کہ یہ بہت بہتر ہے اس سے کہ تم دن کو نیک لوگوں کی شکل بناؤ اس لئے کہ دن کو نیک لوگوں کی مشابہت مخلوق کی خاطر کی جاتی ہے اور رات کو اللّٰہ کے لیے (الکبائر للذھبی:ص164)

(3) امام حارث محاسبیؒ فرماتے ہیں کہ صادق اور مخلص وہ ہے کہ اگر لوگوں کے دلوں سے اس کی قدر اور احترام ختم ہوجائے تو وہ کوئی پروا نہیں کرتا، اس لئے کہ اس کا دل برابر ہوتا ہےاور اپنی نیکی کے بارے میں ذرا بھی لوگوں کوپتہ چلنا پسند نہیں کرتا اور یہ برا نہیں مانتا کہ لوگوں کو اس کے گناہ کا پتہ چلے(الاذکار للنووی) اللّٰہ المستعان! آج کل لوگ یہ کوشش کرتے ہیں کہ ان کی عزت ختم نہ ہو اور ان کے اچھے کام ظاہر اور برے مخفی رہیں ۔

(4) ابوامامہ باہلی رضی اللّٰہ تعالی عنہ ایک مرتبہ مسجد تشریف لے آئے مسجد میں ایک شخص سجدے میں روروکر دعا مانگ رہےتھے، ابوامامہ رضی اللّٰہ تعالی عنہ نے اس کو کہا تم بڑا اچھا آدمی ہو بہ شرطیکہ یہ عمل گھر میں ہو(الکبائر :ص164)

(5) العلم بلا عمل ھباء والعمل بلا اخلاص عناء ۔"علم عمل کے بغیر غبار ہے اورعمل اخلاص کے بغیر محض تکلیف ہے"(نثر المرجان :402)

(6) شاپور شیخؒ فرمایا کرتےتھے کہ بعض لوگ تسبیح چھپ کر پھیرتے ہیں لیکن پھر بھی ریاکرتے ہیں اس لئے کہ وہ لوگوں کودکھاتے ہیں کہ گو ہم عبادت چھپ کے کرتےہیں۔

(7) من وجد اللّٰہ فماذا فقد ومن فقد اللّٰہ فماذا وجد "یعنی اخلاص سے اللّٰہ ملتا ہے اور جسے اللّٰہ تعالی مل گیا اس کو اور کیا چاہیے اور جسے اللّٰہ تعالی نہیں ملا اسے کچھ بھی نہیں ملا"

(7) فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں: من لم یکن فی عملہ اکیس من ساحر وقع فی الریاء"جوشخص اپنے عمل میں ساحر سے زیادہ ہوشیار نہ ہو وہ ریا میں مبتلا ہوجاتاہے، تو عمل بڑی توجہ کے ساتھ کرنا چاہیے تاکہ نیت میں فرق نہ آئے"

(8) نعیم بن حمادؒ فرماتےہیں: ضرب السیاط اھون علینا من النیۃ الصالحۃ "ہمیں کوڑوں سے مارا جائے یہ آسان ہے بہ نسبت صحیح نیت کے" اللّٰہ المستعان! ہمارااخلاص بھی تو اخلاص کا محتاج ہے ۔

(9) دلوں کے ڈاکٹر (ماہر امراض قلب) فضیل بن عیاضؒ فرمایا کرتے تھے: کہ جب سچے لوگوں سے ان کے سچ کے بارے میں پوچھا جاتا ہے جیسے اسماعیل اورعیسی علیہما السلام (لِّيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَن صِدْقِهِمْ [الاحزاب:8] "تاکہ سچوں سے ان کے سچ کے بارے میں پوچھے"تو ہمارے جیسے جھوٹوں کی کیاحالت ہو گی ؟۔

(10) عبداللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ عنہ فرماتےہیں: انما یحفظ الرجل علی قدر نیتہ "کسی شخص کی حفاظت اس کی نیت کی بقدر ہوتی ہے، جتنا بندہ میں اخلاص زیادہ ہوتا ہے اتنی ہی اس کے ساتھ اللّٰہ کی مدد ہو تی ہے (صلاح الامۃ فی علو الھمۃ :ج1ص105)

(11) سلیمان دارانیؒ فرماتے ہیں: مبارک ہے وہ شخص جس کا ایک قدم بھی ایسی حالت میں اٹھے کہ اس کا مقصود اللّٰہ کی ذات ہو ۔

(12) معروف کرخیؒ اپنے آپ سے کہتے کہ اخلاص پیدا کرکہ تجھے نجات ملے ۔

ریا کی تعریف:

اخلاص کے مقابلے میں ریا ہے، اخلاص یہ ہے کہ ہر عمل اللّٰہ کی رضا کے لئے ہو اور ریا کے معنی

ہیں: اپنی عبادت لوگوں کو دکھانا، تاکہ لوگ اس کو دیکھ کر اس کی تعریف کریں۔ قرآن وحدیث میں ریا کی بڑی مذمت آئی ہے، کچھ آیات اور احادیث مندرجہ ذیل ہیں.

ریا کے بارے میں آیات :

(۱) وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْ يَحْتَسِبُوْنَ [الزمر:47]

"اورنظرآئے گا ان کو اللّٰہ کی جانب سے وہ جو یہ خیال بھی نہ رکھتے تھے" بعض سلف جب یہ آیت پڑھتے توفرماتے: دکھلاوا کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہو [الکبائرللذھبی:163]

(۲) فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّه فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّه اَحَدًا [الکھف:11]

"پس جو اپنے رب کی پیشی کا عقیدہ رکھتا ہوتو اسے چاہئے کہ نیک عمل کرےاور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں"[وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّه اَحَدًا] کا معنی یہ ہے کہ ریا نہ کرے (القرطبی:ج7ص11)

(۳) مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۔ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بَاطِلٌ مَا كَانُوْ يَعْمَلُوْنَ [ھود:15-16]

"جو کوئی دنیاکی زندگی اور اس کی زینت چاہتاہو ہم ان کو ان کے اعمال کابدلہ دنیا میں پورہ پورہ دیدیں گے اوران سے کچھ کم نہ کیاجائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور برباد ہیں ان کے وہ اعمال جو انہوں نے دنیا میں کئے ہیں اور باطل ہیں وہ اعمال جو یہ کرتے تھے"

(۴) اَلَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ [الماعون :٦]

"وہ نمازی تباہ ہوجائیں جوریاونمود کرتےہیں"

ریا کے بارے میں آحادیث:

(۱) ابوسعید خدری رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں تمہیں دجال سے زیادہ ڈرانے والی چیز کی خبر نہ دوں؟ صحابہ رضی اللّٰہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں (یعنی ہمیں خبر دیجئے) تو رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شرک خفی ہے کہ ایک آدمی نمازپڑھنے کھڑا ہوجائے اور یہ دیکھے کہ کوئی اس کو دیکھ رہا ہے تو اپنی نماز اچھی کرے" [رواہ احمد فتح المجید ص ۳۷۱]حدیث شریف میں ریا کو شرک خفی یعنی چھپا ہوا شرک کہاگیا ہے ، اس لئے کہ ریاکار یہ دکھاتاہے کہ میرا عمل اللّٰہ کے لئے ہے حالانکہ اس کا ارادہ غیراللّٰہ کا ہے کہ اس نے اس بندے کو اللّٰہ کے ساتھ شریک کیاجس کی وجہ سے اپنی نماز اچھی بنائی. اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی ﷺ صحابہ کے بارے میں شرک سے ڈرتےتھے، سویہاں یہ سوچنا چاہئے کہ صحابہ کرام جو اولیاء کرام کے سردار ہیں جب ان کے بارے آپ ﷺ شرک سے ڈرتے ہیں اور جو مضبوط ایمان اور مضبوط علم کے مالک تھے سو دوسرے لوگوں کوتوبطریق اولی ڈرناچاہئے ۔ (کما فی فتح ص۳۷۲)

(۲) شدادبن اوس رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللّٰہ ﷺ کے زمانہ میں ہم ریا کو شرک اصغر (چھوٹا شرک) سمجھتےتھے۔

(۳) ابوہریرہ رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نےنبی ﷺ سے سناکہ قیامت کےدن سب پہلے اس آدمی کے خلاف فیصلہ سنایاجائے گا جوشہید ہوچکاہوگا، یہ شخص اللّٰہ کی عدالت میں حاضر کیاجائے گا پھر اللّٰہ تعالی اس کو اپنی ساری نعمتیں یاد دلادے گا، یہ اس کا اقرار کرے گا، پھر اللّٰہ تعالی اس سے پوچھے گا کہ تو نے ان نعمتوں مین کیاکیاہے وہ کہے گا کہ میں تیری رضا کے لئے لڑرہاتھا یہاں تک کہ شہید ہوگیا، اللّٰہ تعالی فرمائے گا تو جھوٹ بول رہاہے (کہ تونے میری رضا کے لئے جہاد کیاہے) بلکہ تو اس لئے لڑرہا تھاکہ لوگ تجھے بہادر کہے اور وہ تجھے کہا گیا ہے، پھراس کے بارے میں حکم کیاجائے گا اور اوندھے منہ گھسیٹ کرجہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا۔ پھرایک دوسرا شخص اللّٰہ کی عدالت میں حاضر کیاجائے گا جس نے علم سیکھا سیکھایا ہوگا اور قرآن مجید پڑھا ہوگا، اللّٰہ تعالی اس کو اپنی نعمتیں یاد دلادے گا، یہ اس کااقرار کرے گا، پھر اللّٰہ تعالی اس سے پوچھے گا کہ تو نے ان نعمتوں میں کیا کیا ہے ،وہ کہے گا اے اللّٰہ! میں نے تیری رضاکے لئے علم سیکھاسیکھایا تھا اور تیری رضا کے لئے قرآن پڑھا تھا، اللّٰہ تعالی فرمائے گا تو جھوٹ بول رہاہے، تونے علم اس لئے سیکھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہے اور قرآن اس لئے سیکھا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہے اور وہ تجھے کہا گیا ہےپھر اس کے بارے میں فیصلہ ہوگا اور اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈالاجائے گا۔ تیسرا وہ شخص اللّٰہ کی عدالت میں حاضر کیا جائے گا جس کو اللّٰہ نے مال کی فراوانی دی ہوگی اور ہرقسم کے اموال سے نوازاہوگا، اس کوبھی اللّٰہ تعالی اپنی نعمتیں یاددلائے گا اور یہ اس کا اقرار کرے گا پھر اللّٰہ تعالی اس سے پوچھے گا کہ تو نے ان نعمتوں میں کیاکیا تھا، یہ کہے گا اے اللّٰہ جن راستوں اوجگہوں میں مال لگانا تجھے پسند تھا ان سب میں میں نے تیری رضا کے لئے مال لگایاتھا، اللّٰہ تعالی فرمائے گا تونے جھوٹ کہا، مال تو نے



اس لئے خرچ کیا تھا کہ لوگ تجھے سخی کہے اور وہ تجھے دنیا میں کہاگیا ہے، پھر اس کے بارے میں بھی حکم ہوگا اور اوندھے منہ گھسیٹ کر آگ میں ڈالا جائے گا(مسلم،نسائی ،حاکم) ایک اور روایت میں آتاہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللّٰہ کی مخلوق میں سب سے پہلے ان تینوں پرجہنم کی آگ گرم کی جائیگی، اس روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ابوہریرہ رضی اللّٰہ عنہ یہ حدیث بیان کررہے تھے تین بار بیہوش ہوگئے۔ ایک اور روایت میں یہ بھی آتاہے کہ امیرمعاویہ رضی اللّٰہ عنہ کو جب یہ حدیث پہنچی تووہ بہت زیادہ روئے اورکہاکہ جب ان تینوں کایہ حال ہے تودوسرے لوگوں کاکیاحال ہوگا۔ (تفصیل کے کئے مشارق الاشواق :ج2ص10دیکھیں)۔

(4) ایک حدیث میں آتاہے کہ رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا:

ایھاالناس اتقوا ھذا الشرک فانہ اخفی من دبیب النمل۔ (الترغیب والترھیب ج۱ ص٧٦) "لوگو! اس شرک سے بچو اس لئے کہ یہ چیونٹی کی رفتار (پاؤوں کی آہٹ)سے بھی زیادہ خفیہ ہے "

(۵) ایک حدیث میں یہ مضمون آیاہےکہ ایک آدمی ریا اور مال ودولت بڑھانے کی نیت سے جہاد کرتاہے تو قیامت والے دن وہ ریاکاروں اورمال بڑھانے والوں میں اٹھایا جائے گا ۔ (رواہ ابوداؤد والبیھقی والحاکم وقال صحیح الاسناد)

(٦) ایک حدیث میں یہ مضمون

آیاہے کہ ایک آدمی جہاد فی سبیل اللّٰہ کرتا ہے دنیا کا سامان حاصل کرنے کے لئے تو اس کو ثواب نہیں ملتا(ابوداؤد,ابن حبان ,حاکم وقال صحیح الاسناد)

(۷) ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللّٰہ ﷺ سے دریافت کیا کہ ایک شخص جہاد کرتا ہے اور اس کامقصد ثواب اور شہرت ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایسے شخص کو ثواب نہیں ملتا، اس آدمی نےتین بار یہ سوال کیا اور آپ ﷺ نے یہی جواب دیا۔ (تفصیل مشارق الاشواق میں ہے)

ریا کے متعلق واقعات:

تفسیر قرطبی :(11/71)میں ہے کہ ریا کبھی انسان کو مذاق کے قابل بناتی ہے، جیساکہ ایک واقعہ میں آتاہے کہ طاہر بن حسین نے ابو عبداللّٰہ المروزی سے کہا کہ عراق سے آئے ہوئے آپ کو کتنا عرصہ ہوا ہے، اس نے کہا کہ مجھے عراق سے آئے ہوئے بیس سال ہوگئے لیکن تیس سال ہوگئے کہ روزے سے ہوں، طاہر بن حسین نے اس کو کہا میں نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھا تھا اور تونے دومسئلوں کاجواب دیا۔

دوسرے واقعہ میں آتاہے کہ اصمعی ؒ فرماتےہیں کہ ایک دیہاتی نے لمبی نماز پڑھی، پاس میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے کہا کہ تو نے بڑی اچھی نماز پڑھی تو دیہاتی نے کہ کہا نماز کے ساتھ ساتھ میں روزے سے بھی ہوں۔ ان دونوں نے اپنا روزہ ظاہر کرکے ریاکاری کی ۔

تیسرا واقعہ: اشعث بن قیس نے مختصر نماز پڑھی، کسی نے اس کو کہا کہ تو نے تو مختصر نماز پڑھی، اس نے کہا میں نے مختصر نماز اس لئے پڑھی کہ اس میں ریا نہیں تھی، تو اس نے الٹا کام کیا، اعتراض سے یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ میرے اندر ریا نہیں تھی (تفسیر القرطبی)

چوتھا واقعہ: شیخ سعدی نے گلستان میں لکھا ہے: کہ ایک شخص نے خود کو بڑا بزرگ بنایاہواتھا، ایک دن بادشاہ کے پاس گیا اور بچے بھی ساتھ لے گیا، وہاں لمبی لمبی نمازیں پڑھتے تھے جب واپس گھر لوٹ گئے تو گھروالوں سے کھانا مانگ لیا، بچوں نے کہا اباجان! نمازبھی دوبارہ پڑھ لیں، اس لئے کہ بادشاہ کےسامنے آپ خوراک کم اور نماز لمبی پڑھتےتھے تویہ کام اللّٰہ کے لئے نہیں تھا، جب آپ نے خوراک دوبارہ کی تونماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

پانچواں واقعہ: ایک مرید نے اپنے پیرسے کہا: حضرت! میں نے خواب میں دیکھا کہ میری انگلیوں سے پیشاب ٹپک رہا ہے اور آپ کی انگلیوں سے شہد، پیر صاحب نے جب یہ خواب سنا تو فورا بولے کہ اب ہم اس کے قابل ہیں کہ ہماری انگلیوں سے شہد ٹپکے، مرید نے کہا حضرت! خواب ابھی باقی ہے پورا میں نے بیان نہیں کیا ، پورا یہ کہ میں آپ کی انگلیاں چاٹ رہاہوں اور اور آپ میری انگلیاں چاٹ رہے ہیں تو پیر صاحب بڑے شرمندہ ہوگئے، یہ وہ دنیادار پیر تھا جس مین اخلاص نہیں تھا ۔

> “ ایک آدمی نے رسول اللّٰہ ﷺ سے دریافت کیا کہ ایک شخص جہاد کرتا ہے اور اس کامقصد ثواب اور شہرت ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایسے شخص کو ثواب نہیں ملتا، اس آدمی نے تین بار یہ سوال کیا اور آپ ﷺ نے یہی جواب دیا ”





شیخ خالد حقانی حفظه الله

معاون امیر تحریک طالبان پاکستان

1۔ الحمد اللّٰہ ہم تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین ، پاکستان کے رہنے والے مسلمان ہیں ۔

2۔ ہم اللّٰہ جل جلالہ کی وحدانیت کے قائل ہیں اوریہ ہمارا اور ہر مسلمان کا ایمان ہے، اللّٰہ تعالیٰ کے سوا کسی انسان، جن اورفرشتہ وغیرہ کو ہم الوہیت کا حق نہیں دیتے، اللّٰہ تعالیٰ نے نو مرتبہ قرآن مجید میں فرمایا: {اللَّهَّ لَا إِلَـهَ إِلاَّ هُـوَ} "اللّٰہ (وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔ {وَإِلَهُكُـمْ إِلَـهٌ وَاحِـدٌ لَا إِلَـهَ إِلاَّ هُـوَ الرَّحْمَـنُ الرَّحِيـمُ} (البقرۃ:**163**) "اور (لوگو) تمہارا معبود ایک ہی (یعنی اللّٰہ تعالیٰ) ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں بڑامہربان نہایت رحم والاہے"۔

3۔ ہم محمد رسول اللّٰہ ﷺ اور ان سے پہلے گذرے ہوئے تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں اور ان کو اللّٰہ تعالیٰ کا برحق اور آخری نبی سمجھتے ہیں اور جو شخص یاگروہ ختم نبوت کا منکر ہے اس کو ہم کافر سمجھتے ہیں اللّٰہ تعالیٰ کافرمان ہے: {مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِّ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهَّ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا} (الاحزاب: **40**) "محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں، بلکہ اللّٰہ کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی ان کو ختم کرے والے) ہیں، اور اللّٰہ ہر چیز سے واقف ہے"۔

4۔ ہم رسول اللّٰہ ﷺ کے تمام صحابہ کرام کو برحق سمجھتے ہیں اور ان میں کسی قسم کی تفریق نہیں کرتے، اھل السنة والجماعة کے عقیدے کے مطابق ہم شیخین (ابوبکر الصدیق اور عمر رضی اللّٰہ عنہما) کوفضیلت دیتے ہیں اور ختنین (حضرت عثمان وحضرت علی رضی اللّٰہ عنہما) سے محبت کرتے ہیں اللّٰہ تعالی فرماتا ہے: {وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِّ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ} (الانفال : **74**) "اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کر گئے اور اللّٰہ کی راہ میں لڑتے رہے اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی، یہی سچے مؤمن ہیں"۔ امام ابوحنیفہؒ سے اہل السنت والجماعت کے عقیدے کے بارے میں پوچھا گیا توآپ نے جواب میں فرمایا: (ھو ان تفضل الشیخین وتحب الختنین)۔ "وہ یہ ہے کہ توشیخین (ابوبکر وعمررضی اللّٰہ عنہما) کو فضیلت دے اور ختنین (عثمان وعلی رضی اللّٰہ عنہما) کے ساتھ محبت کرے"۔ (شرح العقیدۃ الطحاویۃ للمیدانی ،ص: **113**)

5۔ شیخین اور دوسرے صحابہ کرام رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین کو گالی دینے والوں، ان پرلعنت بھیجنے والوں اور ان صحابہ کرام کو جن کا اسلام بالتواتر ثابت ہے کافر کہنے والوں کو ہم دائرہ اسلام سے خارج اور کافر سمجھتے ہیں ۔

6۔ ہم قرآن کریم کو اللّٰہ کا بھیجا ہوا کامل اور مکمل قانون سمجھتے ہیں، تیس پاروں اور **114** سورتوں پر مشتمل قرآن جو ہمارے درمیان موجود ہے اس کو اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے جبریل علیہ السلام کے واسطے خاتم النبیین ﷺ پرنازل شدہ کتاب سمجھتے ہیں اور اس کو ناقص سمجھنے والوں یا اس کے علاوہ کسی دوسرے قرآن کو ماننے والوں اوراس میں تحریف کے قائل لوگوں کوہم کافرسمجھتے ہیں اللّٰہ تعالیٰ فرماتاہے: {إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ} (الحجر:**9**) "بیشک ہم ہی نے ذکر (قرآن) نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں"۔ اور یہ بات دین اسلام میں بالضرورۃ معلوم ہے (روز روشن کی طرح واضح ہے) کہ الذکر سے مراد قرآن ہے بین الدفتین اور

مقروء بالالسنة ہے (جو دو گتھوں کے درمیان موجود ہے اور زبانوں سے پڑھاجاتا ہے) جو چودہ سو سال سے موجود ہے، اس کا کوئی حصہ محذوف ہے اور نہ غائب ۔

7۔ ہم تمام انبیاء علیہم السلام کو گناہ سے معصوم سمجھتے ہیں اور جو شخص انہیں گنہگار ثابت کرے ہم اسے ضال ومضل (گمراہ اور گمراہ کرنے والا) سمجھتے ہیں، اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے علاوہ ہم کسی انسان کو معصوم نہیں سمجھتے ۔

8۔ ہم نبی کریم محمد ﷺ کے صحابہ کو معیار حق (حق پہچاننے کی کسوٹی) اور اپنے لئے مقتدا اور پیشوا سمجھتے ہیں اللّٰہ تعالیٰ فرماتاہے: {فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا} (البقرة :137) "تو یہ لوگ بھی اگر اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو ہدایت یافتہ ہو جائیں"۔

9۔ اسماء وصفات کے مسئلے میں ہم، اھل السنة والجماعة کے مسلک کے تابع ہیں نہ ہم اللّٰہ تعالیٰ کے لیے جسم ثابت کرتے ہیں اور نہ ہم صفات کو اللّٰہ تعالیٰ کی ذات سے نفی کرتے ہیں اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے: {لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ} (الشوری:11) "اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سننے، دیکھنے والا ہے"۔

10۔ ایمان وکفر کے مسئلے میں ہم اہل سنت وجماعت کے معتدل مسلک پر ہیں، ہم اس مسئلے میں افراط اتفریط سے برائت کرتے ہیں، نہ تو ہم جہمیہ ومرجئہ کی طرح اعمال کو ہدر (بے فائدہ) سمجھتے ہیں اور نہ ہی خوارج ومعتزلہ کی طرح ہر گناہ پر کسی کو اسلام سے خارج کرتے ہیں ۔

11۔ ہم اہل اسلام اور عالم اسلام میں اصل، اسلام سمجھتے ہیں یعنی ہم ان کو مسلمان سمجھتے ہیں جب تک کہ ان سے کوئی ایسا قول یافعل صادر نہ ہو جائے جو اسلام سے خارج کرنے والے مکفرات اور امارات کفر میں سے ہو: الایمان هو التصديق بجميع ماجاء به النبی ﷺ من حيث ما جاء به النبی ﷺ اجمالا فيما علم اجمالا وتفصيلا فيما علم تفصيلا مع التزام الطاعة من غير ان يقترن بامارات التكذيب والانكار (كشف الباری) "ایمان ان تمام (وحی) کی تصدیق ہے جو نبی ﷺ لائے ہیں اس حیثیت سے کہ نبی ﷺ لائے ہیں، اجمالی تصدیق ان امور میں جو اجمالی معلوم ہیں اور تفصیلی تصدیق ان میں جو تفصیلی معلوم ہیں، التزام طاعت کے ساتھ تاوقتیکہ اس (تصدیق) کے ساتھ تکذیب وانکار کی علامات مقترن وپیوست نہ ہوں"۔

12۔ تحریک طالبان پاکستان سے تعلق رکھنے والے مجاہدین کی اکثریت فروعی مسائل میں اہل سنت وجماعت کے چار مذہبوں میں امام ابوحنیفہؒ کے مذہب پرعمل پیرا ہے۔ اور اس کے ساتھ اہل سنت وجماعت سے متعلق دوسرے مذاہب کو برحق سمجھتے ہیں اور ان سے کسی قسم کی نفرت نہیں کرتے۔ امت کی وحدت اور خلافت اسلامیہ کی خاطر ہم ہر مسلمان کو اپنی اس تحریک میں جگہ دیتے ہیں۔ اور ہر قسم کے مسلکی، لسانی اور قومی تعصبات سے اپنے آپ کو دور رکھتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: [مثل المؤمنين فی توادهم وتراحمهم وتعاطفهم مثل الجسد الواحد اذا اشتكى منه عضو تداعىٰ له سائر الجسد بالسهر والحمىٰ] (صحيح مسلم: 2586) "مؤمنوں کی مثال آپس میں محبت، رحم اور ایک دوسرے سے نرمی کرنے میں ایک جسم کی مانند ہے، جب اس کے ایک عضو کو تکلیف ہو تو پورا جسم اس کے لئے بے خوابی اور بخار میں مبتلا رہتا ہے"۔

13۔ اور جب ہم ان کو مسلمان سمجھتے ہیں جیسا کہ رحمة للعالمین ﷺ نے حجة الوداع کے موقع پر فرمایا: [فان الله حرم عليكم دمائكم واموالكم واعراضكم كحرمة يومكم هذا فی شهركم هذا فی بلدكم هذا] (صحيح بخاری : 1742) "بیشک اللّٰہ تعالیٰ نے تمہارے خون، اموال اورعزتیں تمہارے اوپر حرام کی ہیں، تمہارے اس دن (یوم الحج) کی حرمت کی طرح، تمہارے اس مہینے میں، تمہارے اس شہر میں"۔ پس ہم ان حملوں کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں جو عام بے گناہ مسلمانو ں پر ان کے بازاروں اور مساجد میں کیے جاتے ہیں، اس طرح کے حملوں سے ہم برائت کرتے ہیں، اسی طرح طالبان کے نام پر پیسے وصول کرنے کو ناجائز اور حرام سمجھتے ہیں اور اس کو پاکستان کے کالے نیٹ ورک (آئی۔ایس۔آئی) اور بدنام زمانہ امریکی ایجنسی بلیک واٹر کا کام سمجھتے ہیں ۔

14۔ ہم اللّٰہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون کے متبادل وضعی (خود ساختہ) قوانین بنانے یا اس میں کسی قسم کی تبدیلی اور ترمیم کرنے اور غیر اللّٰہ کے قانون کو اللّٰہ تعالیٰ کے قانون پر ترجیح دینے کو غیر اسلامی فعل اور کفر سمجھتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: [من بدل دينه فاقتلوه] (صحيح بخاری : 6922) "جس نے اپنا دین تبدیل کیا اسے قتل کرو"۔

15۔ ہم تحریم وتحلیل (کسی چیز کو حلال یاحرام کرنا) کاحق صرف اللّٰہ کے لئے تسلیم کرتے ہیں اور کسی بھی انسان کے لیے یہ جائز نہیں سمجھتے کہ وہ کسی چیز کو جائز یا ناجائز بنا دے ۔

16۔ ہم قرآن وسنت کے نصوص اور اکابر علماء کی تشریحات کے مطابق مسلمانوں کی طرف سے کفار کے ساتھ دوستی اور محبت، حرام اور ناجائز سمجھتے ہیں، اور مسلمانوں اور کفار کے درمیان جنگ کے دوران مسلمانوں کے خلاف کفار کی صف میں کھڑے ہو نے اور ان کی فتح اور اسلام اور مسلمانوں کی شکست کے لئے لڑنے کو کفر سمجھتے ہیں: اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ} (المائدة:51) "اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ،یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے انہیں دوست بنائے گا وہ بھی انہی میں سے ہو گا، بیشک اللّٰہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا"۔ فقیہ العصر شاہ انور شاہ کشمیریؒ اکفار الملحدین ص:129 میں فرماتے ہیں: ومن ذب عنه اوتاول قوله يكفر قطعا ليس فيه توان ۔ "اور جس نے اس (غلام احمد قادیانی) کادفاع کیا یا اس کے قول کی تاویل کی تو وہ قطعی کافر ہے اور اس بات میں کوئی کمزوری نہیں ہے۔ یہ عبارت صرف غلام احمد قادیانی تک محدود نہیں ہے بلکہ ہر کافر کے کفر، نظام اوراس کے قانون کا دفاع کرنے کو شامل ہے"۔

17۔ ہم اسلام کے قیام اور اس کی حا کمیت



کے لیے مسلح جد وجہد (قتال فی سبیل اللّٰہ) پر یقین رکھتے ہیں اور قتال فی سبیل اللّٰہ کے منکر اور اس پر یقین نہ رکھنے والوں کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں جس طرح کہ نماز اور دوسرے شرعی احکام پر یقین نہ رکھنے اور اس سے انکار کرنے والوں کو ہم کافر سمجھتے ہیں اللّٰہ تعالی کا فرمان ہے: {وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ} (الانفال :39)"اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (کفر کافساد) باقی نہ رہے اور دین سب اللّٰہ ہی کا ہوجائے" ۔ الایمان هو التصدیق بجمیع ماجاء به النبی ﷺ ومنه الجهاد ۔

18۔ ہم اسلام اور اسلامی خلافت کے علاوہ ہر ازم کو کفر سمجھتے ہیں: {وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ} (آل عمران :85)"اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کاطالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا"۔

19۔ ہم سیکولر اور جمہوری نظام کو کفر سمجھتے ہیں اور اس کو کفار کی طرف سے مسلمانوں کے علاقوں پر قبضہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ہم اپنے علاقوں کو اس قبضے سے چھڑانے کے لیے تمام امت مسلمہ کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اٹھ کھڑے ہوں تاکہ اپنے ممالک سے اس کفری نظام کاخاتمہ کریں اور اس کی جگہ خالص اسلامی نظام اور خلافت علی منہاج النبوہ قائم کریں ۔

20۔ ہم فدائی حملوں کو جائز سمجھتے ہیں اور اس کو اس جہاد میں دشمن کے خلاف ایک مؤثر ہتھیار سمجھتے ہیں، لیکن چونکہ یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے اس لیے ہم اپنے اجتہاد کو دوسروں پر تحمیل نہیں کرتے اور کسی سے صرف اس بات پر کہ وہ فدائی حملے نہیں مانتا، دشمنی نہیں کرتے، بشرطیکہ وہ دشمن کا معاون نہ ہو۔

21۔ ہم اسلامی زمین کو ایک گاؤں جیسی سمجھتے ہیں اور بعثت نبوی سے لے کر آج تک جس زمین پر ایک دن کے لیے بھی خلافت قائم ہوئی ہو وہ اسلامی زمین ہے اور ہم کفار کی طرف سے لسانی اور قومی بنیادوں پر سر زمین اسلام کی تقسیم نہیں مانتے اور اس کو ایک منظم سازش سمجھتے ہیں، جیسا کہ فقہاء فرماتے ہیں: وبلاد الاسلام کلها بمنزلة البلدة الواحدة۔ (مجموع الفتاویٰ: ج5) "اوراسلام کے تمام شہر ایک گاؤں کی مانند ہیں"۔ چنانچہ ہم ان ممالک کو کفری نظام کے تسلط سے چھڑانا اپنے اوپر فرض سمجھتے ہیں ۔

22۔اقوام متحدہ (جوایک ملغوبا ہے، جس نے افغانستان سمیت پوری اسلامی دنیا پر ایک عظیم جنگ مسلط کر رکھی ہے اور جس کا منشور اور چارٹر غیر اسلامی کفری قوانین پر مشتمل ہے) کا اور اس کے قوانین کا ہم انکار کرتے ہیں اور اس کو طاغوت اکبر اور کفر کا امام سمجھتے ہیں، اس کا انکار ہر مسلمان پرفرض ہے: {فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى} (البقرة :256)"جوشخص طاغوت (معبود ومطاع من دون اللّٰہ) کا انکار کرے اور اللّٰہ پر ایمان لائے اس نے ایسی مضبوط رسی تھام لی جوکبھی ٹوٹنے والی نہیں"۔

23۔ ہمارامنشور، قرآن وسنت اور ائمہ دین کی تشریحات ہیں، ہم بدعتی ہیں اور نہ ہی خواہشات کے متبع، ہم قرآن وسنت کی من مانی تشریحات کو حرام اور زندقہ سمجھتے ہیں ۔



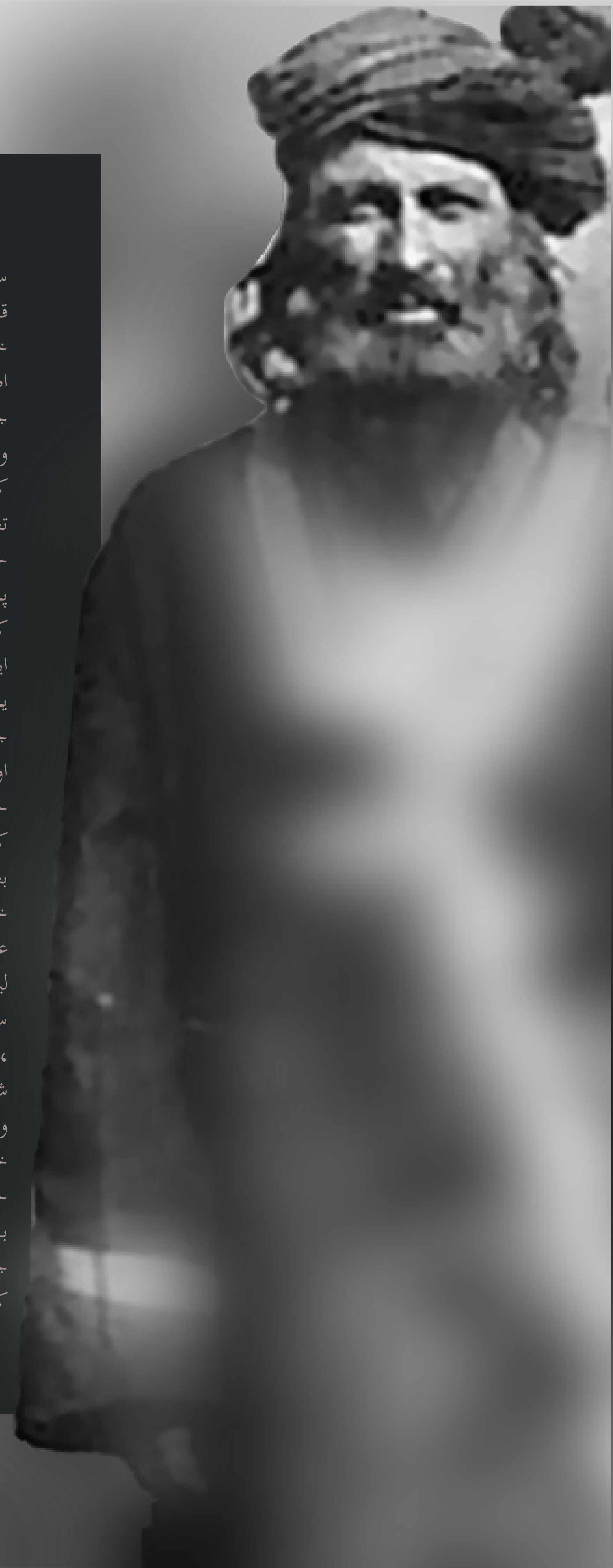
"بر صغیر، پاک وہند پر کئی سو سال مسلمانوں کی حکومت تھی۔ پھر اس وقت کی ایک بڑی اقتصادی اور عسکری طاقت (عظیم برطانیہ) نے اس خطہ میں تجارتی کمپنی (ایسٹ انڈیا کمپنی) کے نام سے مداخلت کی اور بالآخر یہ سارا خطہ برطانیہ کے ما تحت ہوا۔

تقریباً سو سال انگریز یہاں مسلط تھے پھر عالمی سطح پر ایسی تبدیلی آئی کہ انگریزوں کی مجبوری تھی کہ یہ خطہ چھوڑدیں۔ لیکن اِن سو سالوں میں انگریزوں نے کئی ایسی نسلیں تربیت کی تھیں جن کے رنگ اور شکلیں اس خطے کے لوگوں جیسی تھیں لیکن فکری اور عقیدوی اعتبار سے وہ انگریزوں جیسی تھیں۔ اگرچہ ان کے نام اسلامی تھے، اپنی نسبت اسلامی خاندانوں کی طرف کرتی تھیں۔ لیکن ان کی بنیادی تربیت اسلام دشمنی اور مغربی نظام کی وفاداری پر ہوئی تھی۔

انگریزوں کے جانے سے یہ خطہ آزاد نہیں ہوا بلکہ اقتدار اِس مرتد غلام طبقے کو منتقل ہوا۔ وہی عظیم برطانیہ کی فوج جو یہاں کے باشندوں سے بنائی گئی تھی کچھ ہندوستان کو دی گئی اور کچھ پاکستان کو۔ اِنہی غلام خاندانوں کو جو عظیم برطانیہ کے ساتھ وفاداری کی بنیاد پر انہیں بڑی بڑی جاگیریں عطا کی گئی تھیں اور خان،نواب، چودھری اور سردار وغیرہ القابات جنہیں دیے گئے تھے اس خطے کا اقتدار حوالے کیا گیا۔

یہ خاندان اور طبقات چونکہ اس خطے کے باشندے تھے اس لئے اس خطے کے مزاج اور قومی صلاحیتوں سے باخبر تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ ہمیں جو اقتدار دیا گیا ہے یہ برطانیہ اور اس کے نظریات اور تہذیب سے وفاداری اور اسلام اور اسلامی اقدار کیساتھ دشمنی کا صِلہ ہے۔ تو وہ سب سے زیادہ انگریزوں کے نظریات و تہذیب کے وفادار رہ گئے اور اسی میں اپنا بقاء سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب انگریز، اقتدار یہاں کے باشندوں کو منتقل کر رہے تھے تو انہیں علم تھا کہ اس خطے میں چونکہ کئی سو سال مسلمانوں کی حکومت رہی ہے اور خطے کی آبادی کی ایک بڑی تعداد اسلام کا مطالبہ کرے گی اور چونکہ حساس مرحلہ ہے ایسا نہ ہو کہ یہ نعرہ ایک حقیقی مسلمان اور آزاد بلند کرے اور اس خطے میں اسی کا اثر رسوخ بڑھے۔ تو انہوں نے اپنے تمام سرکاری وسائل بروئے کار لاکر ایسے چہرے سامنے لائے جو نسل درنسل انگریزوں کے افکار و نظریات و عقائد کے وفادار رہے تھے۔ اور اُن کا اسلام، اسلامی نظام اور اسلامی آزادی سے کوئی تعلق نہیں تھا بلکہ اسلام کیساتھ گہری فکری و نظریاتی اور عملی دشمنی میں واقع تھے۔"





لیکن ان کو اسلام اور اسلامی حکومت کے نام پر سامنے لایا گیا اور اس حساس مرحلے میں کسی کو قائد ملت، کسی کو قائد اعظم اور کسی کو باچا خان کا لقب دیا گیا۔ اور جو اس خطے کی آزادی کے اصل کردارتھے جنہوں نے انگریزوں کے خلاف محاذ جنگ گرم رکھا تھا اور بہت سے انگریزوں کو واصل جہنم کیا تھا۔ اور جن کی وجہ سے اس خطے کے مسلمانوں میں اپنے ماضی کے ساتھ تھوڑا بہت تعلق باقی تھا۔ جیسے حاجی صاحب ترنگزئی اور حاجی صاحب میر زا علی خان اور ان جیسی دوسری پاک ہستیاں جو اس وقت کے مجاہدین کی قیادت کرتے تھے ۔ انہیں بالکل میدان سے باہر رکھا گیا اور ایسا تأثر دیا گیا کہ برطانیہ کو نکالنے کا اصل سبب یہ مجاہدین نہیں بلکہ یہ چہرے اور خاندان ہیں جنہیں قائد ملت، قائد اعظم، سردار خان، باچا خان اور نواب آف فلاں وغیرہ القابات دئے گئے تھے۔ حالانکہ ان سب نے تعلیم وتربیت انگریزوں سے حاصل کی تھی۔ ان کا لب ولہجہ بھی انگریزوں کا تھا اور بعض نے تو رشتے بھی انگریزوں میں کیے تھے ۔ باچا خان کے بھائی ڈاکٹر خان کی شادی ایک انگریز عورت سے ہوئی تھی ۔

لیکن انگریز کی سیاست ہے کہ جھوٹ اتنے زور وشور سے بولا جائے کہ لوگ اسے سچ باور کرے یہی ہوا ،ان چہروں کو اس خطے کے ہیرو او ر آئیڈیل کی شکل میں پیش کیا گیا جو نہ اس خطے کے دین کے وفادار تھے اور نہ اس کا عقیدہ رکھتے تھے اور نہ ہی اس خطے کی تہذیب کے وفادار تھے ۔ کچھ نامی گرامی حضرات تو ایسے تھے کہ اس خطے کی زبانوں کو بھی اچھی طرح نہیں سمجھتے تھے ۔

جب انگریز یہاں قابض تھے تو بھی یہ لوگ کسی نہ کسی شکل میں اقتدار میں تھے اور جب انہوں نے جانے کا ارادہ کیا تو کچھ وقت کے لئے ماحول ایسا بنا لیا کہ یہ مرتد خاندان اس خطے کے لوگوں کو ہیرؤوں کی شکل میں پیش کیا جائے اور نکلنے کے بعد اقتدار انہی کو منتقل کیا جائے اور لوگوں کو پروپیگنڈے کے ذریعے اتنا نشہ کیا جائے کہ ان مرتدوں کے ماضی اور حال اور آزادی و غلامی کے بارے میں بالکل نہ سوچیں۔ یہی ہوا اقتدار انہی مرتد خاندانوں کو منتقل کیا گیا اور یہ پروپیگنڈا شروع کیا گیا کہ ہم آزاد ہو گئے۔ اور آزادی کے قائدین فلاں فلاں ہیں۔ اور ہم ہر سال ۱۴ اگست کو جشن کا انعقاد کرتے اور یوم آزادی مناتے ہیں اور ان مرتد قائدین کی تعریف اور مدح کرتے نہیں تھکتے۔ اور اتنا نشہ ہوتے ہیں کہ کبھی بھی ہم نے نہیں سوچا کہ ہم کہاں آزاد ہیں۔ فرق تو صرف اتنا آیا کہ اقتدار آقا سے غلام کو منتقل ہوا ہے اور ان غلاموں کی ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل ہوتا ہے سو نظام وہی وضعی انسانی نظام ہے جو عظیم برطانیہ کے دورِ اقتدار میں تھا لیکن اُس وقت قانون انگریز بناتے تھے اور اَب ان کے غلام بناتے ہیں۔ پہلے بھی انسانوں کی خدائی اور شریعت تھی اور اب بھی ہے اس وقت بھی اللّٰہ کاقانون اورشریعت نافذ نہیں تھی اب بھی نہیں ہے، بلکہ پارلیمان یعنی انسانوں کا ایک ادارہ حاکم ہے ان کی دو تہائی اکثریت جو قانون پاس کرے وہی قانون ہوتا ہے۔ ۔ یہاں تک کہ اللّٰہ کی شریعت بھی ان کے ہاں قانون نہیں ہے الا یہ کہ پارلیمان کی دوتہائی اکثریت اسے پاس کردے۔ آخر کیا فرق پڑا؟ فوج بھی وہی مرتد ہندی شاہی تقسیم کی گئی، کچھ ہمیں دی گئی اور کچھ ہندوستان کو۔ اور انہی پرانے اصول اور خطوط پر ان کی تربیت کی جاتی ہے۔ حکمران بھی وہی خاندان اور ان کی تربیت یافتہ جو انگریزوں کے نظام ،تہذیب ،عقائد ونظریات کے وفادار ہیں اور اسلام اور اس کے نظام کے صف اول کے دشمن ہیں ۔





انگریزوں کے دور حکومت میں بھی الٰہی قوانین نافذ نہیں تھے بلکہ انسانی قوانین رائج تھے اور اب بھی ہیں اس وقت بھی اصل طاقت اور اتھارٹی انسانوں کے ہاتھ میں تھی اگر وہ اللّٰہ کے قانون کو قانون کی حیثیت دے تو وہ قانون بن سکتا ہے ورنہ نہیں ۔

اب بھی وہی صورت حال ہے کہ اللّٰہ کی شریعت بل کی شکل میں نعوذ باللّٰہ انسانی خداؤوں کے اس پارلمان کو پیش کی جاتی ہے اور اس ادارے کے ہر فرد کو اختیار ہے چاہے اسے منظور کرے چاہے اسے رد کرے تین بار نعوذ باللّٰہ اللّٰہ کی شریعت منظوری کے لیے بل کی شکل میں پیش کی گئی لیکن مسترد کی گئی اور اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ اصل خدائی ہماری ہے اور بندگی ہماری کی جائے گی۔ اس لئے کہ عبادت اور بندگی کسی کا نظام ماننے اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کو کہا جاتا ہے ۔

تو اس خطہ میں اجتماعی بندگی اللّٰہ کی نہیں مخلوق کی کی جارہی ہے۔ حکمرانی اللّٰہ کی کتاب قرآن کی نہیں بلکہ پارلمان کی ہے۔ سو ہم کیسے آزاد ہیں اور کس چیز کا جشن مناتے ہیں ؟

بات اگر مساجد،مدارس، دینی مراکز اور مسلمانوں کی تعداد کی ہو تو پاکستان سے یہ سب کچھ ہندوستان میں زیادہ ہیں یہاں تک کہ وہاں کے مسلمانوں کا اقتصاد بھی ہم سے مضبوط ہے اور ان کو سہولیات بھی زیادہ میسر ہیں۔ کیسے یہ ملک اسلامی اور وہ کفری اور کیسے ہم آزاد اور وہاں کے مسلمان غلام ہیں ؟!

اصل بات یہ ہے کہ نہ تو پاکستان کے مسلمان آزاد ہیں اور نہ ہی ہندوستان کے۔ نہ وہاں کے علماء، مساجد، مدارس اور دینی مراکز آزاد ہیں اور نہ ہی یہاں کے۔ اس لئے کہ مسلمان تب آزاد ہوتا ہے کہ جب اس پر الٰہی قانون یعنی قرآن و سنت حاکم ہو۔

صحابہ کرامؓ بھی لوگوں سے یہی کہتے تھے: لنخرج العباد من عبادة العباد الیٰ عبادة رب العباد ۔ کہ ہم اس لئے لڑ رہے ہیں کہ ہم لوگوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر ایک رب کی بندگی کی طرف لائیں۔ عبادت عربی لفظ ہے اس کے معنی کسی کے قانون کے مطابق زندگی گزارنے کے ہیں۔ جو بندہ کسی انسان کے قانون کا پابند ہو اسے کیسے آزاد کیا جا سکتا ہے؟ آزاد تو جب ہو گا کہ اللّٰہ کے سوا اس پر کسی انسان کی حکومت نہ ہو۔ اور یہاں تو وہی نسل در نسل انگریزوں کے غلام ۱۹۷۳ء کے آئین کی آڑ میں اپنا پاس کیا ہوا قانون اور نظام ہم پر مسلط کیے ہوئے ہیں۔ ہم اجتماعی طور پر الٰہی دین پر نہیں چلتے کہ یہ کہہ سکیں کہ ہم اللّٰہ کے بندے ہیں اور انسانوں کی بندگی سے آزاد ہیں۔ اس لئے کہ قرآن کریم نے تو اجتماعی زندگی میں دین اس نظام اور قانون کو کہا ہے جو کسی قوم میں رائج ہو۔جس پر اُس کی سیاست و معیشت اور تمدن استوار ہو اور جس پر اس کی عدالتوں میں فیصلے کیے جاتے ہوں۔ یہ نظام اگر اللّٰہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات پر قائم ہو تو اس قوم کا دین، دین اسلام ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو وہ دین الملک یعنی بادشاہ کا دین یا دین الجمہور یعنی عوام کا دین ہے، اسلام نہیں ۔

سورة یوسف میں قرآن کریم نے مصر کے قانون کو بادشاہ کا قانون قرار دیا۔ ما کان لیأخذ اخاه فی دین الملک۔ چنانچہ دین صرف وہ نہیں ہوتا جو کسی قوم کے مذہب اور دھرم کی کتابوں کے اندر بند پڑا ہو۔ بلکہ قرآن کے رو سے کسی ملک کا دین دراصل اس ملک کا قانون ہوتا ہے چاہے پرائیویٹ زندگی میں انکا دھرم اور عقیدہ کچھ بھی ہو۔ پھر الٰہ اور معبود وہ ہے جو انسانوں کے لئے ضابطے اور قانون بنائے۔ او وہ ہے جس سے مخلوق کے لئے جائز و ناجائز کے پیمانے صادر ہوتے ہیں ۔

سو قرآن کی زبان میں کسی قوم کے قانون ساز اس کے ارباب اور معبود کہلاتے ہیں [أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ] "کیا ان کے وہ شریک ہیں جنھوں نے ان کے لئے شریعت سازی کر رکھی ہے جس کا اللّٰہ نے حکم نہیں دیا"۔ [اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ] "انہوں نے اپنے احبار و رہبان کو اللّٰہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے اور اسی طرح مسیح بن مریم کو بھی حالانکہ ان کو اللّٰہ کے سوا کسی کی بندگی کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ وہ اللّٰہ جس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ پاک ہے ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں"۔

مسند احمد اور ترمذی میں روایت ہے کہ حضرت عدی بن حاتم (جو پہلے عیسائی تھے) نے بوقت قبول اسلام اس امر کا انکار کیا کہ عیسائیوں نے اپنے پیشواؤوں کو رب اور معبود بنایا تھا۔ اس کے جواب میں رسول اللّٰہ ﷺ نے یہ جواب دیا کہ:{بلیٰ انهم حرموا علیهم الحلال و احلوا لهم الحرام فاتبعوهم فذلک عبادتهم اياهم}"کیوں نہیں وہ ان کے لیے حلال کو حرام کرتے اور حرام کو حلال کرتے ۔ تو وہ تسلیم کرلیتے تھے یہ ان کی عبادت ہی تو ہے"۔

سو قرآن اور رسول اللّٰہ ﷺ کا فیصلہ یہی ہے کہ کسی کا قانون تسلیم کرنا دراصل اس کی عبادت ہے اگر چہ اس کام کو عبادت اور بندگی کا نام نہ دیا جائے۔ چاہے یہ کام کرنے والے کو معلوم تک نہ ہو کہ بندگی اور عبادت یہی ہے جیسا کہ عدی بن حاتمؓ کو معلوم نہ تھا۔ قرآن کے رو سے یہ بھی ضروری نہیں کہ کوئی انسان خدا کہلا کر ہی خدائی کے مرتبے پر فائز ہوتا ہے جیسا کہ احبار و رہبان خدا نہ کہلاتے تھے مگر قرآن نے ان کو ارباباً من دون اللّٰہ کہا ۔چنانچہ ہر وہ انسان جو انسانوں کے لئے قانون صادر کرنے کا حق رکھتا ہو وہ اللّٰہ کا شریک ہے۔ زمین کے جھوٹے خداؤوں میں ان کا باقاعدہ شمار ہو گا اگرچہ اس کا لقب فرعون نہ ہو۔ اور اگرچہ وہ عوام کا نمائندہ اور عوام کا خدمت گار کہلاتا ہو۔

اسی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ ہم آزاد نہیں ہیں اور آزادی کے لئے ہمیں اور زیادہ قربانیاں دینے کی ضرورت ہے اور اس حقیقی آزادی کے لئے الحمد اللّٰہ تحریک طالبان پاکستان امیر محترم مولانا فضل اللّٰہ خراسانی حفظہ اللّٰہ کی قیادت میں قربانیوں کی تاریخ رقم کر رہی ہے اور ان شاء اللّٰہ وہ دن دور نہیں کہ یہ خطہ ہم حقیقی طور پر آزاد کرالیں گے اور اصفہان سے لے کر دہلی اور سومنات تک قرآن کی حکمرانی ہو گی نہ کہ انگریز کے غلاموں پر مشتمل مرتد پارلیمنٹ کی ۔

مسلمان بھائیو! اسلام ایک مکمل نظام زندگی ہے۔اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے: [الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا]"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام دین پسند کیا"۔ [وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ] "اور جو اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہو گا وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو گا"۔

زندگی کے ہر پہلو اور جانب میں اسلام ہماری رہنمائی کرتا ہے ۔ آئیے اس بات کی تحقیق اسلام کی روشنی میں کریں کہ یوم آزادی منانا اسلام میں ہے کہ نہیں ؟

سو اے مسلمان بھائیو! اسلام میں دو عیدوں اور تہواروں کے علاوہ کوئی اور دن منانا نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک قبیح بدعت ہے۔ اور نبی ﷺ فرماتے ہیں: {وشر الامور محدثا تها و کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار}۔ اور علامہ شاطبیؒ فرماتے ہیں: {من ابتدع فی الاسلام بدعة یراہ حسنة فقد زعم ان رسول للّٰہ ﷺ خان الرسالة} "جس نے اسلام میں کوئی نیا کام ایجاد کیا جس کو یہ اچھا سمجھتا تو تحقیق اس نے گمان کیا کہ رسول اللّٰہ نے رسالت میں خیانت کی"۔



دوسری بات یہ کہ ایسے غیر شرعی تہوار منانا بذات خود بہت سارے منکرات پر مشتمل ہے:

> جیسے موسیقی کے پروگرام جو ایک حرام کام ہے اور جس کے بارے میں رسول اللّٰہ ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔

> مردوں اور عورتوں کے مخلوط اجتماعات جو کہ پردے اور حجاب کے تمام اوامر اور آداب کے خلاف ورزی ہے۔

> اس میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت ہے۔ وہ اپنے ملکوں کی آزادی اور قیام و استقلال کے دن مناتے ہیں۔ اسلام میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ خیر القرون کے مسلمانوں نے یوم فتح مکہ یا یوم آزادی جزیرۃ العرب وغیرہ نہیں منایا۔ اور نبی ﷺ فرماتے ہیں: {من تشبه بقوم فهو منهم}۔ کفار کی مشابہت سے حتی الامکان بچنا اسلام کی اہم تعلیمات میں سے ہے۔

>سب سے اہم اور خطرناک بات جس کے لئے دراصل ایک سازش کے تحت لوگوں کو اس قسم کے تہواروں کی ترغیب دی جاتی ہے وہ وطنیت کا بدبودار تصور اور محبت لوگوں کے ذہنوں میں راسخ کرنا ہے۔ اسلام فقط ملک کی برائے ملک وفادری کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ اسلامی نظام اور عقیدہ کے ساتھ وفادری کی تعلیم دیتا ہے۔ مکہ میں اسلام نافذ نہیں ہوا تھا اور قریش کے شِرک کی دین کے ماتحت تھا اس لیے نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ اس پر حملے کرتے تھے اور مدینہ منورہ جو رسول اللّٰہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ اس کے اصل باشندے بھی نہیں تھےلیکن چونکہ وہاں اللّٰہ کا دین نافذ تھا اس لئے رسول اللّٰہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ اس کا دفاع کرتے تھے۔

سو محترم مسلمان بھائیو! ابھی تک ہم نے حقیقی آزادی حاصل نہیں کی ہے۔ صرف پاکستان نہیں پوری دنیا میں عالم اسلام مقبوضہ ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو آزاد سمجھیں تو اس سے ہمارا احساس ختم ہوجائے گا۔ اور چاہیے کہ ہم میں احساس ہو۔ اور سمجھیں کہ عالم اسلام پر سقوط خلافت کے بعد جو کفری نظام اور اس کے وفادار قابض تھے وہ اسی طرح قابض ہیں۔ اس سے آزادی حاصل کرنا ہم پر فرض ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یوم آزادی منانا غیر مسلموں کا شعار اور طریقہ ہے۔ ہمارے دین میں اس کا کوئی تصور نہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں: [لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ] "تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے"۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے دین کے طور طریقوں پر عمل کریں اور اس کے تحت زندگی گزاریں جس دین پر ہم نے ایمان لایا ہے جو اسلام ہے۔



"

آئیے! حقیقی معنوں میں آزادی حاصل کرنے کے لئے جہاد پاکستان کا حصہ بنیں۔ تحریک طالبان پاکستان کی صفوں میں شامل ہوں۔ تحریک طالبان پاکستان کی عسکری صلاحیتوں کا فائدہ اٹھائیں۔

تحریک طالبان پاکستان ارجاء اور خروج کے درمیان اہل سنت والجماعۃ کا معتدل منہج سلف صالحین کی تعبیرات کے عین موافق امیر محترم مولانا فضل اللّٰہ خراسانی-حفظہ اللّٰہ- اور دوسرے حق پرست مشایخ اور قائدین کی قیادت میں پاکستان کے کفری جمہوری طاغوتی نظام کے خلاف عظیم جہاد میں مصروف ہے۔ اگر پاکستان کا جمہوری طاغوتی نظام گر جائے تو یہ سارا خطہ سنٹرل ایشیا سے ہندوستان تک کفر کی شر سے آزاد ہو جائے گا۔ یہ غدار کفری جمہوری نظام اس لئے وجود میں لایا گیا ہے کہ یہ سارا خطہ اسلامی نظام کی خیر سے محروم رہے۔

یہ مرتد پاکستانی فوج ہمیشہ اس خطے کی اسلامی تحریکوں کو دبانے کے لئے استعمال کی گئی ہے اور اس بے غیرت فوج نے بڑی بے شرمی کے ساتھ یہ کارنامہ اور فریضہ سر انجام دیا ہے۔ ملاکنڈ کے مسلمانوں کی نفاذ شریعت کی تحریک دبانا، لال مسجد کے طلبہ اور طالبات کے خلاف اپریشن کرنا، امارت اسلامیہ افغانستان کا سقوط، عرب مجاہدین کو پکڑ کر امریکہ کے حوالے کرنا اور مسلمانوں کی بہن عافیہ صدیقی کو امریکہ کے حوالے کرنا یہ سارے اس مرتد فوج کے کارنامے ہیں۔

آئیے ! اپنی زمین اور ملک کی حقیقی آزادی کے لئے قربانیوں کے کاروان "تحریک طالبان پاکستان" کا حصہ بنیں۔

"



میرا سفر
ظلمت سے نور کی وادیوں میں

خولہ بنت عبد العزیز

ائیرپورٹ پر لوگوں کا جم غفیر موجود تھا، ہر کوئی اپنی منزل پر جلد از جلد پَہنچنے کے لیے کوشاں تھا۔ تا حدنظر سرخ و سفید رنگت، بھورے بالوں اور نیلی آنکھوں والے مردہ چہرے، روبوٹ کی طرح چلتے اجسام میرے سامنے تھے۔ ہر گزرتا لمحہ طویل سے طویل تر ہوتا جارہا تھا۔ میں کافروں کے دیس کو ہمیشہ کے لئے خیرآباد کہہ چکی تھی۔ خوف تھا کہ کہیں اب جان اِس دارالکفر میں نہ نکل جائے۔ یہ خوف بھی دل کے کسی کونے کھدرے میں موجود تھا کہ کہیں میں اِس کافر ملک کی خفیہ ایجنسی کی نظر میں تو نہیں آگئی۔

اپنی عالمہ(دینی استانی) کی وارننگ میرے سامنے تھی۔ اُس نے مجھے کہا تھا کہ امیگریشن سے نکلتے ہوئے احتیاط کرنا یہ کافر پاگل کتوں کی طرح مومنین کے پیچھے لگے ہوئے ہیں جہاں کہیں ایمان کی ہلکی سی رمق پاتے ہیں فورا جھپٹ پڑتے ہیں۔ الحمدللّٰہ بغیر کسی رکاوٹ کے میں امیگریشن سے گزر گئی۔ جہاز پر سوار ہوتے ہوئےمیں نے اپنی عزیز عالمہ کو آخری میسج کیا "میں بہت جلد دارالکفر سے نکل جاؤں گی، اللّٰہ سے دعا ہے کہ وہ اپنی عظمت کےمطابق آپکو اَجرِعظیم سےنوازے، اللّٰہ آپ کے خواب کو پورا کرے اور ہم جلد میدانِ جہاد میں ملیں، اور اگر دنیا میں نہیں تو ان شاء اللّٰہ بروزِ قیامت اللّٰہ کے عرش کے سائےتلے جمع ہوں"۔

جہاز نَے اُڑان بھرنے کے لیے پر پھیلائے، دل کی دھڑکن تیز ہوتی محسوس ہوئی، آنکھوں سے زاروقطار آنسو رواں ہونے لگے۔ سر بے اختیار رب العزت کے آگے سجدے میں جھُک گیا، کیا کہنے میرے رب کی رحمت کے، مجھ جیسی گنہگار ربِ کریم کی رحمت سے تنِ تنہا دارالکفر سے ہجرت کرکے عظمتوں اور برکتوںَ کی سرزمین"خراسان" کی طرف گامزن تھی۔ میں نے آنکھیں بند کرلیں۔ اندر باہر، چاروں طرف سکون ہی سکون محسوس ہوا۔ میری زندگی کے اِس کافر ملک میں گزرے نو سال آنکھوں کے آگے تیزی سے گزرنے لگے۔ پاکستان سے ایم۔بی۔بی۔ایس کرنے کے بعد میں بیرونِ ملک چلی گئی۔ دیگر مسلمان نوجوانوں کی طرح میں بھی مغربی کھوکھلی تہذیب اور جھوٹی چمک دمک سے متاثر دنیا کے ایک کونے کو چھوڑ کر دوسرے کونے کی طرف تنِ تنہا روانہ ہوئی، میرا مقصد اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصِل کرنا تھا تاکہ میں بھر پور دنیا کما سکوں اور اپنے ہم وطنوں اور خاص کر پاکستانی فوج کی خدمت کروں۔ میری اس سوچ کو سمجھنے کےلیے آپ کو پہلے میرے ماضی میں جھانکنا ہوگا۔

میں نے ایک فوجی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ میرا باپ پاکستانی فوج میں افسر تھا۔ پاکستان کے بیشتر فوجی گھرانے غیر اسلامی اور مغربی طرزِ زندگی اپنائے ہوئے ہیں آخر ایسا کیوں نہ ہو جب کہ اِنکی تعلیم و تربیت ہی کافروں کے تیار کردہ اسلام دشمن اور طاغوت دوست نصاب پر مشتمل ہے۔ میں نے بھی بچپن ہی سے نماز، روزے اور زیادہ سے زیادہ حج کو صرف دین سمجھا، میں نے جب معاشرے میں جاری ناانصافی، ظلم، دولت کی بناء پر قائم طبقاتی تضاد کو محسوس کیا تو میری نظریں ایسے نظام حیات کی متلاشی تھیں جو انسان کو اِس اذیت سے نکالے اور عزت دار زندگی دے۔ بدقسمتی سے میں نے اسلام کو جانے اور پڑھے بغیر ایک نامکمل نظام حیات اور صرف عبادت و ریاضت کا مجموعہ سمجھا اَور یوں میں اِس برکتوں اور رحمتوں بھرے دین سے بے بہرہ ہی رہی۔ میں نے مختلف تہذیبوں کا سرسری مطالعہ کیا اور میری نظریں مغربی و جدید تہذیب پر آکر رک گئیں۔ میں نے اپنے پیارے وطن پاکستان اور دیگر مسلم ممالک کے مسائل کا حل اِسی "دجالی" تہذیب میں محسوس کیا، افسوس! صد افسوس! کہ میں نے رہزن کو ہی رہبر سمجھا۔ شاید یہی ایک اہم وجہ تھی کہ میں نے بیرونِ ملک جانے کا پروگرام بنایا ۔

میں نے انگریزوں کی بنائی ہوئی اِس فوج کو بہت قریب سے دیکھا۔ میں نے آرمی پبلک سکول سے تعلیم حاصل کی۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ سیکولر نصاب پر مشتمل یہ سکول درحقیقت انگریزوں کے غلام اور اسلام کی جڑوں کو کاٹنے والے مشرف اورکیانی پیدا کرنے کے کارخانے ہیں۔ اِن سکولوں میں موجود دین سے بے بہرہ اور مغربیت سے متاثر اساتذہ نے مجھے دینِ اسلام سے مزید متنفر کر دیا۔ سکول میں مردوزن کَے آزادانہ اختلاط نے بہت سے نوجوانوں کی اخلاقی تباہی میں بنیادی کردار ادا کیا۔ مزید یہ کہ فوجی طرزِ حیات جس میں "کلاس سِسٹم" کو بنیادی اہمیت حاصِل ہے سکول ہی سے ہمارے ذہنوں میں بٹھا دیا گیا۔ سکول میں اساتذہ بچوں سے اِنکے والد کے عہدے کے مطابق سلوک کرتے اور طالبعلم بھی ایک دوسرے سے اِنہی بنیادوں پر سلوک رواں رکھتے۔ الغرض طالبعلموں میں متکبرانہ سوچ پہلے دِن ہی سے جڑ پکڑ لیتی ہے۔

فوج کو ہمارے سامنے قومی اور اسلامی ہیرو بنا کر پیش کیا گیا ،یہی نہیں بلکہ ہمیں پڑھایا گیا کہ مغرب مثلا امریکہ، آسٹریلیا، انگلینڈ ایک مثالی معاشرہ ہے جس کے کردار بھی مثالی ہیں مثلا ہیلن کیلر ، ڈارون وغیرہ۔ ہمارے معصوم بچوں کے ذہنوں میں بچپن ہی سے غلامانہ سوچ اور کافروں کی بڑائی بٹھا دی جاتی ہے کہ اُنکی تقلید و تائید میں ہی ہماری عافیت ہے۔ دل کے کونے کھدرے میں بحثیت مسلمان جو بھی اسلام سے محبت پائی جاتی ہے اسے ایک سرسری اور ٹائم پاس مضمون جسے ''اسلامیات'' کہتے ہیں کہ نام سے خاموش کرادیا جاتا ہے۔ مجھے یاد ہے میری آرمی پبلک سکول میں اسلامیات کی ٹیچر بالکل بے پردہ تھی اور کبھی بھی اُس نے ہمیں نماز نہ پڑھنے اور روزہ نہ رکھنے پر تنبیہ نہیں کی۔ پھر ہم بڑی عمر کی لڑکیوں کو ایک فوج کے تنخواہ دار مولوی نے اسلامیات پڑھائی۔

جہاز بلندیوں کو چیرتے ہوئے تیزی سے مسافتیں طے کر رہا تھا۔ میرا دماغ تیزی سےماضی کی مسافتوں کوچیرنے لگا۔ آخر فوج کی تمام ظاہری برائیوں کے باوجود میں اِس سحر میں کیوں گرفتار رہی، میں اِتنے عرصےپاکستانی فوج کو اسلام پسند، باکردار اورغیرت مند کیوں سمجھتی رہی۔ قیام پاکستان کے بعد اور خصوصاسن دو ہزار ایک2001 کے بعد سے فوج نے جس طرح سے امریکیوں کے زر خرید غلام کا کردار ادا کیا ہے اور اسلام کی جڑیں کاٹنے میں جس جانفشانی کا مظاہرہ کیا ہے وہ آنکھوں سے پردہ اُٹھانے کیلئے کافی ہے۔ پھر بھی میں بالکل جاہل بنی رہی۔

میں فوج کو مجاہدین اسلام اور مجاہدین کو دہشت گرد سمجھتی رہی۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ فوج سے کسی طرح کا بھی تعلق رکھنے والوں کی باقاعدہ لادینی، سیکولر بنیادوں پر تربیت کی جاتی ہے، پھر میڈیا اورآرمی سکول کالجوں میں جھوٹ کا ڈنکا اِس زور سے بجایا جاتا ہے کہ کوئی اور آواز سنائی نہیں دیتی اور سچ جھوٹ اور جھوٹ سچ لگنے لگتا ہے۔

یہ تو تھی میری سیکولر تربیت آرمی سکول، کالجوں میں ۔ میرا گھر بھی فوجی چھاؤنی میں تھا۔ عوامی علاقوں سے اِن چھاؤنیوں میں داخل ہونے والا اپنے آپ کو ایک نئی دنیا میں محسوس کرتا ہے۔ دونوں اطراف کا فرق بہت واضح ہے۔ فوجی چھاؤنیاں جنہیں عسکری تربیت و پلاننگ سنٹر ہونا چاہیے تھا وہ درحقیقت عیش وعشرت اور مغربی طرز زندگی کا مرکز ہیں۔ دن کو دفتروں اور یونٹوں میں ''یَس سر،یس سر'' کی تکرار اور رات کو اِنہی افسروں اور اِنکی جوان اولادوں کے ساتھ مغربی دُھنوں پر رقص و سرور کی محفلیں جمانا، جوئے کا کھیل کھیلنا (جسےفوج میں تمبولہ نائٹ کے نام سے جانا جاتا ہے)، کلبوں اور آرمی میسوں میں ہونے والی پر تعیش پارٹیاں جس میں مردوزن کا کھلا اختلاط، انگریزوں کا سا رنگ ڈھنگ اپنانا، یہ سب اِس فوج کا شعار رہا ہے وہ فوج جو اپنے آپ کو ''مجاہدینِ خراسان'' کہتی ہے۔

مزید برآں جسؔ چیز نے میرے دل میں فوج کے خلاف جذبات کو فروغ دیا وہ ''کلاس سسٹم'' تھا۔ فوج میں ایک سپاہی کی وقعت پالتو کتے سے زیادہ نہیں، ایک طالبان کمانڈر نے اپنے ایک بیان میں پاکستانی فوج میں سپاہی کے کردار کی تصویر کشی اِن الفاظ میں کی ہے''فوج میں سپاہیوں کو شودروں کی طرح اور افسروں کو برہمنوں کی طرح رکھا جاتا ہے۔ افسروں کے بیت الخلاء سپاہیوں کی بیرکوں سے زیادہ بہتر ہیں، پاکستانی سپاہی زمین پر موجود سب سے احمق مخلوق ہے جو اپنی دنیا اور آخرت چند ٹکوں کی خاطر تباہ کر دیتے ہیں، سپاہی سب سے زیادہ نقصان اُٹھاتے ہیں اور اُنہیں سب سے کم صلہ ملتاہے''۔

الغرض اِن سب اخلاقی برائیوں کی وجہ سے دوسرے بہت سے لوگوں کی طرح میں بھی فوج سےبدظن تھی لیکن چونکہ میں اپنے چاروں طرف اِس سسٹم کے خلاف کوئی بغاوت نہیں پاتی تھی اور اگر کوئی اشارے کناؤں میں بھی بات کرتا تو اِسے انتہائی قبیح اور غدارانہ اور ملک دشمن فعل تصور کیا جاتا کہ سوچنے والا خود نادم ہو جاتا۔ چنانچہ میں نے بھی ظلمت کا لبادہ اوڑھ لیا۔

جب سن دو ہزار ایک کے بعد فوج نے کھلم کھلا صلیبیوں کا ساتھ دیتے ہوئےامارت اسلامیہ افغانستان کو ڈھانے کی کاوشیں شروع کیں تب بھی میں بدقسمتی سے اِس فوج کی وفاداری کے گن گاتی رہی، میں اور بہت سے نوجوان یہ سوچتے رہے کہ یہ سب کچھ پرویز مشرف ملک کی بقاءکے لیے کر رہا ہے اور امارت اسلامی میں موجود مجاہدین دراصل یہودی اور انڈین ایجنٹ ہیں جو پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں۔

یہاں میں دجالی میڈیا کے کردار کا تذکرہ بھی کرتی چلوں۔ زمینی جنگ شروع ہونے سے پہلے مغربی میڈیا نے اقوام متحدہ اور امریکہ کے ایما پر میڈیا کی جنگ شروع کی۔ پوری دنیا میں ایمرجینسی کی خود ساختہ کیفیت نافذ کر دی گئی، اسلامی امارت کو انسانیت کا بدترین دشمن اور دہشت گردی کا مرکز قرار دیا گیا۔ سکیورٹی کونسل کے اجلاس پر اجلاس بلائے گئے۔ اخبارات اور حالاتِ حاضرہ کےٹاک شوز کےذریعے عوام میں دہشت کی فضا کو فروغ دیا گیا اور یہ احساس پیدا کیا گیا کہ امریکہ ناقابلِ تسخیر قوت ہےجسکے آگے سب اقوام ہیچ ہیں۔ ہماریؔ زندگی اور موت امریکہ کے ہاتھ میں ہے۔ الغرض ''امریکی بت'' اسمبلی اور پارلیمنٹ میں کھڑا کر دیا گیا جسکے آگے ہمارے سیاستدان اور جرنیل سجدے میں گر گئے۔ عوام اور نچلے طبقے کے فوجی سب اِس دہشت کی فضا میں خاموش تماشائی بنے اپنے بڑوں کے پیچھے پیچھے چلے، درحقیقت مجھ سمیت بہت سے لوگ جان بوجھ کر انجان بنے رہے۔ خود غرضی اور بے حسی کی تصویر۔ ورنہ اُس وقت بھی حق اور باطل اِس قدر واضح تھا کہ سادہ لوح عوام کے لیے بھی حق کو پہچاننا آسان تھا لیکن اصل مشکل ہر دور میں حق کو پہچاننے میں نہیں بلکہ اُس کا ساتھ دینے اور طاغوت سے ٹکرانے میں پیش آتی ہے۔

یہ سوال مجھ سے سب سے زیادہ پوچھا جاتا ہے کہ آخر کیسے اچانک میں نے اللّٰہ کی توفیق سےظلمت سے نورکی طرف سفر کیا۔ درحقیقت مجھے اِس ہدایت کی کئی سالوں سے تلاش تھی جیساکہ میں نے پہلے بیان کیا کہ میں ایسے نظام حیات کی تلاش میں تھی جو انسانیت کو موجودہ ظالمانہ نظام سے نجات دلائےاور ایک منصفانہ، پر امن معاشرہ ترتیب دے جو حضرتِ انسان کی جسمانی و روحانی نشونما کا باعث بنے۔

میں نے بہت جلد بیرونِ ملک میں ترقی کی منزلیں طے کیں۔ فزیشن ٹریننگ میں داخل ہونے کے بعد میں نے کامیابی سےفزیشن امتحان پاس کیا۔ میری زیادہ تر ٹریننگ دل کے امراض میں تھی۔ مجھے شروع سے دل کی سحر انگیز تخلیق و پیچیدہ مشنری انتہائی متاثر کرتی رہی۔ میں اکثر کیتھ لیب (دل کے آپریشن کا کمرہ) میں کھڑی ہو کر دل کو اور اسکو جکڑی ہوئی لاکھوں رگوں کا مشاہدہ کرتی۔ کیسے ایک ہاتھ کے برابر یہ گوشت کا لوتھڑا پورے جسم کو خون پمپ کرتاہے، میں بے اختیار اِس کے اور ہر شے کے خالق کی عظمت و بزرگی کے خیال سے ہی کانپ اُٹھتی۔ اس وقت میں اسلام میں دل کے کردار سے ناواقف تھی۔ لیکن اب میں اکثر اس گوشت کے لوتھڑے کے بارے میں سوچتی ہوں جو اگر صحیح ہے یعنی تقویٰ کی راہ پر ہے تو تمام جسم صحیح ہے اور اگر وہ خراب ہے تو تمام جسم خراب ہے اُسکا نام دل ہے۔

یقینا جدید سائنس آج قرآن و سنت سے خالی ہونے کی وجہ سے انسانی جسم، امراض کو اور انکے حل کو صحیح طور پرسمجھنے سے قاصر ہے۔ کیا وہ بہتر نہیں جانتا جس نے تخلیق کیا؟ اسکے علاوہ جب بھی میں کافروں کو بسترِ مرگ پر دیکھتی تو میرا دل دہل اُٹھتا ۔ نااُمید، تاریکؔ آنکھیں، موت کی وحشت، دنیا اور مال و متاع ہمیشہ کے لئے چھن جانے کا غم، وہ دنیا جس کے لئے پوری عمر گزار دی اب آخر میں وہ بے وفا یوں چھوڑ کر چل دی جیسے کہ جانتی ہی نہ ہو۔پھر اپنوں کا ساتھ چھوڑ جانا یہ سب اِن کافروں کا بسترِ مرگ پر حشر تھا۔

ایک بلڈ کینسر کا مریض میرے وارڈ میں داخل تھا اُسے ہم نے تقریبا دو ہفتے کا وقت دیا کہ اِس سے آگے تمہاری زندگی کی سانسیں مشکل نظر آتی ہیں۔ جب میں ہر روز اُسکے کمرے میں معائنے کے لیے جاتی تو وہ گھڑی کو گھور کر دیکھتا اور کہتا ''ڈاکٹر دس دن باقی ہیں'' دوسرے روز کہتا''ڈاکٹر نو دن باقی ہیں'' اور آخر کار کچھ دنوں کے بعد وہ مر گیا۔ اُسکی نااُمید خوفزدہ آنکھیں میرے دل کو بھی خوفزدہ کر گئیں۔

میں اکثر رات کو ڈرائیونگ کرتے ہوئے اُن آنکھوں میں بسی نااُمیدی اور خوف کو اپنے سامنے دیکھتی اُس وقت وہ نا اُمیدی میرے دل میں بھی اُتر جاتی اور کبھی کبھی گاڑی سمیت سمندر میں اُتر جانے کا خیال میرے دل میں آتا۔ میں اُسوقت دل ہی دل میں اللّٰہ کو یاد کرتی اور گڑ گڑاکر دعا کرتی کہ ''اے دلوں کا حال جاننے والے رب! مجھے اِن ظلمتوں کے اندھیروں سے ہدایت کی روشنیوں میں لے جا۔ میں اِس پر فریب، لاحاصل دنیا سے متنفر ہوں۔

لیکن دنیا تھی کہ میری طرف لپک کر آتی۔ مجھے میری اعلیٰ کارکردگی کی بنا پر پی ایچ ڈی سکالر شپ ملا، جس میں دل کے باریک خلیوں پر ریسرچ کرنا شامل تھا۔ دنیا میری مٹھی میں تھی، پیسہ،

شہرت، عزت الغرض ہر چیز مجھے ملی جس مقصد کے لئے میں نے پاکستان چھوڑا تھا وہ میری اُمید سے زیادہ بڑھ کر پورا ہوا۔ لیکن پھر بھی دل میں کوئی اور پیاس باقی تھی۔ میں اب بھی اپنے آپ کو ناخوش اور غیر مطمئن پاتی تھی اور دل کی تاریکی تھی کی بڑھتی ہی جاتی تھی۔ یہ سوچ کر میں نے دنیا گھومنے کا ارادہ کیا کہ شاید وہاں میری پیاس بجھ جائے۔ لیکن ہر جگہ پیسے کی دوڑ، اخلاقی بے راہ روی اور نفس کی پرستش نظر آئی ۔ انسان جانور سے بدتر محسوس ہوا۔

آج دنیا کی محبت میں آخرت کو فراموش کرنے والوں کےلیے میری کہانی عبرت ہونی چاہیے. اس وقت میرا ہینڈ بیگ دو لاکھ کا، جوتے لاکھ لاکھ روپے کے اور عام استعمال کے کپڑے لاکھ، پچاس ہزار سے کم نہ ہوتے، جہاز کا سفر میرے لیے سائیکل کے سفر سے ارزاں تھا، ہوٹل میں ایک وقت کا کھانا تیس، چالیس ہزار سے کم نہ ہوتا۔ انگریز میرے پرائیوٹ کلینک کے باہر ہاتھ جوڑے خادموں کی طرح کھڑے ہوتے۔ الغرض اگر دنیا کی زندگی ہی خوشی و روحانی راحت کا باعث بنتی تو میں شاید خوش اور پر سکون زندگی گزار رہی ہوتی۔ لیکن حقیقت اسکے برعکس تھی، مجھ سے زیادہ روحانی مفلسی، اخلاقی بدحالی، قلبی تاریکی اوراعصابی تناؤ کا شکار شاید بہت کم لوگ تھے اور اسکی وجہ میرے ضمیر میں جاری حق و باطل کی نہ ختم ہونے والی جنگ تھی ۔۔ دن ہسپتال میں کافر مریضوں کی ”خدمت“ میں گزرتا اور رات کافروں کے ساتھ ڈنر پارٹیز میں یا کلبوں میں۔ ہر دم یہ احساس باقی رہتا کہ میں ایک جھوٹی، بے مقصد سی انسانیت کے اعلیٰ معیار سے گری ہوئی زندگی بسر کر رہی ہوں۔ میرے ارد گرد کے اکثر لوگ اِس زندگی سے نہ صرف خوش نظر آتے بلکہ اِسی کے حصول میں کوشاں رہتے۔ شاید وہ ضمیر کو درگور کر چکے تھے۔ آخر میں نے اسلام کی طرف لوٹنے کا فیصلہ کیا اور میرا رخ مساجد کی طرف ہوا۔ مجھے اپنے سامنے ایک زندہ اعلیٰ کردار کی تلاش تھی جو ایک رول ماڈل ہو اور میں اُس سے دین کو سمجھوں ۔لیکن جیسا کہ نبی ﷺ نے ہمیں خبردار کیا تھا کہ آخری وقت میں بدترین مخلوق یہ گمراہ کرنے والے عالمِ دین ہی ہوں گے۔ مجھے وہ اپنے سے زیادہ دنیا کے حریص اور دین کی روح سے بے بہرہ محسوس ہوئے۔ ناکامی کے بعد میں نے عیسائیت اور یہودیت کا مطالعہ شروع کیا لیکن انکی تعلیمات مجھے سب سے بڑھ کر عقل کے خلاف اور ناقابلِ عمل لگیں۔

میں نے انتہائی اُداسیَ اور ڈپریشن کی حالت میں اللّٰہ کی طرف پھر صدقِ دل سے رجوع کیا کہ ”یا اللّٰہ! میرا دل گواہی دیتا ہے کہ آپ ہی ہر چیز کے خالق و مالک ہیں، میں آپ سے بھیک مانگتی ہوں کہ مجھے اُس زندگی کی طرف ہدایت دیں جو صحیح معنوں میں زندگی ہے“۔

کچھ اور واقعات کا ذکر کرنا چاہتی ہوں جو میری توبہ کا ذریعہ بنے۔

ایک دفعہ ایک عورت میرے وارڈ میں داخل ہوئی اُسے بلڈ کینسر تھا اس کے چہرے پر عجیب سی سیاہی اور خوف کے اثرات تھے۔ میری ٹیم کے اندازے کے مطابق اُسکی صحت بہتری کی طرف گامزن تھی۔ ایک دن میں معمول کی طرح اُس کے کمرے میں معائنہ کی غرض سے گئی اُسکی آنکھیں خوف کے مارے پھٹی جارہی تھیں اور وہ کانپ رہی تھی۔ میں نے پریشانی کی وجہ پوچھی تو وہ گویا ہوئی ”وہ لوگ مجھے لینے آگئے ہیں اور اب میری موت کا وقت قریب ہے“۔ میں نے حیرت سے پوچھا کہ کون لوگ؟ تمہارے کمرے میں تو پورا دن کوئی نہیں آیا۔ میں نے کہا کہ رپورٹس کے مطابق تم بہتر ہو رہی ہو۔ وہ خوف سے بولی ”نہیں اب مجھے کوئی نہیں بچا سکتا“۔ میں نے اُسے ذہنی سکون اور نیند کی گولیاں دیں۔ پھر دوسرے دن جب میں ڈیوٹی پر واپس آئی تو معلوم ہوا کہ وہ انتہائی تکلیف کی حالت میں مر گئی۔ موت کے وقت اُس کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی اور موت کی سختی کئی گھنٹوں تک جاری رہی۔

میں یہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی کہ آخر کون تھا اُسکے کمرے میں اور اُسے اپنی موت کا یقین کیسے تھا۔ میرے پاس جواب نہیں لیکن موت کا خوف، نااُمیدی اور موت کی سختی جو کچھ اللّٰہ نے مجھے دکھایا وہ مجھے بہت کچھ باور کرا گیا۔ اب میں مسلسل موت کے خوف میں مبتلا رہتی۔ پھر میں نے دیکھا کہ کافر کے مرتے ہی ایک گلے سڑے ہوئے گوشت کی طرح بدبو اُٹھتی۔ جو نہ صرف میرے لیے بلکہ مریض کے رشتے داروں کےلئے ناقابل برداشت ہوتی۔ موت کی تکلیف کبھی کبھی ہفتوں جاَری رہتی، جسے ہم غرغرہ کہتے ہیں ۔

میں نےشعبہ نفسیات میں بھی کام کیا۔ کافروں میں خودکشی کا تناسب بہت ذیادہ ہے۔ دماغی امراض خاص کر ڈپریشن بہت ہے ظاہری طور پر نارملِ نظر آنے والے لوگ جب میرے کلینک آتے تو مجھے اُنکی حقیقت کا اندازہ ہوتا وہ ذہنی انتشار، بے سکونی اور ڈپریشن کا شکار تھے۔ ایک بے مقصد سی جانوروں والی زندگی گزارنے سے تنگ نظر آتے۔ میں اِس روشنیوں سے بھری جدید تہذیب کا اصل چہرہ دیکھ چکی تھی ۔ یہ دجال کے پیرو کاروں کا بنایا ہوا سرمایہ دارانہ نظام دراصل ایک خاص طبقے کو امیر سے امیر تر بنانے، تمام مادی وسائل پر قبضہ کرنے اور انسانیت کو اپنا غلام بنانے کانظام ہے۔ جمہوریت انہی لوگوں کا بنایا ہوا بت ہے جو اِن شیاطین کو صاحبِ اقتدار رکھتا ہے اور آئین جس کو انتہائی مقدس قانونً سمجھا جا تا ہے وہ اِن جابر حکمرانوں کے انسان دشمن کردار کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔مجھے احساس ہوا کہ جب میں طب کی اتنی ضخیم کتابوں کا مطالعہ کر سکتی ہوں تو قرآن کو تو خاص ہماری ھدایت کےلئے بھیجا گیاہے مجھےقرآن کو خود پڑھنا چاہیے اور اُس میں یقینامیرے تمام مسائل کا حل موجود ہے صرف اللّٰہ سبحانہ و تعا لیٰ ہی انسان کو ایسے طریقہ حیات کی طرف رہنمائی دے سکتے ہیں جو انسان کو انسان کی غلامی سے نکال کر باعزت زندگی کی طرف لے جاتا ہے، یہاں میں ذکر کرتی جاؤں کہ بڑھتی عمر کے ساتھ میرے والدین کو اللّٰہ نے توبہ کی توفیق دی اُنکی طرف سے بھی مجھے متواتر یہ نصحیت آتی کہ قرآن کا مطالعہ کرو لیکن شاید میرے بگڑے ہوئے نفس کو ابھی ایک اور جھٹکے کی ضرورت تھی۔

میں اپنے اردگرد کی شیطانی دنیا سے نکلنے کی کوشش کرتی اور ہر بار میرا پروان چڑھتا ہوا میڈیکل کیرئیر یاپھر بھٹکے ہوئے دوست مجھے واپس پلٹنے پر مجبور کر دیتے۔ آخر میری روحانی بیماری جسمانی بیماری بن کر ظاہر ہوئی۔ میں اچانک آنتوں کی انتہائی تکلیف دہ بیماری میں مبتلا ہو گئی۔ مجھے نوکری چھوڑنی پڑی۔ یقین مانیئے ایک لحاظ سے میں نے اِس بیماری کو اللّٰہ کی مدد سمجھا، تمام دوستوں سے لاتعلقی اختیار کر لی اور ہسپتال کو لکھ کر بھیج دیا کہ میں نامعلوم عرصے تک واپس نوکری پر نہیں آسکوں گی۔ گوشہ نشینی اختیار کر لی تاکہ سب سے تعلق توڑ کر صرف اپنے محبوب ربِ کریم سے تعلق جوڑ لوں۔ مجھے یاد ہے کہ جب مجھے اپریشن کےلیےلے جایا جا رہا تھا اُس رات میں نے روتے ہوئےدعا کی ” یا رب آپ الرحمن الرحیم ہے، آپکو اپنی رحمت کا واسطہ مجھے اِس نفس و شیطان کی پجاری زندگی سے نکال کر ایسی زندگی میں لے جائیں جس میں صرف ایک رب العزت کے آگے تسلیم ہونا ہو“۔ میں انتہائی تکلیف کے عالم میں اللّٰہ رب العزت کے آگےِ سجدہ ریز ہو گئی مجھے ایسا سکون نصیب ہوا جو اُس سے پہلے کبھی محسوس نہ ہوا تھا۔ سجدہ تو کیا لیکن سجدے میں کچھ نہ کہہ سکی میری جہالت دیکھیئے کہ نماز تو دور کی بات سجدہ میں کی جانے والی تسبیح تک یاد نہ تھی، شاید پڑھنے والوں کو میری گمراہ کن حالت پر حیرت ہو لیکن یقین مانیئے کہ فوجیوں، سیاستدانوں اور بیوروکریٹوں کی اولادوں کا آج یہی حال ہے آخر کیوں نہ ہو، ان اداروں کا نصب العین صرف کفار کی مدد کرنا اور اسلام کا قلع قمع کرنا ہے اور اِس کفریہ عمل کے بدلے اِنہیں کیا ملتا ہے؟صرف چند ڈالر جس سے انکی اولادیں بیرونِ ملک اعلیٰ تعلیم حاصلِ کرتی ہیں اور باپ سے بڑھ کر بیٹا کفار کا معاون اور اللّٰہ کا دشمن ثابت ہوتا ہے گنہگار اولاد درحقیقت اللّٰہ کی طرف سے اِن ظالموں کی سزا ہے۔ الحمدللّٰہ مجھے اپنے گناہ کا احساس ہو گیا تھا، احساسِ ندامت سے آنسو نہ رکتے تھے، ہر لمحے رب العزت سَے توبہ کی توفیق اور قبولیت مانگتی۔ یقین مانیئے میری توبہ کے صرف پانچ روز کے بعد میری آنتوں کا دوبارہ معائنہ ہوا اور حیرت انگیز طور پر یہ معلوم ہوا کہ میرا اندرونی زخم تقریبا پچانوے فیصد ٹھیک ہو گیا ہے میرے انگریز معالج دنگ رہ گئے لیکن میں نے اُنکو انتہائی اطمینان سے کہا کہ ”مجھے معلوم ہے وہ وجہ جس کی بناء پر میرے زخم ٹھیک ہو گئےہیں“ اور مجھے یقین ہوا کہ میری توبہ قبول ہو گئی ہے۔

اللّٰہ سبحانہ و تعالیٰ جب کسی کو ہدایت دیتے ہیں تو وہ آدھا راستہ نہیں دکھاتے بلکہ اللّٰہ کی سنت ہے کہ صراطِ مستقیم مکمل طور پر واضح ہو جاتا ہے تاکہ جو صحیح معنوں میں ہدایت کا متلاشی ہے وہ منزلِ مقصود تک پہنچ جائے اور جو دل میں منافقت چھپائے ہوئے ہےاُسکی منافقت ظاہر ہو جائے اور اُس پرحجت تمام ہو جائے، میں ایک چھوٹا سا سکارف اوڑھ کر اور عبایا

پہن کر سمجھی تھی کہ یہ اصل دین ہے میں نے ہسپتال میں کام جاری رکھا اور کافروں میں اُٹھنا بیٹھنا بھی، ہسپتال میں موجود ایک چھوٹی سی مسجد میں نماز ادا کرنے میں کبھی کوتاہی نہ کی اور یہ سمجھ بیٹھی کہ کافروں کو اپنے اخلاق و کردار سے اسلام کی تبلیغ کرنا کافی ہے اور بہت جلد پوری دنیا اسلام قبول کر لے گی۔

جب پاکستان جاتی تو فوجی افسروں سے ملاقات میں وہ مجھے اپنے ہم خیال ملتے مثلاً اسلام ایک پر امن مذہب ہے اور تشدد کے راستے سے ہم بزورِ شمشیر کافروں کو مسلمان نہیں کر سکتے ہمیں نبی ﷺ کی طرح صبر اور اعلیٰ اخلاق سے کافروں کو اسلام کی طرف مائل کرنا ہے ابھی ہم درس و تبلیغ کے مکی دور سے گزر رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے بھی ضرورت پڑنے پر مختلف قبائل سے امن معاہدے کیے اور امریکہ سے ہمارا معاہدہ مسلمانانِ برصغیر کے مفاد میں ہے۔طالبان ریاست کے باغی ہیں، ہندو و یہود کے ایجنٹ اور شریعت کو استعمال کر کے اپنے مذموم مقاصد پورے کرنا چاہتے ہیں۔

میں طالبان کے عورتوں سے برتاؤ کے بارے میں بھی منفیت کا شکار تھی، ملکی و غیر ملکی میڈیا اور فوجی حلقوں میں یہ بات مشہور ہے کہ طالبان عورتوں سے جانوروں سے بدتر سلوک رکھتے ہیں، اُنکی بیویاں جاہل ہیں اور مجبوراً شوہر کے ڈر سے جہاد کے راستے پر اُنکے ساتھ ہیں، طالب کی بیوی کی زندگی ہانڈی چولہے سے شروع ہوتی ہے ہانڈی چولہے پر ہی ختم ہو جاتی ہے۔ فوجی پارٹیوں میں طالبان کی سفاکیت کی جھوٹی داستانیں بڑے جوش و خروش سے پیش کی جاتیں جنہیں سن سن کر میں طالبان سے نفرت اور ہر صورت میں اِنہیں ختم کرنے کی جستجو میں لگ گئی۔ مجھے اُسوقت صرف فوج ہی مسیحا کے روپ میں نظر آئی۔ سب کچھ سطح پر صحیح نظر آتا تھا لیکن پھر بھی میرے دل و دماغ میں جنگ جاری رہی۔

قرآن و سنت کی سرسری تعلیم ہی سے مجھے معلوم ہو گیا کہ میں حقیقتاً آدھا تیتر آدھا بٹیر ہوں، نہ پوری مسلمان نہ پوری کافر شایدمنافق۔ پھر میں نے قریب سے فوج کی غیر اسلامی طرزِ حیات دیکھی تھی مجھے وہ شریعت کے اصولوں کے برخلاف نظر آئی۔ میں حیران تھی کہ طالبان تعداد، وسائل کی قلت کے باوجود کس طرح دنیا کی چھٹی بڑی فوج سے ٹکر لینے کے لیے تیار ہیں اور اتنے سالوں پر محیط ہزاروں آپریشنز کے باوجود فوج اِنکا قلع قمع کرنے میں ناکام ہے، آخر اُنکے پیچھے ایسی کونسی طاقت ہے اور ایسا کونسا مقصد ہے جواِنکے بلندحوصلوں کا باعث ہے۔

میں نے انٹرنیٹ پر پاکستانی فوج کی قبائلی علاقوں میں عوام پر بمباری کی رپورٹنگ جو آزاد غیر جانبدار میڈیا سے کی گئی تھی دیکھی، چار سو بچے ڈرون طیاروں کی بمباری سے موت کی نیند سو گئے۔ میں نے محسوس کیا کہ پاکستانی فوج اور سیاستدان کھلم کھلا جمہوریت کے پرچار میں مصروفِ عمل ہیں اور نفاذِ شریعت اُنکا مشن نہیں۔ مجھے نجی محفلوں میں فوجی افسر اور اُنکی بیگمات اکثر یہ کہتے ہوئے ملتے کہ شریعتِ نبوی ﷺ نعوذ باللہ پرانی ہو گئی ہے اور اِسمیں جدید خیالات لانے کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے اور مغرب کے درمیان پیدا شدہ خلیج کو دور کیا جا سکے یعنی ہمارا ہدف اللہ کو خوش کرنا نہیں بلکہ کفار کو خوش کرنا ہے۔ میں عجیب سی کشمکش کا شکار تھی۔ میں پھر سجدے میں رب العزت کے حضور جھک گئی اور دعا کی ”اے بھٹکوں کو راہ دکھانے والے، اے ظاہر و پوشیدہ کو جاننے والے میری صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت فرما وہ صراطِ مستقیم جس پر چلنے والوں پر تو نے نعمتیں نچھاور کیں نہ وہ کہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا“۔

میری ہدایت کے لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایک انتہائی متقی و شفیق عالمہ کو بھیجا جسکو میں نے ہر دم پابندِ شریعت، نفاذِ شریعت اور اللہ کے دین کی تبلیغ میں مگن پایا، اُس نے مجھے استنجا سے لیکر جہاد الغرض تمام چھوٹے بڑے احکام کی عملی تربیت دی۔ دو سال دن رات میں نے اُسکے ساتھ قرآن و حدیث کو نہ صرف پڑھا بلکہ اپنی عالمہ کے قول و فعل میں اِس تعلیم کا عملی نمونہ دیکھا۔ اصل میں عالمہ سے ملاقات سے پہلے ہی میں دین کے راستے پر آچکی تھی لیکن میں مکمل اسلام میں داخل نہیں ہوئی تھی۔ میں نقاب کر چکی تھی اِس ”جرم“ کی پاداش میں مجھے ڈاکٹری کی پریکٹس سے ہاتھ دھونے پڑے۔ بہت دفعہ میرے قدم ڈگمگائے، نفسِ امارہ و شیطان نے گناہ کی طرف واپس پلٹنے کے لیے زور لگایا لیکن اللہ میری عالمہ کو اجرِ عظیم عطا کرے کہ اُس نے صبر اور حکمت سے مجھے سیدھے راستے پرلگائے رکھا۔

دین سیکھنے کے علاوہ میں اپنی عالمہ کے ساتھ لوکل کمیونٹی خاص کر خواتین کی دعوت و تبلیغ اور فلاح و بہبود میں بھی لگی رہی۔ الغرض جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیاوہ اسلام میں عورت کی حیثیت ہے۔ اللہ سبحان و تعالیٰ ہمارے خالق ہیں اور وہی جانتے ہیں کہ ہمارےلیے کیا بہتر ہے۔ مرد کو عورت پر حاکمیت دی گئی ہے۔ مرد آخرت میں خاندان کا سربراہ ہونے کے ناطے اللہ کے حضور جوابدہ ہے اسکے برعکس عورت کی حیثیت نائب کی سی ہے، اسکے کندھوں سے ذمہ داریوں کا بوجھ اُٹھا دیا گیا ہے، فرائض کم رکھے ہیں اور اِس لحاظ سے حقوق کو فرائض کے متوازی رکھا گیا ہے۔ عورت کو ہر سہولت سے رکھا گیا ہے۔ شادی سے پہلے باپ کی آغوش میں وہ کھیلتی ہے پھر شوہر کی مضبوط بانہیں اُسکا مسکن ہوتی ہیں الغرض اِس صنفِ نازک کی زندگی میں تحفظ اور محبت شامل ہے۔ جہاں تک آخرت کا حساب ہے مرد اور عورت سے اپنےاپنے اعمال کی پوچھ ہو گی۔ جس نے نیکی کمائی ہو گی اُسکو اُسکا اجر ملے گا اور جس نے بدی کمائی ہو گی اُسکو اُسکی سزا ملے گی۔ اِس لیے وہ خواتین جو اپنے شوہروں کے پیچھے لگ کر گناہ کے راستے پر چل رہی ہیں وہ یاد رکھیں کہ اُنکا حساب اُنکے خاوند سے نہیں ہو گا بلکہ وہ خود ذمہ دار ہیں اپنے اعمال کی۔

مغربی معاشرے میں عورت کو صرف ایک پیسے کی مشین، جنسی گڑیا اور بازار میں بکنے والی ”چیز“ بنا دیا گیا ہے میں بہت عرصہ ”آزادیِ خواتین“ کا راگ آلاپتی رہی لیکن مغرب کی زندگی کا مزہ چکھنے کے بعد احساس ہوا کہ ”آزادیِ خواتین“ دراصل ”ذلتِ خواتین“ ہے اور اسکا مطلب خواتین کو معاشرے کی خواہشات کے مطابق ڈھالنا ہےاور اِس کیپٹلسٹ سسٹم کا ایک کارآمد رکن بنانا ہے جو زیادہ سے زیادہ سرمایہ لاسکے۔ مجھے باہر ملک میں کام کرتے ہوئےبار بار یہ احساس دلایا گیا کہ مجھے مردوں کے مساوی کام کرنا ہے اور اپنی صنفِ نازک کو راستے میں رکاوٹ نہیں بننے دینا۔ عورت گھر اور باہر کی زندگی کے درمیان شٹل کاک بن گئی ہے اپنی قدرتی و طبعی شخصیت کو نظر انداز کرکے وہ دجالی معاشرے کے تیار کردہ سانچے میں ڈھل گئی ہے نتیجتاً اپنا تقدس و رتبہ کھو بیٹھی ہے۔

مغربی معاشرے میں حالانکہ میں اُنکے اعلیٰ تعلیم یافتہ امیر طبقے میں شامل تھی لیکن پھر بھی مجھے کبھی عزت محسوس نہ ہوئی جنس اور دولت کی ہوس سے بھری آنکھیں میرا پیچھا کرتی رہیں۔ ایک نقاب نے مجھے مسلمانوں اور کافروں کی نظر میں وہ عزت و مرتبہ دیا جو پہلے کبھی نہ ملا تھا۔

جہاں میں نے کافروں کی گندی، کھوکھلی تہذیب اپنی آنکھوں سے دیکھی وہاں میں نے اُنکا اپنے ساتھ نفرت آمیز سلوک بھی دیکھا جو میرے نقاب کرنے کے بعد سے شروع ہوا۔ مجھے شاپنگ سنٹر میں کھلے عام ایسے طعنے ملتے مثلاً اسامہ کی بہن تم ہمارے ملک میں کیوں آئی ہو،اپنے ملک دفع ہو جاؤ، تم طالبان کی ایجنٹ ہو۔ کبھی میری گاڑی کا پیچھا کیا جاتا اور مجھے خوف و ہراس میں رکھا جاتا۔ یہ غیر منصفانہ سلوک میرے ساتھ پاکستان اور ملائیشیا ائیرپورٹ پر بھی پیش آیا جہاں کھلے عام شناخت کے نام پر نقاب نہ اتارنے کے جرم میں مجھے بے عزت کیا گیا۔ میں نے جلد ہی اندازہ لگا لیا کہ دارالکفر میں رہ کر میں کسی صورت اسلام پر صحیح معنوں میں عمل نہیں کر سکتی، میں نے سعودی عرب ہجرت کا پروگرام بنایا تاکہ وہاں رہ کر نہ صرف اسلامی دائرہ اختیار کے اندر شعبہ طب میں اپنی خدمات انجام دے سکوں بلکہ اسلامی نظام کی برکات سے بہرہ مند بھی ہو سکوں۔ یہ میری خام خیالی تھی، آج عالم اسلام پر اہلِ سعود کی منافقت صاف ظاہر ہو چکی ہے سعودی نظامِ حکومت آمریت پر مبنی ظالم نظامِ حکومت ہے جس میں کہیں کہیں شرعی قانون کے پیوند لگائے گئے ہیں۔ میں نے تمام تر کوششیں سعودی عرب ہجرت کی لئے صرف کر دیں۔میں گھنٹوں دعاؤں میں سعودی ہجرت کی تمنا کرتی۔ انسان بہت جلد باز اور تنگ نظر واقع ہوا ہے، میری عالمہ مجھے اکثر کہتی کہ انسان تنگ نظری اور جلد بازی کی وجہ سے دنیا و آخرت کی تھوڑی سی خیر مانگتا ہے جبکہ اللہ رب العزت کی ذات اُسے بے انتہا خیر دینے کا فیصلہ کر چکی ہوتی ہے۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ عرش عظیم کا مالک مجھے ایمان کی چوٹی یعنی جہاد کی راہ پر ڈالنا چاہتا ہے جس راہ پر لوگ برسوں کی ریاضت کے بعد پہنچتے ہیں میرا رحیم و کریم رب مجھے ایک آن میں وہاں پہنچانا چاہتا تھا، وہ بادشاہ ہے یہ اُسکی

مرضی کہ ایک یہودی کو ایسی ہدایت سے نواز دے کہ وہ کلمہ پڑھتے ہی میدانِ جہاد میں کود پڑے اور شہید ہو جائے، فرعون کے جادوگر جو چند لمحوں پہلے دنیا کے لالچ میں حضرت موسیٰؑ کے مقابلے پر تیار تھے عصا کو سانپ بنتے دیکھ کر ایسے سچ کو پا گئے کہ فورا موسیٰؑ و ہارونؑ کے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گئے۔ حقیقتِ حال یہ ہے کہ سچی توبہ کا ایک آنسو انسان کو جنتوں کی وسعتوں تک پہنچا دیتا ہے، میں تو صرف سعودی عرب ہجرت کا سوچ رہی تھی جبکہ آسمانوں پر میری سرزمین جہاد کی طرف ہجرت کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ سورۃ الاَحزاب کی آخری دو آیات نے میری دنیا بدل دی: "بلا شبہ ہم نے اپنی امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی تو اُنہوں نے اسے اُٹھانے سے انکار کر دیا اور وہ اِس سے ڈر گئےاور وہ امانت انسان نے اُٹھا لی ، یقینا وہ بڑا ظالم اور بہت جاہل ہے۔ ہم نے یہ امانت اس لیے اُٹھوائی کہ اللّٰہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللّٰہ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر رحم فرمائے، اور اللّٰہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے"آیت نمبر73،72۔

"امانت" یہاں امانت سے مرادشریعت ہے اور شریعت کو سب سے پہلے اپنے آپ پراور پھر اللّٰہ کی زمین پر نافذ کرنا ہے۔ یہ ایسی وزنی امانت ہے کہ پہاڑوں کو اِسے اُٹھانے کا حوصلہ نہ ہوا اور انسان نے باعثِ جہالت یعنی فقط اس پر عمل کرنے کے اجر وثواب کو ہی دیکھا اور شریعت پر عمل نہ کرنے کے عذاب کو خیال نہ کیا اور اِس امانت کو اٹھا لیا، یہ امانت منافقین کیلئے باعثِ عذاب اور مومنین کے لیےباعثِ رحمت ہے۔ میری دنیا میں بھونچال آگیا، یا اللّٰہ اتنی بھاری امانت میں اُٹھا ئے ہوئےہوں، مجھ سے آخرت میں یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ میں نے ڈاکٹری کی کونسی ڈگری حاصل کی بلکہ یہ امانت جسکی ادائیگی سے پہاڑ بھی کانپ اُٹھےاِسکے بارے میں سوال ہو گا۔

میں ہاتھ باندھ کر اللّٰہ رب العزت کے آگےخوف سے کانپتے ہوئےوجود کے ساتھ نفلِ توبہ کے لیے کھڑی ہو گئ آنکھوں سے زاروقطار آنسوَں رواں ہو گئے"یا الٰہی میں اقرار کرتی ہوں کہ میں اِس امانت میں خیانت کی مرتکب ہوئی ہوں، یا الٰہی میں آپ کی پناہ میں آتی ہوں اُس عذاب سے جو منافقین پر آئے گا ''۔ میں نے اُس لمحے عہد کیا کہ اب آخری سانس تک اِس امانت کو احسن طریقے سے نبھانا ہے۔ احادیث کے مطابق ہمیشہ ایک گروہ "طائفۃ المنصورہ" موجود رہے گا جو رہتی دنیا تک یہ "امانت" اُٹھائے رکھے گا۔

اب یہ معلوم کرنا کہ یہ گروہ کدھر ہے کوئی مشکل نہ تھا، میڈیا تک پر انہیں کافروں کا اوّل دشمن قرار دیا گیا ہے میں نے فیصلہ کیا کہ بس مجھے اِنکی صفوں میں شامل ہونا ہے۔ فون کی گھنٹی بجی سعودی عرب سے کال تھی مجھے جوش میں خوشخبری سنائی گئ کہ میرے کاغذات منظور کر لئے گئے ہیں اور جلد ہی میرے لیے اعلیٰ سطح کی نوکری تمام تر سہولیات کے ساتھ تیار ہو گی۔ میں نے انتہائی اطمینان کے ساتھ جواب دیا " مجھے سعودی عرب نہیں آنا" دوسری جانب سے آواز آئی " آپ تو سعودی عرب آنے اور اِس نوکری کے لیے دن رات محنت کر رہی تھیں" میں نے جواب دیا " جو کام مجھے کرنا ہے وہ سعودی عرب میں نہیں ہو سکتا'' ۔

میں نےخراسان ہجرت کا مصمم ارادہ کر لیا۔ میں نے دعا کی ''یااللّٰہ مجھے طائفہ المنصورہ میں شامل فرما''۔ مجھے کوئی شک نہیں تھا کہ پاکستانی فوج اصل میں امریکی فوج ہے اور فرق صرف وردی اور تنخواہ کا ہے، طالبان اللّٰہ کے سپاہی ہیں جو اسلام کی سربلندی کے لیے تن من دھن قربان کرنے کے لیے نکلے ہیں۔ میں نہایت پریشانی کا شکار تھی کہ آخر یہ ہجرت میں تن تنہا کیسے کروں گی، پاکستان چھوڑے ہوئےاتنا عرصہ ہو گیا تھا اور مجھے تو اپنے گھر کا راستہ بھی صحیح طرح یاد نہیں تھا۔میں خراسان کیسے جاؤں گی اور طالبان کی صفوں میں کیسے شامل ہوں گی؟ یہ سب سوال مجھے بے چین کئےہوئے تھے۔ پھر میری عالمہ نے مجھے ایک آیت کی تفسیر سمجھائی۔ غزوہ تبوک میں جب کچھ اصحاب کے پاس سواری کے جانور نہیں تھےتو وہ روتے ہوئے گھروں کو واپس ہوئےلیکن اللّٰہ نے اُنکا اَجر لکھ دیا تھا اب اگر میں اپنی منزل تک نہ پہنچتی پھر بھی ان شاءاللّٰہ میرا اَجر ربِ کریم کے پاس لکھ دیا گیا تھا۔ مزید یہ کہ اگر اللّٰہ سبحان و تعالیٰ مجھے عین کفر کے بیچ اسلام کی روشنی سے نواز سکتے ہیں تو اِس ہجرت کو پورا کرنا کونسا مشکل ہے۔

ٹی وی پر ایک دن مغربی خبر رساں ادارے کی ایک رپورٹ میں ''تحریکِ طالبان پاکستان '' کے امیر محترم مولانا فضل للّٰہ کے بارے میں معلوم ہوا اُس میں اُنہیں ''آئرن مین (لوہے کا آدمی)'' کے نام سے پکارا گیا اور تجزیہ نگاروں کے مطابق ''وہ کافروں کے معاملے میں انتہائی سخت ہیں ، اُنکے تحریکِ طالبان پاکستان کے امیر منتخب ہونے کو عالم کفر کےلئے حولناک خبر قرار دیا گیا مزید یہ بھی کہَا گیا کہ وہ کسی صورت اپنے اصولوں (شریعت) سے سمجھوتہ نہیں کریں گے"۔ میں نے سوچا کہ آج کے دور میں کفار کی یلغار کے سامنے ڈٹ جانے والا اور کسی صورت راہِ حق سے انحراف نہ کرنے والا طائفۃ المنصورۃ کا ایک سپاہی ہی ہو سکتاہے جسکی استقامت کی گواہی خود کفار دے رہے ہیں۔ میں نے سجدے میں ربِ ذوالجلال کے حضور دعا کی ''یا اللّٰہ مجھے بھی اپنے اور اپنے پیارے رسول ﷺ کے دشمنوں کےلیے سخت اور مسلمانوں کے لیے نرم بنادے،مجھے اِس قابل بنا دے کہ میں ایک دن محترم مولانا فضل اللّٰہ کی رہنمائی میں جہاد کروں'' (سبحان اللّٰہ اِس دعا کو مانگے ہوئے ایک سال کا عرصہ بھی نہ ہوا تھا کہ مجھے یہ قیمتی موقعہ نصیب ہوا)۔

پاکستان میں میرے والد میرے اِس اچانک اور تیزی سے بدلتے ہوئے حالات کی وجہ سے پریشان تھے پدری شفقت کی وجہ سے وہ فکرمند تھے کہ کہیں میں جتنی تیزی سے دین کے دھارے میں داخل ہوئی ہوں اُتنی تیزی سےنکل نہ جاؤں لیکن ایک اور بات تھی جو اُن کو پریشان کیے ہوئے تھی میں اُن سے پاکستان فوج کے غیر اسلامی کردار اور قبائلی علاقوں میں ڈھائے جانے والے مظالم کے بارے میں اکثر پوچھتی، پھر ایک دن یو ٹیوب پر مختلف ویڈیوز کی سرچ کرتے ہوئےجامعہ حفصہ اورلال مسجد میں ہونے والے سفاکانہ قتلِ عام کے واقعات میرے سامنے سے گزرے۔ مجھے یاد ہے آنسو تھے کہ تھمنے کا نام ہی نہ لےرہے تھے افسوس تھا مجھے اپنے آپ پر کہ میں کتنے سال غفلت کے سمندر میں تیرتی رہی اور میری بہنوں کی عزتیں پامال ہوتی رہیں۔ میں نے فورا" اپنے والد کو پاکستان فون ملایا ''ابو جان! کیا واقعی فوج نے کچھ سال پہلے جامعہ حفصہ میں دہشت گردی کے نام پر یہ آپریشن کیا تھا؟ ''ابو لمبی خاموشی کے بعد گویا ہوئے'' بیٹی یہ کاروائی ضرور ہوئی تھی لیکن میں اِسکی تفصیلات سے واقف نہیں''۔ میں نے سلام کے بعد فون بند کر دیا۔

میں سانحہ لال مسجد میں فوج کے کردار کے بارے میں کشمکش کا شکار تھی۔ مجھ پر حقیقت جاننے کا جنون سوار ہو گیا، عجیب سی خواہش نے میرے دل میں جنم لیا کہ میں کسی طرح سانحہ میں موجود عینی شاہد سے آنکھوں دیکھا حال پوچھوں۔ لیکن یہ کیسے ممکن تھا؟ مجھے کون جائے وقوعہ تک لے کر جاتا۔ میں نے پاکستان میں موجود اپنی بہن سے مدد طلب کی۔ وہ میری خواہش پر حیران رہ گئ میں نے سوچا کہ چونکہ میرا فی الحال پاکستان جانے کا کوئی ارادہ نہیں اس لیے میں اپنی بہن کی مدد سے تمام معلومات حاصل کر سکتی ہوں پہلے تو وہ ٹال مٹول کرتی رہی پھر میرے اصرار پر راضی ہو گئ۔

کچھ دن بعد میں نے پھر اُسے رابطہ کیا اُس نے مجھے بتایا کہ جامعہ حفصہ اب موجود نہیں ہے اور یہ لوگ غیر ملکی دہشت گردوں کو پناہ دیتے تھے، اِنکی طالبات ملک میں بد امنی پھیلانے کی ذمہ دار تھیں جسکی بنا پر اُنکے خلاف آپریشن کیا گیا۔ ساتھ ساتھ میری بہن نے مجھے تنبیہہ بھی کی کہ یہ لوگ ملک دشمن اور خاص کر فوج دشمن عناصر ہیں اور اِن سے کسی قسم کا تعلق میرے مستقبل کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ میرے لیے اِس بات پر یقین کرنا مشکل تھا کہ جس مدرسے کی بنیاد کا مقصد پاکستان میں مکمل اسلامی نظام حیات کا نفاذ اور باطل قوتوں کے خلاف علم جہاد بلَند کرنا ہے وہ دہشتگردی کا مسکن بن جائے گاَ۔

میں شدید پریشانی کا شکار تھی، میں نے ربِ العزت سے دعا مانگی کہ مجھے صراطِ مستقیم کی طَرف ہدایت دیں، حق اور باطل صاف دکھا دیں اور مجھے توفیق دیں کہ میں حق کا ساتھ دوں۔ میں اپنے آپ کو تمام فیملی سے الگ تھلگ محسوس کرنے لگی تھی، وہ میری جہادی سوچ کو " شدت پسندی " سمجھتے تھے اور میں اُن کی سیکولر سوچ کو اسلام منافی سمجھتی تھی اُن دنوں میں شدید پریشانی کا شکار تھی، مجھے معلوم تھا کہ میں طاغوت اور اِسکے مددگاروں کے خلاف جہاد کرنا چاہتی ہوں لیکن پاکستان جانے سے میرا دل گھبراتا تھا، ڈر تھا کہ کہیں ماں باپ کی محبت آڑے نہ آجائے، یہ بھی خیال آتا کہ کہیں فوج والے مجھے گھر میں نظر بند نہ کر دیں۔ شیطان نے ایسا زور لگایا کہ میں ہار گئی اور خراسان ہجرت کا ارادہ

ملتوی کر دیا۔ اللہ سے کیے گئے عہد کو ہر حال میں نبھانا تھا، اُن دنوں شام کے جہاد کا کافی چرچا تھا۔

میری ایک عزیز سہیلی کا خاوند شام میں جہاد کی غرض سے گیا تھا۔ میں نے شام ہجرت کا ارادہ کیا۔ میری عالمہ کو میرے فیصلے سے اتفاق نہ تھا اُس نے پھر مجھے خراسان ہجرت پر زور دیا۔ میں نے اُسے صاف کہہ دیا کہ میرے اندر گھر والوں کا سامنا کرنے کا حوصلہ نہیں ہے اور خراسان ہجرت کےلیے کوئی ساتھی بھی نہیں ہے۔ اُس نے اصرار کیا کہ میں پاکستانی ہوں اور اپنے لوگوں کو بہتر طریقے سے دعوت دے سکتی ہوں، دنیا میں جہاں کہیں جہاد ہے اُسکی جڑیں کسی نہ کسی طور خراسان سے نکلتی ہیں، میں نے سوچا کہ شام کچھ عرصہ گزارنے کے بعد اگر اللہ نے چاہا تو خراسان ہجرت کر جاؤں گی۔آخر کافی تگ و دو کے بعد میری اور میری سہیلی کی شام ہجرت کی ترتیب بنی، مجھے یقین دلایا گیا کہ وہاں مجھے ہسپتال میں خدمت کا موقع دیا جائے گا۔ لیکن ساتھ ہی ایک شرط بھی رکھ دی گئی کہ مجھے شام پہنچتے ہی میری سہیلی کے خاوند کے دوست سے شادی کرنی ہو گی۔ میں نے صاف انکار کر دیا۔ اول تو میرا شادی کا کوئی ارادہ نہ تھا دوسرا مجھے خوف تھا کہ کہیں میری نیت اللہ کے لئے ہجرت کے علاوہ شادی کی بھی نہ ہو جائے۔ شادی سے اعتراض تو نہ تھا لیکن شرط رکھ دینا، میری طبیعت نے یہ غیر ضروری سختی برداشت نہ کی۔ میں نے شام جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔

بظاہر تو میرا ہر منصوبہ ناکامی کا شکار ہوتا نظر آتا تھا لیکن حیرت انگیز طور پر میں اپنے اندر ایک مثبت قوت محسوس کرتی تھی، جتنی تکالیف بڑھتی جاتیں اتنی ہی ایمان کی حلاوت محسوس ہوتی۔ اب دل کی دنیا نہایت پر سکون تھی۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور صبر کرو تو میں تمہارے دل کو ہدایت دوں گا، میری نیت جان و مال سے جہاد کرنے کی تھی یہاں تک کہ اللہ کا دین باقی تمام ادیان پر غالب ہو جائے اور میری تمام کاوشیں خالص اللہ کی رضا کےلئے تھیں۔آج بھی وہ وقت یاد کرتی ہوں تو ربِ کریم پر بے حد پیار آتا ہے کہ اُس نے اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لیا، میں اپنی عالمہ کے کہنے پر اپنے آپکو ہر وقت دینی کتابوں کے مطالعے میں مصروف رکھتی، جب انسان کا ذہن علم سے منوّر ہوتا ہے تو کوئی شک و شبہ جگہ نہیں پاتا۔ خالی ذہن وسوسوں، شبہات، شیطانی خیالات کی آماجگاہ ہوتا ہے۔ الحمدللہ میں سید قطب شہیدؒ کی کتب سے بھی روشناس ہوئی۔ آپ نے جسطرح مغربی دجالی تہذیب سے پردہ اُٹھایا اور مسلمانوں کو توحیدِ حاکمیت سے روشناس کرایا، ایسا عالم، ایسا مفکر، ایسا لیڈر مسلم اُمہ پر رب العزت کی بے انتہا نوازش ہے۔ آپ تو پھانسی کے تختہ پر چڑھ کر ان شاءاللہ جنت الفردوس میں داخل ہو گئے لیکن آپکی شہادت کے بعد بھی آپ کی نایاب تفسیر فی ظلال القرآن اور دیگر کتب مجاہدینِ اسلام کے لیےمشعلِ راہ ثابت ہوئیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے جس کا مفہوم ہے کہ ایک شخص اللہ سے دعا مانگتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ دعا کے قبول نہ ہونے سے مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے اور دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے حالانکہ اُس کی دعا قبول ہونے والی ہوتی ہے۔ میں دن، رات جاگتے سوتے اللہ کی راہ میں ہجرت کے اور جہاد کے خواب دیکھتی رہتی، گڑگڑا کر دعائیں مانگتی۔ خراسان میں طالبان کی صلیبیوں کے خلاف کامیاب کاروائیوں کی ویڈیوز انٹرنیٹ پر دیکھتی جس سے میں اپنے اندر مزید ایمانی جذبہ پاتی، حدیثِ نبوی ﷺ کو سامنے رکھتے ہوئے انتہائی مایوسی کی حالت میں بھی دعا کرنا نہ چھوڑتی۔

میری محترم عالمہ کو اچانک ضروری کام سے ملک سے باہر جانا پڑا۔ میرا کوئی اور ہم خیال دوست نہ تھا، بس سارا دن گھر میں بند رہتی، ڈرتی کہ اگر باہر نکلوں گی تو کہیں کسی فتنے کا شکار نہ ہو جاؤں۔ مزید یہ کہ میری جمع پونجی بھی ختم ہونے والی تھی۔ شریعت کے دائرے کے اندر رہتے ہوئےروزگار ملنا تقریبا ناممکن تھا۔ میں نے بچیوں کو ٹیوشن پڑھانے کا ارادہ کیا۔ جب بھی ٹیوشن کے لیے اشتہار دیتی دوسری جانب سے شدید حیرت ہوتی کہ آخر ایک ڈاکٹر کو ٹیوشن پڑھانے کی کیا ضرورت ہے، عجیب سوالوں کا سامنا کرنا پڑتا اور اکثر مائیں میری "شدت پسند" سوچ سے ڈر کرمجھ سے اپنی بچیاں دور رکھتیں۔ ایک سال سے بیروزگار تھی، کمائی کا کوئی ذریعہ نظر نہ آتا۔ کبھی اُداس ہوتی تو گھر فون کرنے کا سوچتی پھر یہ سوچ کر ارادہ ترک کر دیتی کہ وہ میرے مقصد کو نہیں سمجھتے، والدین ہیں اولاد سے فطری محبت کی وجہ سے مجبور، میری موجودہ دنیاوی بدحالی سے پریشان ہو جائیں گے اور جب انہیں مزید پتہ چلے گا کہ میں ہجرت و جہاد کا ارادہ رکھتی ہوں تو شاید یہ "صدمہ" اُن سے برداشت نہ ہو سکے، "ایک فوجی کی بیٹی کا طالبان کی صفوں میں شامل ہو جانا" یہ عنوان یقینا میرے خاندان کی بدنامی کا باعث بنتا۔ میں سوچتی ہوں کہ ہماری ساری زندگی پر "دنیا کیا کہے گی" کی سُرخی چسپاں ہوتی ہے کاش کہ ہمیں احساس ہو جائے کہ "اللہ کیا کہے گا، اللہ کی رضا کیا ہے" یہ ہماری فکر کا اصل مرکز ہونا چاہیے یہ وہ سرخی ہے جو ہماری دنیا وآخرت پر چھائی ہوئی ہے اور اس سے فرار ناممکن ہے۔

بہرحال میرا ایمان کمزور اور ارادہ متزلزل تھا، بس رب ذوالجلال والاکرام مجھ جیسوں کا بھی رب ہے ربِ کریم نے میری دعاؤں کو قبول فرما لیا اور ایک ٹیلیفون کال نے میرا مسئلہ حل کردیا۔ اب بھی معلوم نہیں کہ وہ واقعی کوئی انسان تھا یا فرشتوں کے ذریعے اللہ نے مدد فرمائی۔ ہوا یوں کہ مجھے ایک لڑکی کا فون پاکستان سے موصول ہوا۔ اُس نے کہا کہ وہ سکائپ پر لوگوں کو قرآن و حدیث پڑھانے کا انتظام کرتی ہے مجھے حیرت ہوئی کہ پاکستان سے سینکڑوں میلوں کے فاصلے پر میرا نمبر ٹریس کرنا پھر مجھے کال کرنا اور پھر اُسے معلوم تھا کہ میں پاکستانی ہوں۔ مجھے نہ جانے کیا سوجی کہ ایک دم پوچھا کیا آپ جامعہ حفصہ کی کسی عالمہ کو جانتی ہیں مجھے صرف اُن ہی سے پڑھنا ہے وہ فورا بولی کوئی مسئلہ نہیں ابھی آپ کی بات جامعہ حفصہ سے فاضل عالمہ سے کرواتی ہوں، مجھے لگا میں کوئی خواب دیکھ رہی ہوں جلد ہی میری بات جامعہ حفصہ سے فاضل عالمہ سے ہوئی۔ میں نے اللہ پر بھروسہ کر کے اُسکو صاف بتایا کہ میں درحقیقت اس سے فوج کے لال مسجد آپریشن کی تفصیلات جاننا چاہتی ہوں الحمد للہ میری توقع سے بڑھ کر مجھے معلومات حاصل ہوئیں۔

نہتی مدرسے کی معصوم کمسن طالبات پر گولیوں اور گولوں کی برسات، مسجد میں بہتی ہوئی خون کی ندیاں، اللہ کی زمین پر، اللہ کے گھر میں، اللہ کی کتاب کی بے حرمتی الغرض ایسا ناقابل بیان ظلم کہ سُننے والا تڑپ اُٹھے۔ اللہ کے ولیوں پر یہ اَندوہناک ظلم مورتیوں اور صلیبوں کے سامنے جھکنے والے فوجیوں نے نہیں بلکہ کلمہ گو، نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے والے فوجیوں نے کیا تھا۔ کس جرم کی پاداش میں؟ "شریعت کا نفاذ" ہی وہ نعرہ ہے جو ہمیشہ سے انگریزوں کی بنائی ہوئی اِس فوج کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح چبھتا ہے۔ کفار کو ہمارے بھوکا رہنے، سجدہ کرنے، قرآن کو حفظ کرنے، کعبہ کا طواف کرنے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے اگر مسئلہ ہے تو ایسے نظام حیات اور قوانین کے مجموعے سے ہے جو اُن کی ظلَم پر مبنی اجاداری کو ختم کر کے انسان کو انسان کی غلامی سے آزاد کرتا ہے اور وحدہ لا شریک لہ کی بندگی میں دیتا ہے ۔

دوسری طرف اگر ہم سب مرد و عورت اللہ کے نظام کے نفاذ کے لیے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق جدوجہد نہیں کریں گے تو پھر مجھے ڈر ہے کہ ہمارا ایمان رب العزت کی بارگاہ میں مقبول نہیں ہو گا اور جانتے بوجھتے حق سے منہ موڑنا کہیں ہمیں منافق نہ بنا دے، یاد رکھئیے منافقینِ جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے۔ الحمدللہ کچھ دن میری سکائپ پر باتوں کا سلسلہ چلتا رہا۔ مجھے بتایا گیا کہ جب فوج آگ وبارود برسا رہی تھی سات دن تک ہمارے پاس پانی اور خوراک کچھ نہیں تھا، ایک دن اچانک ایک کمرے میں شہد کی بے شمار بوتلیں نمودار ہوئیں ہم نے اللہ کا شکر ادا کیا اور خوب پیٹ بھر کر کھایا، پھر ایک دن سات آٹھ سال کا لڑکا چھپ کر ہمارے لیے بسکٹ لایا کہ باہر سے بھائیوں نے بھیجے ہیں ہم بہنیں کیسے کھاتیں جب دوسری طرف ہمارے بھائی بھوکے تھے ہم نے لڑکے کو بھائیوں کی طرف واپس بھیجا وہ ابھی ہماری نظروں سے اوجھل نہ ہوا تھا کہ ایک زوردار برسٹ اُس ننھے مجاہد کو آکر لگا خون میں لت پت وہ ہمارے سامنے تڑپتے تڑپتے شہید ہو گیا۔ میں نے اُس سے اپنے اندر موجود خوف، بے یقینی اور دیگر تحفظات کا ذکر کیا۔ الحمدللہ اُس نے بہترین طریقے سے میری اصلاح کی اور میرے حوصلے کو بڑھایا۔ اُس نے مجھے اپنا فون نمبر اور پتہ دیا۔ میں نے پاکستان آکر کئی بار اُسے فون کیا اور دیئے گئے پتہ پر بھی معلوم کیا لیکن اُسکا کوئی نشان نہ پایا !!!۔ میں نے ابو کو ٹیلیفون کیا

اور بس اتنا کہا کہ میں "ہمیشہ" کے لیے وطن واپس آرہی ہوں وہ خوش تھے کہ اُنکی بیٹی اب ہمیشہ اُنکے سائے تلے رہے گی۔ لیکن ساتھ ساتھ میرے مستقبل کے بارے میں فکرمند بھی۔ میری عالمہ بیرونِ ملک سفر سے واپس آگئی ، وہ میرے فیصلے سے بے انتہا مسرور تھی۔ جس دن وہ آئی اُس کے دوسرے دن میری پاکستان واپسی کی فلائیٹ تھی۔

آج اگر میں اپنے آپ سے سوال کرتی ہوں کہ وہ کونسا احساس ہے، وہ کون سا جذبہ ہے جس نے مجھے باہر کے ملک سے پاکستان اور پھر پاکستان سے خراسان ہجرت پر مجبور کیا تو جواب آتا ہے "غیرتِ دین"۔ آخر میں کیسے اُن کفار کے ملک میں رہتی جو عراق، افغانستان، فلسطین میں مسلمانوں کے قتل عام میں مصروف ہیں جو کُھلم کھلا اسلام کے خلاف جنگ کو "صلیبی جنگ" کا نام دیتے ہیں، پھر پاکستان تو کفار کا زر خرید غلام اور اوّلین ساتھی ہے، میری غیرتِ دین نے یہ برداشت نہ کیا کہ میں ایسے ملک میں رہوں جسکا بچہ بچہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسلام کے خلاف کفار کی اِس جنگ میں حصہ دار ہے۔ یہ میری غیرتِ دین کا تقاضہ ہی تھا۔ آخر یہ کیسے ممکن ہے کہ میری بہنوں کی عزتیں پامال ہوتی رہیں بھائیوں کی لاشیں گرتی رہیں اور میں قاتلوں کے سائے میں زندگی گزار دوں ؟۔

غرضیکہ اگر ایک گنہگار عورت کو اپنے رب پر اتنی غیرت ہو گی تو ذرا سوچیئے کہ اللّٰہ ذوالجلال کو ایسی بندی پر کتنی شدت سے غیرت آئے گی۔ آج میرا فوج سے کسی لحاظ سے وابستہ خواتین کو پیغام ہے کہ ذرا سوچئے آپ یا آپ کے پیارے آخر کس وجہ سے دجال کی آرمی کا حصہ ہیں۔ کیا ڈالر میں ایسی کشش ہے کہ ہمیشہ کی آگ میں جلنے پر صبر کر لیا جائے۔ امریکہ اللّٰہ کا دشمن ہے اور اللّٰہ کا دشمن ہمارا دوست کسی صورت نہیں ہو سکتا "الولاء والبراء" ہمارے عقیدے کا حصہ ہے اور اگر اس میں کھوٹ ہے تو عقیدہ ناقص ہے پھر چاہے زمین پر سجدے کر کر کے پیشانیوں پر محراب سجا لیں، رمضان میں دودھ کی سبیلیں لگائیں، حج پر حج کر کے حاجی صاحب کہلائیں تمام اعمال غارت اور سراب کی مانند ہیں۔

پھر یہ کہ جب آج چاروں جانب مسلمان بچوں اورعورتوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں، کتنی فاطمائیں ابوغریب جیل سے مسلمان بھائیوں سے مدد کی بھیک مانگتے مانگتے خاموش ہو گئیں، کلمہ پڑھنے والوں کو گھروں سے بے گھر کر دیا گیا۔ عزتوں کے جنازے نکال دیئے گئے۔ غیرتوں کو پامال کر دیا گیا۔ قرآن اور مساجد کو شہید کر دیا گیا۔ اللّٰہ کے پیارے رسول ﷺ کی تحقیر کی گئ۔ پوری دنیا دین اسلام کے خاتمے کے لیے متحد ہو گئی ہے، مسلمان کو اِس جرم میں کہ وہ صرف ایک رب کے آگے تسلیم ہوتا ہے اور ہر قدم پر صرف اللّٰہ کے احکامات کی پیروی کرتا ہے ظلم کا نشانہ بنایا گیا۔ ایسے دل دہلا دینے والے حالات میں کیا ہم اب بھی نہیں اُٹھیں گے اور ظالم کو نہیں روکیں گے، کیا اب بھی قتال کا وقت نہیں آیا؟

آپکو سوچنا چاہیے کہ اپنے شوہر، اپنے باپ، اپنے بھائی، اپنے بیٹے کی اندھی تقلید جب وہ واضح طور پر کفار کے اسلام کُش لشکر کا حصہ ہیں ہمیں بھی اِس گناہ میں برابر کا شریک ثابت کرتا ہے۔ اللّٰہ کی بارگاہ میں ہمیں یہ کسی صورت عذاب سے نہیں بچائے گا۔ آج اگر فوجی شوہر گھر تنخواہ نہ لائے تو بیوی ضرور پوچھتی ہے کہ آخر کیوں؟ لیکن جب شوہر وزیرستان میں مسلمان عورتوں، بچوں کی لاشوں کے ڈھیر لگاتا ہے، امریکی آقاؤں کے سامنے بچھ بچھ جاتا ہے، اللّٰہ اور اُس کے رسول ﷺ سے دشمنی مول لیتا ہے تو اُس وقت بیوی نہیں پوچھتی آخر کیوں؟ حالانکہ پہلی "آخر کیوں" سے صرف دنیا متاثر ہوتی ہے اور دوسری "آخر کیوں" سے دنیا اور آخرت دونوں برباد ہیں۔

گاڑی تیزی سے فوجی چھاؤنی کے اندر داخل ہوئی، دائیں بائیں جانب اسلحے سے لیس فوجی کھڑے پہرا دے رہے تھے، چھاؤنی کے اندر رہائشی علاقے میں مورچوں میں مقید سپاہی ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے بِل میں چھپے چوہے۔ الغرض وہ چھاؤنی جسے میں سالوں سے جانتی تھی اَب بالکل میدانِ جنگ لگ رہی تھی ہر طرف خوف و ہراس پھیلا ہوا تھا۔ ''ابو جی! ہم نے اتنے سالوں سے اللّٰہ کے قانون کو نافذ نہیں کیا سزا کے طور پر اللّٰہ نے ہم سے اَمن چھین کر ہمیں خوف میں مبتلا کر دیا''، میں نے گاڑی سے نکلتے ہوئے کہا۔ میں نے دل ہی دل میں طالبان کو دعائیں دیں ''یا اللّٰہ میرے مجاہدین بھائیوں کی قربانیاں قبول فرما اور اُنہیں اپنے دشمن پر غالب کر دے''۔ اب کی بار مجھے اپنا گھر اپنا نہ لگ رہا تھا، یوں محسوس ہوتا تھا کہ میں اِس چھاؤنی میں قید ہوں سانس لینا محال لگ رہا تھا۔ بس کوشش میں تھی کہ کسی طرح اپنی منزل تک پہنچ جاؤں۔ مجھے میرے والدین کے چہروں پر بھی فکرمندی کے آثار نظر آئے وہ میرے مستقبل کے بارے میں فکرمند تھے، پہلے دن سے وہ مجھے ڈاکٹری شروع کرنے پر زور دینے لگے، میں بھی ڈٹ گئی کہ اگر کوئی شریعت کے مطابق کام کرنے کا موقع ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن اِس نام نہاد مسلمان ملک میں مجھے کوئی کلینک یا ہسپتال ایسا نہ مل سکا جس میں مردوں کے ساتھ کھلا اختلاط نہ ہو۔ الحمد للّٰہ میرے والدین نے میرا ساتھ دیا اور میری اِس دین سے محبت اور استقامت کو سراہا لیکن ساتھ ساتھ مجھے متنبہ کردیا کہ یہ راستہ کٹھن ہے اور اگر اتنا بڑا قدم لیا ہے تو پھر پیچھے نہ ہٹنا ہماری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں، میں نے علم دین حاصل کرنے کا ارادہ کیا۔

ابو جی نے ہمَارے شہر بلکہ پورے پاکستان کے ایک نامور عالم دین سے رابطہ کیا۔ میں اُن سے ملنے انکے مدرسے گئَی۔ ایک کمرے میں ایک تلائی اور سرہانہ پڑا تھا دیوار تین اطراف سے کتب سے بھری پڑی تھی مجھے بتایا گیا کہ اِسمیں سے بیشتر کتب عالم صاحب کو زبانی یاد ہیں۔ میں کمرے کی سادگی اور کتب کی بھرمار سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ میں نے اُن کے تشریف لاتے ہی اپنا مدعا بیان کیا ''میں ایسے مدرسے میں داخل ہونا چاہتی ہوں جو نہ صرف مجھے قرآن و سنت کی تعلیم دے بلکہ اِس ملک میں شریعت کے نفاذ کی عملی کوششوں میں بھی لگا ہو اور ہر طاغوت سے ٹکر لینے کے لیے تیار ہو۔''اُنہوں نے مسکرا کر میرے والد کی طرف دیکھا پھر بولے،''ہم سب کا یہی مشن ہے ہم ہر روز جلسے جلوس اسی لیے کرتے ہیں تاکہ حکومت کو ذمہ داری کا احساس ہو۔ آپ میری لکھی ہوئی کتب کا مطالعہ بھی کریں''۔ میں نے سوچا کہ اگر جلسے جلوِس سے ہی اسلام کو غالب آنا ہوتا تو قتال فی سبیل للّٰہ پر اتنی بے شمار آیات کیوں نازل ہوتیں اور نبی ﷺ بھی تو آسان راستہ اختیار کر کے ابو جہل و ابو لہب کو جلسوں کے ذریعے ہی قائل کر لیتے۔

عالم صاحب کے اصرار پر میں اُن کی بیوی سے ملنے گئی اُس نے میری بہت خاطر مدارت کی، پھر پوچھنے لگی کہ کیا تمہارے پاس باہر کے ملک کی شہریت ہے میں اِس سوال سے چونک اُٹھی میں نے کہا کہ جی ہے تو وہ خوشی سے بولی میرا بیٹا ماشاءاللّٰہ بہت دیندار ہے وہ اور تم اکھٹے دین کے کام کرنا۔ میں اُس کا اور اُسکے شوہر کا گھٹیا مقصد سمجھ چکی تھی، خیر میں اُٹھ کر واپس آگئی اور ابو کو تمام حالات سے آگاہ کیا، ابو نے کہا کہ مجھے بھی عالم صاحب نے کہا ہے کہ بیٹی سے کہو کہ کوئی ایسی حرکت نہ کرے جس سے غیر ملکی شہریت خطرے میں پڑ جائے۔ اِس کے بعد پھر میرے ابو نے کبھی مجھے کسی عالم دین کے پاس لے جانے کی کوشش نہیں کی، وہ بَہت افسردہ تھے وہ بولے ،''بیٹا! ہم کس پر اعتبار کریں اگر یہ دین کے عالم ہی ایسے ہیں تو ہماری رہنمائی کون کرے گا''۔

ابھی عشق کے امتحان اور بھی تھے، میرے گھر میں میرے ابو کے دوستوں کا آنا جانا رہتا اُن میں سے کبھی کوئی وزیرستان آپریشن میں شامل ہوتا تو کوئی خفیہ ایجنسی میں۔ میرےلیے یہ بہت تکلیف دہ تھا میں نے اُن سب سے ملنے سے انکار کر دیا اور اپنے آپ کو ایک کمرے میں بند کر لیا، میرے والدین کا خیال تھا کہ میں نے اپنے اوپر بے جاسختی کی ہے اور دنیا میں رہتے ہوئے ہر قسم کے لوگوں سے میل جول رکھنا چاہیے۔ میں نے جواب دیا کہ "پھر مجھے آپ کی دنیا میں رہنا ہی نہیں ہے"۔ ایک افسر کی بیوی مجھ سے ملنے آئیں، باتوں باتوں میں جامعہ حفصہ کا ذکر چھڑ گیا وہ بولیں ، ''فوج نے لال مسجد اپریشن کر کے دہشت گردوں کا اڈہ ختم کر دیا، وہاں پر بڑی تعداد میں غیر ملکی دہشت گرد اور اسلحہ موجود تھا''۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے خود غیر ملکی دہشت گردوں کی لاشیں دیکھی ہیں اور اگر اتنی تعداد میں اسلحہ موجود ہوتا تو وہاں سے سخت مزاہمت ہوتی، مزید یہ کہ غیر ملکی و آزاد میڈیا یہ واضح کر چکا ہے کہ وہاں پر معصوم بچیاں اور نہتی خواتین موجود تھیں اور مدرسے کی انتظامیہ بار بار حکومت سے اصرار کر رہی تھی کہ علماءِ کرام کی غیر جانبدار کمیٹی بنائی جائے جو مدرسے کا خود معائنہ کرے۔ وہ بولی ہماری خفیہ ایجنسی کی رپورٹ غلط نہیں ہو سکتی اور مدرسے کی عورتیں بھی دہشت

گردوں کی معاون ہیں اور وہا ں پر موجود بچے بھی مستقبل میں دہشت گردوں کے معاون ہوتے اُنکے ساتھ اچھا ہوا۔ اِس بے حسی پر میرا خون کھول اُٹھا "اچھا تو پھر ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو بھی بچوں سمیت اِس خفیہ ایجنسی نے صرف شک کی بناء پر نجی جیل میں رکھا اور پھر بغیر کسی ثبوت کے امریکہ کے ہاتھوں بیچ دیا اگر آپکی بیٹی کو یہ ایجنسی صرف شک کی بناء پر گرفتار کر لے اور امریکہ کے حوالے کر دے تو کیا آپ پھر بھی اِنکے حق میں بولیں گیں ؟
میں نے ایک اور بات محسوس کی کہ فوج کا جذبہ پہلے کی نسبت اب بہت کم ہو گیا ہے وہ جنگ صرف نوکری بچانے کے لیے لڑ رہے ہیں، طالبان کا خوف اُن کو اور اُن کی بیویوں کو راتوں کو چین نہیں لینے دیتا، جو وردی ماضی میں اُنکی عزت و تکریم کا باعث تھی اب وہی ذلت کاسبب ہے یہاں تک کہ فوجی افسر اب عام لباس میں پبلک میں جاتے ہیں اور اپنی گاڑی سے فوجی جھنڈے اور نمبر پلیٹ اُتار چکے ہیں۔ کھلم کھلا کفر کی امداد کی وجہ سے عوام میں وہ اپنا رعب و دبدبہ کھو چکے ہیں غیر ملکیوں اور ڈالروں کی آمد ورفت سے انتہائی اخلاقی پستی کا شکار ہیں۔ یقینا اللّٰہ کے دشمن دنیا اور آخرت میں رُسوا ہوں گے۔
میں ایک عجیب سے خوف کا شکار تھی کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ رب العزت نے میری توبہ قبول نہیں کی اور میں اپنے گناہوں کی وجہ سے اِس قابل نہیں کہ سرزمینِ جہاد کی طرف ہجرت کر سکوں۔ اللّٰہ ہمارے دلوںَ کا حال جانتا ہے وہ ہمیں بار بار امتحانات میں ڈال کر اذیت نہیں دینا چاہتا بلکہ ہمارے دلوں کو تمام برائیوں سے پاک کرنا چاہتا ہے ہماری توحید کو شرک کے تمام شائبات سے پاک کرنا چاہتا ہے ہمیں اخلاق و کردار کی اُن بلندیوں پر لے جانا چاہتا ہے کہ کل کو جب زمین کی خلافت ہمیں سونپی جائےتو ہم نہ صرف اِس قیمتی "امانت" کو اُٹھانے کے قابل ہوں بلکہ تمام انسانیت کی امامت کا بوجھ بھی اُٹھا سکیں پھر ہم صحیح معنوں میں "اُمتِ وسطه" قرار دینے کے قابل ہوں۔ میں نے اللّٰہ کے حضور ہدایت واستقامت کی دعائیں جاری رکھیں۔
الحمد للّٰہ میری ملاقات ایک متقی مولانا صاحب سے ہوئی جو سالوں سے نفاذِ شریعت کے لیے کوشاں تھے۔اُنہوں نے میری بہت سی غلط فہمیوں کو دور کیا۔ اُن سے بات کرنے کے بعد مجھ پر یہ واضح ہو گیا کہ پاکستان کا آئین غیر اسلامی ہے جس میں قرار دادِ مقاصد کا پیوند لگایا گیا ہے تاکہ اسلامی رنگ دیا جا سکے۔ درحقیقت حکومت اور فوج کسی طرح شریعت کا نفاذ نہیں ہونے دِے گی کیونکہ یہ انکے مفادات کے خلاف ہے۔ میں نے اُنہیں خراسان ہجرت کے فیصلے سے آگاہ کر دیا، وہ فکرمندی سے بولے، "پیاری بیٹی یہ راستہ بہت کھٹن ہے وہاں کچا مکان یاکبھی غار تمہارا گھر ہونگے، بجلی گیس تو ناممکن ہیں لکڑیاں جلا کر گزارا کرنا ہو گا، اللّٰہ تمہیں خوراک کی قلت، جان و مال کے نقصان، بیماری و خوف سے آزمائے گا۔ مزید یہ کہ ابھی تم ابتدائی دور میں ہو تمہیں تعلیم و تربیت کی بہت ضرورت ہے۔ یہ ایسا راستہ ہے کہ اگر تم اس پر ایک دفعہ نکل گئی تو اُس وقت تک نہیں رکنا جب تک شریعت کا نفاذ نہ ہو جائےیا پھر شہادت کی منزل تک پہنچ جاؤ، اپنے پرائے سب تمہارے دشمن ہو جائیں گے"۔ اُس رات میں کافی دیر تک رو رو کر دعائیں مانگتی رہی۔ یامقلب القلوب ثبت قلوبنا علی دینک ۔
ایک دن میرا سکائپ پر باہر کے ملک میں موجود میری عالمہ سے رابطہ ہوا، وہ فورا میری پریشانی بھانپ گئی۔ اُنہوں نے مجھے قرآن و حدیث سے مختلف حوالاجات دیئے اور میرا جذبہ اور حوصلہ بڑھایا پھر آپ نے مجھے اپنا خواب سنایا، "آپ نے دیکھا کہ میں ایک جھاڑی سے افغانی برقعے میں نمودار ہوتی ہوں اور بلند آواز میں نعرہ تکبیر اللّٰہ اکبر کے نعرے لگا رہی ہوتی ہوں" مجھے یقین ہو گیا کہ ان شاءاللّٰہ جلد میں ہجرت کرکےخراسان چلی جاؤں گی۔
پاکستان جو میرا گھر میرا سب کچھ تھا اب اللّٰہ کے دشمنوں کی آماجگاہ بن چکا تھا، میں اکیلی کوئی تبدیلی نہیں لا سکتی تھی بلکہ میں اپنے آپ کو تنہا خطرے میں محسوس کر رہی تھی۔ میں جان چکی تھی کہ اِس دجالی سسٹم کو بدلنے کی ضرورت ہے اور میٹھی تبلیغ سے یہ بدل نہیں سکتا، اگر اب بھی قتال فی سبیل اللّٰہ کا وقت نہیں آیا تو کب آئے گا۔ میں نے سوچا آخر میرے مقاصد کیا ہیں، یہ صاف ظاہر ہے کہ کبھی بھی جابر حکمران اسلام کو غالب نہیں آنے دیں گے اور نتیجتا عوام الناس مجبورا باطل سسٹم کے آلاکار بنے اِسی چکی میں پستے رہیں گے۔ ہمارا ہدف جابر حکمرانوں اور جرنیلوں کو ختم کرنا ہے تاکہ عوام آزاد فضا میں اسلامی نظام حیات کے مطابق زندگی گزار سکیں اور فضائل و برکات سے بہرہ ور ہو سکیں یہاں تک کہ پوری دنیا میں صرف اسلام ہی غالب آجائے کیونکہ یہ اللّٰہ رب العزت کا پسند کردہ دین ہے اور انسانیت کی فلاح اِسی میں ہے۔ پھر میرے مجاہدین بہن بھائی سب کچھ لٹا کر اللّٰہ کے دین کی نصرت کےلیےنکلے ہیں میں نے بےشک غلط نیت سے طب کی تعلیم حاصل کی لیکن اب اپنی توبہ کے بعد میں نئی شروعات کرنا چاہتی ہوں اور مجاہدین کی بحیثیتِ ڈاکٹر خدمت کر کے اپنی توبہ کا عملی ثبوت دینا چاہتی ہوں مزید یہ کہ قلم کے ذریعے کلمہ حق بلند کرنا میرا مشن ہے اور کچھ نہیں تو میں طالبان کے ساتھ شامل ہو کر اُنکی تعداد میں اضافے کا باعث بنوں گی۔
میں نےہجرت سے پہلے آخری بار والدین سے ملنے کا فیصلہ کیا۔ ابو جی تو مجھ سے مکمل بات چیت بند کر چکے تھے ماں کا دل اولاد کی محبت سے جوش مارتا ہے میں نے امی کو مختلف ویڈیوز دکھائیں اور دلائل سے سمجھایا کہ میں نے فوج کے مقابلے میں طالبان کو کیوں پسند کیا ہے یہ اللّٰہ کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ امی بار بار پوچھتیں کیاتم واقعی ہمیں چھوڑ کر چلی جاؤ گی بیٹا خراسان میں حالات بہت خراب ہیں۔ میرے بہن بھائی بھی میرے فیصلے سے ناراض تھے لیکن سبحان اللّٰہ حق کا راستہ اور دجالی فوج کی اسلام دشمنی اتنی واضح ہوچکی ہے کہ کسی کو کچھ کہنے کی ہمت نہ ہوئی۔ سب اسی کوشش وپنج کا شکار تھے کہ کیا واقعی میں اپنے فیصلے پر عمل کروں گی۔ گھر سے نکلتے ہوئے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے آخری بار میں نے ابو کو سلام کیا اُنکی آنکھیں سرخ تھیں امی دروازے تک چھوڑنے آئیں بولیں، "تمہارے ابو رات کو رورہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ تم اُنکا دل ہو اگر تم چلی گئی تو وہ زندہ نہیں رہیں گے۔نقاب میرے آنسوؤں سے بھیگ رہا تھا میں نے کہا کہ "امی جان! تو پھر ابو اور تمام بہن بھائیوں سے کہیں کہ میرے ساتھ ہجرت کریں، ابو کے دل میں میری محبت ہے اور میرے دل میں اللّٰہ ذوالجلال کی محبت گھر کر چکی ہے قیامت کے دن ابو کو یقینا اولاد کی محبت نہ بچا سکے گی لیکن مجھے یقین ہے کہ اللّٰہ کی محبت اور اِس محبت پر جو میں سب کچھ قربان کر رہی ہوں وہ ضرور مجھے اللّٰہ کے دربار میں سرخرو کردے گا"۔
مجھے اب بھی یاد ہے کہ ابو گاڑی میں کافی دیر تک ہمارے پیچھے آتے رہے ایک موقع پر اُنہوں نے ہمیں(میں اور میرےبھائی کو) گاڑی روکنے کا اشارہ کیا قریب آکر بولے بیٹا آہستہ ڈرائیو کرنا جی۔ٹی روڈ پر رش ہے، شاید وہ کچھ اور کہنا چاہتے تھے لیکن کہہ نہ پائے۔ پھر بھی اُنہیں مجھے روکنے کی ہمت نہ ہوئی میں نے سوچا کہ جب میں کافروں کی سرزمین کی طرف دنیا کمانے کے لیےجا رہی تھی تو مجھے نہیں روکا اب میں مجاہدین کی سرزمین کی طرف آخرت کمانے اور اللّٰہ کو راضی کرنے جا رہی ہوں تو آخر وہ کیسے روک سکتے ہیں، لیکن میں بھی مصمم ارادہ کر بیٹھی تھی کہ چاہے کوئی کچھ بھی کر لے میں کسی صورت صراطِ مستقیم سے پیچھے نہیں ہٹوں گی۔
پھر ایک رات بارہ بجے میں اپنی ایک ہم خیال سہیلی کے ساتھ بس میں بیٹھ کر ہجرت کے سفر پر روانہ ہو گئی، بالکل جس طرح بہت پہلے صحابیات سب کچھ چھوڑ کر پیدل یا اونٹوں پر مکہ سے مدینہ ہجرت کر گئی تھیں کیونکہ وہ اللّٰہ اور اس کے رسول ﷺ سے اپنی جان سے بڑھ کرمحبت کرتی تھیں، کیونکہ وہ اپنے ایمان کو مکہ میں خطرے میں پاتی تھیں، کیونکہ اُنکی غیرتِ دین اُنکو کفار کے سائے تلے زندہ رہنے کی اجازت نہیں دیتی تھی، کیونکہ وہ کسی طور پر بھی کفار کے خلاف مسلمانوں کی معاون ومددگار بننا چاہتی تھیں اور ایک ایسے پاکیزہ معاشرے میں زندگی گزارنا چاہتی تھیں جس میں وہ اور اُنکی آئندہ آنے والی نسلیں شریعت کی برکتوں سے بہرہ مند ہو سکیں۔ اللّٰہ رب العزت فرماتے ہیں کہ:"اور جو لوگ ہماری راہ میں جہاد (کوشش، جستجو) کریں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھاتے ہیں اور یقینا اللّٰہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے" (سورۃ العنکبوت،آیۃ 69)۔



عقیدہ اور نظریہ

شیخ گل محمد حفظہ اللہ امیر تحریک طالبان پاکستان باجوڑ

الحمدللّٰہ الذی شَرَّفَنَا بعقیدة التوحید والایمان وعلّمناسبیل النجاة بالسنة والقرآن۔ وصلاة اللّٰہ وسلامه علی من ینادی للایمان حامل عبء النبوة والاحزان وعلی اصحابه واتباعه الراسخین بالایمان الذین حطُّوا رحالهم فِي الجنان۔ اما بعد: فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم قال اللّٰہ تبارک وتعالی: [آمِنُواْ كَمَا آمَنَ النَّاسُ] وقال تعالی: [فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا]۔ دنیا اور آخرت کی کامیابی کے حصول کاذریعہ صحیح اور مضبوط ایمان ہے، یہی وجہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ ہم سے ایمان کامطالبہ کرتاہے، اور ایمان کی دعوت دیتاہے اور قرآن ورسول دونوں اعلان کرتے ہیں: [إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ] (سورة ال عمران : ۱۹۳)"بیشک ہن نے سنا ایک اعلان کرنے والے اور بلانے والے سے جوایمان کی طرف بلاتاہے"۔

اللّٰہ ہم سے صحیح ایمان اور صحیح عقیدہ کا مطالبہ کرتاہے: اللّٰہ تعالی ہم سے مطلق ایمان کا مطالبہ نہیں کرتا اس لئے کہ مطلق، ظاہری اور دخولی ایمان تو منافقین کا بھی تھا، بلکہ اللّٰہ تعالی ہم سے اس ایمان کامطالبہ کرتاہے جو صحابہ کے ایمان کی طرح ہو، جیسا کہ اللّٰہ تعالی فرماتاہے: [آمِنُواْ كَمَا آمَنَ النَّاسُ](سورة البقرہ :۱۳)"ایسا ایمان لے آؤ جیسا کہ صحابہ کرام لے آئےہیں"۔ یعنی جیسا کہ ان کے ایمان میں اخلاص، ایثار، جذبہ اور قربانی تھی اور اللّٰہ کے احکامات پرفوراً عمل کرنا تھا، وہی مطالبہ اللّٰہ تعالی ہم سے بھی کرتاہے، اور جس طرح انہوں نے ہجرتیں کی تھیں اور جہاد کیاتھا اور انہیں زخم اور شہادتیں پہنچی تھیں اور اللّٰہ تعالی کے دین کے جرم میں ستائے گئے تھے اور اپنے موقف پر تادم مرگ ثابت قدم رہے تھے، یہی مطالبہ اللّٰہ تعالی ہم سے بھی کرتا ہے۔

دوسری جگہ فرماتا ہے: [فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا](سورة البقرة:137) "اگر وہ ایسا ایمان لے آئے جیسا کہ تم لےآئے ہوتوبیشک وہ ہدایت یافتہ ہو گئے" اس آیت میں بھی اللّٰہ تعالیٰ نے ہمارے ایمان کے لئے صحابہ کے ایمان کو معیار بنایاہے کبھی اللّٰہ تعالی فرماتاہے: [أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم](سورة البقرہ:214)"آیا تم یہ آس لگائے بیٹھے ہو کہ تم جنت میں داخل ہوجاؤگے حالانکہ ابھی تک تمہیں ان لوگوں کی مثال (حالت) نہیں آئی جو تم سے پہلے گذرے ہیں"۔اس آیت میں اللّٰہ تعالی فرماتا ہے کہ پچھلے مؤمنوں کی طرح قربانی اور حالات کے لئے تمہیں تیار ہونا ہو گا تب جاکر جنت میں داخل ہوسکتے ہو۔

بہر حال اللّٰہ تعالی ہم سے صحیح ایمان، اور صحیح نظریے کا مطالبہ کرتاہے، عقیدہ اتنی اہم چیز ہے کہ رسول اللّٰہ ﷺ فرماتےہیں اس امّت میں تہتر گروہ ہوں گے ان میں سے بہتر جہنم جائیں گے وجہ یہ ہے ان کے عقائد میں خرابی ہے اگرچہ ان میں بڑے بڑے علماء بھی گذرے ہیں، خوارج میں تین بری صفات تھیں لیکن ان میں تین اچھی صفات بھی تھیں: زہد، عبادت اور شجاعت لیکن پھر بھی وہ جہنم جائیں گے اس لئے کہ ان کے عقدے میں خرابی تھی۔

صحیح ایمان، صحیح عقیدے اور صحیح نظریے کے آثار :جب ایمان، عقیدہ اور نظریہ ٹھیک ہوجائیں تو اس کے بڑے اثرات ہوتے ہیں۔

1۔ اس کاسب کچھ اللّٰہ کے لئے ہو گا، اس کا ہر قدم اور تمام حرکات اللّٰہ کے لئے ہو ں گی جیسا کہ اللّٰہ تعالی فرماتاہے: [إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ](سورة الا نعام:۱٦۲) "بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میراجینا اور مرنا صرف اللّٰہ رب العالمین کے لئے ہے"۔ یعنی میری عبادت جسمانی اور عبادت مالی اور میرا نفع اور نقصان سب کچھ اللّٰہ کے لئے ہے۔

2۔ دوسرے یہ کہ اس کے لئے ہرقسم کی گربانی آسان ہوتی ہے اور اللّٰہ کے لئے سب کچھ برداشت کرتاہے۔ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: {ماذا يفعل بي أعدائي؟ أنا جنتي في قلبي نفيي سياحة وسجني خلوة وقتلي شهادة}"یعنی میرے دشمن مجھ سے کیاچاہتے ہیں؟ یاتو مجھے قتل کریں گے تویہ شہادت ہے یامجھے ملک بدر کریں گے تو یہ سیر وسیاحت ہے اور یا مجھے جیل بھیج دیں گے تو یہ (عبادت کے لئے)خلوت ہے"(المفصل فی الرد علی شبهات اعداء الاسلام:ص ۱۹۴، وباقة زهور لكل غيور ص۲۹، بعض کتابوں میں و اخراجی من بلدی سیاحة آتا ہے جیسے دائرة معارف الاسرة المسلمه ص۱۰۹ جلد ۷۹ دروس للشیخ سعید بن مسفر ص ۲ جلد ۵۰، ص ۱۱ جلد ۱۰،ص٦ جلد۸۰)

سومؤمن کا یہ عقیدہ ہو گا کہ میرا سب کچھ میرے فائدے کے لئے ہے، کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک کوّا ہوا لے اڑی تو اس نے کہا میرا ادھر بھی کام ہے، امام ابوحنیفہؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور ان کے ساتھیوں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور شمس الائمہ السرخسیؒ نے جیل میں وقت گذاراتھا۔

سلف صالحینؒ کے واقعات:

1۔سعید بن مسیبؒ فرمایا کرتےتھے: کہ مجھے اپنی روح اللّٰہ کے لئے قربان کرنا مکھی کی روح سے بھی آسان ہے۔

2۔ابو یعقوب البویطیؒ امام شافعیؒ کے شاگرد مسئلہ خلق قرآن کے جرم میں ہتھ کڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور فرماتے تھے: (واللّٰہ لاموتن فی حدیدی هٰذا حتی یأتی من بعدی قوم یعلمون انه قد مات فی هٰذا الشان قوم فی حدیدهم) "اللّٰہ کی قسم میں ان ہتھ کڑیوں میں مروں گا تاکہ میرے بعد ایسے لوگ آئیں کہ انہیں معلوم ہو کہ اس دین کی وجہ سے لوگ ہتھ کڑیوں میں مرے ہیں"۔ اور اگر میں واثق بادشاہ کے سامنے گیا تو اس کو حق بات کہوں گا، پھرجیل میں ہی وفات پا گئے۔

3۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے: کہ میرے لئے گھر اور جیل برابر ہیں، میں جیل کی کوئی پروا نہیں کرتا اور نہ ہی موت سے ڈرتاہوں، البتہ کوڑوں سے ڈرتاہوں کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ میں برداشت نہ کروں۔

4۔ امام احمد بن حنبلؒ کے ساتھی شیخ احمد بن نصر الخزاعیؒ کو واثق بادشاہ نے ہتھ کڑیوں میں باندھ لیا اور سر رسی سے باندھ کراس کی گردن تلوار سے اڑادی اور جسم سامراء شہر میں کھڑا کیا اور سر بغداد میں لٹکایا،چھ سال تک اسی حالت میں رہے پھر ان کے سر اور جسم کو اکٹھا کرکے دفن کردیا (صلاح الامة فی علوالهمة مضمون الصبر ص ۴۱۵ جلد ۴)۔

5۔ امام احمد بن حنبلؒ کے استاد شیخ ابو نعیمؒ نے مسئلہ خلق قرآن میں گورنر کو کہا: (القرآن کلام اللّٰہ وعنقی اهون من زِرّی هٰذا) "قرآن اللّٰہ کا کلام ہے اور مجھے اپنی گردن قربان کرنا اس بٹن سے بھی زیادہ آسان ہے"۔

6۔ نعیم بن حمادؒ سامراء شہر میں تقریباً چار سال جیل میں تھے، انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھے بتھ کڑیوں کے ساتھ دفن کیاجائے، اور کہتے (انی مخاصم) "میں ان کے خلاف قیامت والے دن کیس لڑوں گا" جب وفات پائی تو کھڈا کھو د کر بتھ کڑیوں سمیت ان کو اس میں پھنک دیا اور کفن اور نماز جنازہ بھی نہیں ہوئی(صلاح الامۃ فی علو الھمۃ مضمون تحری الحق والثبات علیہ ۲۱۷م /4) ۔ بہرحال جس شخص کا مقصود اللہ کی رضا ہو اس کا ہرکام اللہ کے لئے ہوتا ہے اور اس کے لئے ہرقسم کی قربانی آسان ہوتی ہے ۔

صحیح عقیدہ کا تیسرا اثر:

ایک اور اثر یہ ہوتاہے کہ ایسا آدمی بات اور عقیدے کا پکا ہوتاہے اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹتا ، جیسے بھی حالات اس پر آتے ہیں وہ ان کے مقابلے میں مضبوط ہوتاہے، عقیدوی ساتھی ہر جگہ اور ہر حالت مین اپنا کام جاری رکھتے ہیں، گھرہو یابیابان جیل ہو یاجیل سے باہر، امریکا اور برطانیہ میں ہو یاچین اور جاپان وغیرہ میں ۔ یوسف علیہ السلام جیل میں دعوت چلاتے تھے اور کنویں میں بھی اللہ کو یاد کرتے تھے۔ یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں، ایوب علیہ السلام بیماری میں اور بلال رضی اللہ عنہ سخت سزا کی حالت میں احد احد کی صدا لگاتے تھے ۔

اللہ تعالی مسلمان کے عقیدہ کی تشبیہ کھجور کی درخت سے دیتاہے، اللہ تعالی فرماتاہے: [كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ](سورۃ ابراھیم :ایت ۲۴) "پاک درخت کی طرح جس کی جڑیں مضبوط ہوں اوراسکی شاخیں آسمان میں ہوں، اپنےؑ آمدنی بروقت دیتاہو" ۔ مثال کاحاصل یہ ہے کہ کھجور کے درخت میں تین صفات ہوتی ہیں: 1۔ اس کی جڑیں زمین میں مضبوط ہوتی ہیں اپنی جگہ سے نہیں اکھڑتیں۔ 2۔اس کی شاخیں آسمان کی طرف بلند ہوتی ہیں ۔3۔ اس کاپھل بروقت موجود رہتاہے ۔اسی طرح مسلمان کے عقیدے میں بھی تین باتیں ہوتی ہیں:1۔ ایک یہ کہ مسلمان کاعقیدہ اس کے دل میں مضبوط ہوتا ہے شکوک وشبہات اور حالات کی تبدیلی سے نہیں بدلتا۔ 2۔ دوسرے یہ کہ جو اعمال اس عقیدے سے پیدا ہوتے ہیں وہ قبولیت کے لئے آسمان کی طرف جاتے ہیں۔ 3۔ تیسرے یہ کہ اس کو اپنے عقیدے کے فوائد اور برکات بروقت ملتے رہتے ہیں، دنیا میں بھی قبر میں بھی اور آخرت میں بھی (حاصل احسن الکلام للشیخ عبد السلام)۔ حاصل وخلاصہ یہ ہوا کہ کہ جس طرح کھجور کادرخت مضبوط ہوتا ہے اسی طرح مسلمان کا عقیدہ بھی مضبوط ہوتا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: [يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ](سورۃ ابراھیم :۲۷) "ثابت رکھتا ہے اللہ تعالی مؤمنوں کو مضبوط قول کی برکت سے (جو کہ کلمہ طیبہ ہے)دنیاوی زندگی اور آخرت میں"۔

یعنی کلمہ توحید کی برکت سے اللہ تعالی مؤمن کوثابت قدم رکھتا ہے۔ مدارک میں نسفیؒ فرماتے ہیں: یہاں تک کہ گر ان پرامتحانات آتے ہیں تو بھی ثابت قدم رہتے ہیں جیساکہ وہ مؤمن ثابت قدم تھے جن کو اصحاب الاخدود نے سزائیں دی تھیں، یادوسرے واقعات (تفسیر مدارک : ج2ص122) ۔ سوعقیدوی ساتھی جسمانی ریمانڈکے وقت بھی اپنی بات پرڈٹے ہوتے ہیں، [وَفِي الْآخِرَةِ] اکثر علماء فرماتےہیں کہ آخرت سے مراد قبر ہے یعنی قبر میں سوالات کے وقت بھی یہ ثابت قدم رہے گا اور صحیح جوابات دے گا۔حاصل یہ ہوا کہ صحیح عقیدے والا جس طرح دنیا میں بات کا پکا ہوتا ہے ایسا ہی قبر وآخرت میں بھی ثابت قدم رہے گا۔

حدیث ہرقل:

حدیث ہرقل میں آتا ہے کہ ہرقل نے ابو سفیان سے نبی ﷺ اور صحابہ کرام کے بارے میں کچھ سوالات کئے تھے، ایک سوال یہ تھا: (فھل یرتد احد منھم سخطۃ لدینہ بعد ان یدخل فیہ) "آیا ان میں سے کوئی اس نبی کے دین کو برا سمجھ کر مرتد ہوجاتا ہے اس دین میں داخل ہونے کے بعد"۔ یعنی آیا اس پیغمبر ﷺ کے ساتھیوں میں (العیاذ باللہ) کوئی مرتد ہوجاتا ہے؟ اور اپنی بات سے مکر جاتا ہے؟ ابو سفیان نے کہا: (لا) یعنی اس کے ساتھی اپنے دین پر ثابت قدم اور مضبوط ہوتے ہیں اور اپنےدین سے نہیں پھرتے، ہرقل نے کہا: (وکذلک الایمان حین تخالط بشاشتہ القلوب) (بخاری باب بدأ الوحی،سنن کبرٰی للبیھقی باب اظھار دین النبی ﷺ ۱۷۷جلد ۹) "اسی طرح ایمان ہے جب اس کی تازگی دلو ں کے ساتھ خلط ہوجاتی ہے" یعنی صحیح ایمان کا مالک اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹتا۔

حدیث خباب بن الارت :

خباب بن ارت کی حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قد کان من قبلکم یؤخذُ الرَّجل فیحفرُ له فی الارض ثم یؤتیٰ بالمنشار فیجعل علی رأسہ فیجعل فرقتین مایصرفہ ذلک عن دینہ ویمشط بامشاطِ الحدید مادون عظمہٖ من لحم وعصبٍ مایصرفہٗ ذلک عن دینہ)۲ (۲ ابوداؤد باب فی الاسیر ص ۵۳ جلد ۲ بخاری باب علامات النبوۃ فی الاسلام باب مَن اختار الضرب والقتل والھوان علی کفر، مسند احمد بن حنبل حدیث خباب الارتؓ مسند ابی یعلی ص ۱۴۰ جل ۱۳ عون المعبود ص ۳۰۹ جلد ۷میں ہے کہ مادون بمعنی عند ہے اور من بیانیہ ہے) "تم سے

پہلے مؤمنوں میں سے ایک شخص کولایاجاتا پھر اس کے لئے زمین میں گھڈا کھودا جاتاپھر آرا لایاجاتا اور اس کے سر پر رکھ کر اس کے دوٹکڑے کردئے جاتے، لیکن یہ کام اس کو اس کے دین سے نہیں پھیر سکتا تھا۔ اور اسے لوہے کی کنگھی سے کنگھی کیاجاتا اس کا گوشت اور پٹھے سوائے اس کی ہڈیوں کے، لیکن یہ کام بھی اس کو اس کے دین سے نہیں پھیر سکتا تھا" ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب ساتھی عقیدوی اور ہم عقیدہ ہوں اور صحیح ایمان کے مالک ہوں تو وہ اپنے دین اور موقف سے نہیں پھر جاتے اگرچہ ان کے جسم کے دوٹکڑے کردئے جائیں اور ان کاگوشت اور پٹھے کاٹ دئے جائیں ۔ لہذا کوشش یہ کرنی چاہیے کہ عقیدوی ساتھی پیدا کیے جائیں، اور اس کے کام کے لئے وقت اور قرآن وسنت کے ذریعے ذہن سازی کرنی چاہیے ۔

عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں قیساریہ کی جنگ میں رومیوں نے حضرت حذافہ رضی اللہ عنہ کو گرفتارکیا اور رومیوں کے بادشاہ نے اس کو کہاکہ عیسائی ہوجاؤ ورنہ تجھے اس کڑاہی میں ڈالتا ہوں، عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نصرانیت قبول نہیں کرسکتا، بادشاہ نے تانبے کی کڑاہی تیل سے بھر کرآگ پر رکھ کرگرم کردی اور پھر ایک مسلمان قیدی کو بلواکراس سے عیسائی ہو نے کا مطالبہ کیا، بادشاہ نے انکار کرنے پر اس قیدی کو اس کڑاہی میں ڈال دیا (فاذاعظامہ تلوح) "اچانک اس کی ہڈیاں چمک (نظرآرہی تھیں)رہی تھیں، پھرعبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے کہا عیسائی ہوجاؤ ورنہ تجھے اس کڑاہی میں ڈالتاہوں انہوں نے کہا عیسائیت قبول نہیں کرسکتا، بادشاہ نے کہا اس کو اس کڑاہی میں ڈالو، عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ روئے، بادشاہ نے کہا اسے واپس کرو، جب انہوں نے واپس کیا تو عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ نہ سمجھو کہ میں اس سزا سے ڈرکر رویا بلکہ میں نے یہ افسوس کیا کہ کاش! میرے جسم پر جتنے بال ہیں اتنی میری روحیں ہوتیں اور میری ہر روح کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے ایسا کام کیاجاتا، بادشاہ بہت حیران ہوا (جیساکہ آج کل لوگ مجاہدین کی قربانیاں دیکھ کر حیران ہوجاتے ہیں)اور اس کے دل میں آیا کہ اس کو رہاکرتا ہوں، بادشاہ نے اس کو کہا تجھے رہاکرتاہوں بشرطیکہ تم میرا سر چومو، اس نے کہا یہ کام نہیں کرسکتا (یعنی انگریز کاسر نہیں چوم سکتا)، بادشاہ نے کہا تجھے آدھی بادشاہی دوں گا اور اپنی بیٹی کا نکاح بھی تجھ سے کراؤں گا لیکن تم عیسائی ہوجاؤ اس نے کہا یہ بھی نہیں کرسکتا، بادشاہ نے کہا تجھے اور تیرے ساتھ اسّی مسلمان قیدی رہاکروں گا لیکن تم میرا سر چومو، صحابی نے کہا: (اماھذہ فنعم)کہا یہ کروں گا، بادشاہ کاسر چوما اور اپنے ساتھ اسّی قیدی چھڑالیے، جب عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے کھڑے ہوکر ان کاسرچوما، ان کے ساتھ کبھی کبھار صحابہ کرام مذاق کرتے اور کہتے: (قبلت راس علج) "تونے انگریز کاسر چوماہے" تویہ فرماتے کہ اس چومنے کی وجہ سے اللہ تعالی نے اسّی مسلمان قیدیوں کو آزادی دی ۔(اسد الغابۃ ج 3 ص107)

مضبوط اور صحیح ایمان کے ایسے عجیب اثرات ہوتے ہیں کہ بادشاہ نے پہلے دھمکی دی پھر بادشاہی اور آزادی کا لالچ دیا لیکن انہوں ن نے اس دھمکی اور لالچ کی کوئی پروا نہیں کی اور اپنے دین وایمان پر ثابت قدم رہے، پھر دوسرے قیدیوں کی آزادی کی خاطر بادشاہ کاسر چوما جس پر عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا شکریہ ادا کیا ۔

ساحروں کا واقعہ:

فرعون نے جب ساحروں کو دھمکی دی کہ میں تمہارے ایک طرف کے پاؤں اور دوسری طرف کے ہاتھ کاٹوں گا توانہوں نے اس دھمکی کی کوئی پروا نہیں کی اور کہا: [لَا ضَيْرَ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ] "کوئی پروا نہیں ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں"جس شخص کا مقصود اللہ کی رضا ہو وہ ہاتھوں اور پاؤں کے کاٹے جانے کی کوئی پرواہ نہیں کرتا ۔

واقعۂ خبیب رضی اللہ عنہ:

خبیب فرماتےہیں: فلست ابالی حین اقتل مسلماً ــــــــــــــــــعلی ای شق کان للہ مصرعی
وذلک فی ذات الالہ وان یشاءــــــــــــــ یبارک علی اوصال شلوممزع "مجھے کوئی پروانہیں جب میں اسلام کی حالت میں قتل کیاجاتاہوں۔ جس پہلو پر بھی اللہ کی رضا کے لئے میراگرایا جانا ہو۔ اور اگر اللہ چاہے گا تو برکت ڈالے گا۔ ان اعضا کے جوڑوں میں جو ٹکڑے ٹکڑے ہیں"۔ جس شخص کا مقصود اللہ کی رضا ہو اور صحیح ایمان، صحیح عقیدے اور صحیح نظریے کا مالک ہو وہ موت کی کوئی پرواہ نہیں کرتا ۔

یہ چند آیات، احادیث اور واقعات تھے صحیح ایمان عقیدے اورنظریے کے بارے میں ۔

محترم قارئین! ہمیں چاہئے کہ اپنا ایمان درست کرلیں اور صحیح عقیدہ اور نظریہ اپنائیں اور صحیح عقیدے اور نظریے کے ساتھی پیداکرلیں اور لوگوں کو صحیح سوچ، فکراور نظریہ دیں ۔

باجوڑ کی تورغونڈی جیل سے فرار ہونے والے مجاہدین سے ادارے کی گفتگو:



رضوان



سعید خان عرف مصطفی



عبداللہ عرف سجاد

محترم قارئین! یہ ہمارے وہ تین ساتھی ہیں جو باجوڑ ایجنسی تورغونڈی کی جیل سے رہا ہوئے ہیں۔

سب سے پہلے میں اُن کا تعارف آپ سے کراتا ہوں۔ درمیان میں جو ساتھی بیٹھے ہیں اُن کا نام ہے سعید خان جو اپر دیر کا رہنے والا ہے۔ یہ دوسرا ساتھی رضوان جندول لوئر دیر کا رہائشی ہے۔ یہ تیسرا ساتھی عبد اللہ عرف سجاد یہ بھی جندول لوئر دیر کا رہنے والا ہے۔ آتے ہیں پہلے ساتھی کے پاس اُن سے کچھ سوالات کرتے ہیں۔

ہمارا پہلا سوال سعید خان سے یہ ہے کہ آپ کیسے گرفتار ہوئے اور آپ کا جُرم کیا تھا؟

سعید خان:جی میری گاؤں میں بڑھئی کی دکان تھی اور ساتھ ساتھ میں مستری کا کام بھی کرتا تھا۔ چھت وغیرہ کا کام کرتا تھا اور طالبان کے ساتھ بذات خود کوئی تعلق نہیں تھا۔ پھر بچوں کی تعلیم کی فکر دامن گیر ہوئی تو ویزا لے کر دوبئی چلا گیا اور وہاں اپنے آپ کو سیٹ کیا۔ تقریباً نو مہینے وہاں گزارے اور اپنا کاروبار سیٹ کرکے گھر واپس آگیا ایک مسئلے کے بناء پر۔ یہاں مجھے ایک مہینہ ہوا۔ تو انہوں نے مجھے پکڑا۔ جب مجھے لے کر آئے اور میرے اوپرظلم کیا۔ اس کے بعد میں اس کام (جہاد) کے لئے تیار ہوا۔ اس سے پہلے میں اپنے بچوں کے لئے روزی کماتا تھا۔ انہوں نے میرا ویزا بھی خراب کیا اور وہاں سارا کاروبار بھی خراب ہوگیا۔ اور اب اللہ کا شکر ہے میں اس حالت پر خوش ہوں۔ وہ کاروبار اور پیسے وغیرہ وہ سب کچھ میرے ذہن سے نکل گیا۔

مجلہ: یعنی اللہ تعالیٰ نے جہاد پاکستان کے بارے میں آپ کا ذہن کھولا؟

سعیدخان: بالکل!

مجلہ: آپ کے ساتھ جیل میں کیا سلوک روا رکھا جاتا تھا۔کیا آپ کوباہر چکر اوردھوب وغیرہ کیلئے چھوڑتے تھے؟

سعید خان :ہمارے ساتھ بالکل ناروا سلوک رکھا گیا۔حیوانوں کی طرح ہمیں کمروں میں بند رکھتے تھے۔ انسانیت کی نظر سے ہمیں نہیں دیکھتے تھے۔ جب ہم تھوڑی بلند آوازا سے تلاوت کرتے تو کہتے: شور مت کرو! خاموش ہوجاؤ! ہمیں تو معلوم تھا کہ قرآن اِن کو بُرا لگتا ہے۔

مجلہ: دوران تفتیش کبھی آپ پر جبر واِکراہ ہوا ہے کہ آپ نے ان کی بات مانی ہو؟

سعیدخان: جی بالکل! کہتے کہ ہم جو کہیں اُس بات پر ہاں کرو۔ میں زیادہ مار پڑنے اور بجلی کی کرنٹ کی وجہ سے اتنا مجبور ہوا کہ میں نے ان کی ہاں میں ہاں ملائی ۔ میں نے ان کی ہاں میں ہاں اس وجہ سے ملائی تاکہ یہ مجھے چھوڑدیں کہ میں نیچے جاکر اپنے کمرے میں آرام کروں کیوں کہ میری برداشت ختم ہوگئی تھی۔ میں نے انہیں یہ بھی کہا تھا ۔ کہ میرے اتنے چھوٹےبچے ہیں کہ وہ بچارے دکان سے ماچس بھی نہیں لاسکتے۔ اور تم میرا ویزا اور کاروبار ختم کرنا چاہتے ہو۔ اس نے مجھے کہا میرے بچے توخیر سے ہیں نا؟میں نے کہا جی!اس نے کہا آپ کے بچوں کی مجھے کیا فکر؟

مجلہ :جب آپ جیل سے نکل رہے تھے اور منصوبہ بنا لیا تو اِس میں اندر جو عملہ تھا اس نے تمہارے ساتھ تعاون کیا تھا؟

سعید خان: جی بالکل! تعاون کے بغیر تورغنڈی جیل سے نکلنا تو مشکل کام ہے۔ لیکن اُن (معاونین) کے نام ہم نہیں لے سکتے۔ اس لئے کہ کوئی آپ کے ساتھ اچھائی کرے تو اس کو برائی سے بدلہ نہیں دینا چاہیے۔ باہر سے مجاہدین کی طرف سے بھی تعاون تھا اور اندر سے بھی تعاون تھا۔

مجلہ: آپ نے خفیہ ادارے کی جیل میں کتنا عرصہ گزارا؟

سعیدخان: میرا یہ نواں مہینہ چل رہا تھا۔

مجلہ: دوران حراست آپ کو کونسی سزائیں دی گئی ہیں اگر آپ ان کی وضاحت کریں۔

سعید خان: اس کی وضاحت یہ ہے کہ میں نے ان کو کہا کہ تم جو کہتے ہو کہ فلاں کے ساتھ مل کر آپ نے یہ کام کیا تو اگر وہ آپ کے ساتھ جیل میں ہوں تو وہ میرے سامنے لاؤ یا مجھے ان کے پاس لے جاؤ۔ انہوں نے کہا نہیں۔ تم نچلے درجے کے آدمی ہو نہ وہ آپ کے پاس آسکتے ہیں اور نہ تم ان کے پاس جا سکتے ہو۔ پھر انہوں نے تین دن رات مجھے کھڑا رکھا اور میرے اوپر سنتری مقرر کیے کہ نہ یہ آرام کرے نہ ٹیک لگائے دیوار کو اور چوتھی رات پھر مجھے اوپر لے گئے اور مغرب کی نماز سے لے کر فجر کی نماز تک میں چھت سے لٹک رہا تھا۔ اور چار آدمیوں نے مجھے ایسی سزادی کہ ان کے مارنے کی وجہ سے میرے جسم پر دوسرا چمڑا چڑھ گیا ۔

مجلہ: دوران حراست آپ کی کیا تمنا تھی؟

سعید خان:جب وہاں ہم نے سزا دیکھی تو ہم یہ تمنا کر رہے تھے کہ جب ہمارے ملک میں ایسے لوگ رہ رہے ہیں اور اتنا ظلم کر رہے ہیں تو ہمارا وقت کیوں غفلت میں گزرا کاش! کہ ہم اُن کے ساتھ جنگ وجہاد کرتے اور تمنا کرتے کہ باقی وقت تو ایسا نہ گذرے۔ ان کے مقابلے کیلئے ہم بالکل تیار ہیں۔

پاکستان کے خفیہ ادارے کی جیل سے دوسرا ساتھی جس کا نام رضوان ہے ان سے بھی ہم کچھ سوالات کرتے ہیں اور وہ ہمیں جواب دیں گے۔

مجلہ :محترم بھائی آپ کیسے گرفتار ہوئے گرفتاری کا واقعہ اگر مختصر الفاظ میں بیان کریں ۔

رضوان: ہم شریعت کیلئے اٹھے تھے اور شریعت کے لئے آواز اٹھائی تھی۔ اس وجہ سے مجھ پر چھاپہ مارا گیا اور گھر سے مجھے گرفتار کیا۔ کہانی یہ تھی کہ پہلےجب وہ گھر میں داخل ہوئے۔ جب وہ داخل ہوئے میں تو کمرے میں تھا۔ انہوں نے آواز دی کہ باہر آجاؤمیں نے کہا کہ میں باہر نہیں آ رہا۔ کہا تسلیم ہو جاؤ۔ میں تسلیم نہیں ہو رہا تھا۔ پھر ایسا ہوا کہ دو تین بندے اور آئے ایک بندے نے مجھے گردان سے پکڑا پھر میں نے کوشش کی کہ یہ طاغوت مجھے قیدی نہ کرلے میں اس سے بندوق چھیننے کی کوشش کی۔ اس وجہ سے انہوں نے مجھے باہر کھینچ کر کمرے سے نکال لیا اور فائرنگ کرکے زخمی کیا۔ پھر زخمی حالت میں مجھے پتہ نہیں چلا تھا وہ مجھے ہسپتال لے گئے تھے۔

مجلہ:جیل میں آپ نے کتنا وقت گزارا اور دوران حراست تمہیں کونسی سزائیں دی گئیں؟

رضوان: تقریباً سترا مہینے وہاں ہم نے گزارے اور چونکہ وہ ظالم ہیں اس وجہ سے قسم قسم جسمانی اور ذہنی سزائیں دیتے ہیں ۔

مجلہ:جیل سے فرار ہونے کی سوچ کیسے پیدا ہوئی اور یہ منصوبہ کیسے بنالیا جو آپ نے عملی کیا۔ اور اس میں تمہارے ساتھ کسی نے تعاون کیا کہ نہیں ؟

رضوان: اس میں ہمارے ساتھی ہمارے ساتھ وقتاً فوقتاً رابطے کرتے تھے۔ اس ترتیب پر کام ہوا اور اندر کا جو عملہ تھا ان کا ہمارے ساتھ پورا تعاون تھا۔ اللہ انہیں جزائے خیر دے۔

مجلہ: آخر میں اگر آپ یہ بتائیں کہ جیل کے اندر جو مجاہدین بھائی ہیں آپ کی جانب سے اُن کو کیا پیغام ہے ؟

رضوان: ان کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ وہ اللہ کی طرف متوجہ ہوں اللہ تعالیٰ اُن کی رہائی کا بندوبست کر دیں گےاور اللہ سے دعائیں مانگے اللہ تعالیٰ کی بندگی کریں اور ایسے شیر ہیں کہ عنقریب یہ جیلیں توڑ یں گے۔ ان شاء اللہ ہم بھی اس لیے نکلے ہیں کہ یہ جیلیں بإذن اللہ توڑیں گے۔

مجلہ: آپ کے مجاہدین کے ساتھ رابطے تھے جیل کے اندر بھی اور جیل سے باہر بھی۔ جب آپ اپنے مجاہدین بھائیوں سے ملے تو کتنے خوش ہوئے؟

رضوان:بہت خوش ہوئے ہمیں دوسری زندگی ملی اس پر ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چائیے اور ہمیں اللہ کی ایسی بندگی کرنی چاہیے کہ اللہ ہم سے راضی ہوجائے۔ الحمد للہ ہم اس پر زیادہ خوش ہوئے۔

یہ تیسرا بھائی بھی تور غونڈی جیل سے فرار ہوئے ہیں۔ ان کا نام عبد اللہ عرف سجاد ہے ان سے بھی کچھ سوالات کریں اور یہ ہمیں جوابات دیں گے۔

مجلہ: ہمارا پہلا سوال ان سے یہ ہے کہ آپ کیسے گرفتار ہوئے اور گرفتاری کی وجہ کیا تھی جرم کیا تھا کیوں چھاپہ مارا گیا کیوں گرفتار ہوئے؟

سجاد: ہمارا جرم تو صرف یہ تھا کہ اللہ کے دین کے لئے اٹھےتھے۔ میں گھر میں موجود تھا کہ میرے اوپر چھاپہ مارا گیا اور وہاں سے گرفتا رہوا۔ اللہ کی شریعت کے لئے اٹھے تھے بس یہ ہی جرم تھا ہمارا۔

مجلہ: آپ نے خفیہ اداروں کے جیل میں کتنا وقت گزارا؟

سجاد:سترا مہینے!

مجلہ: تیسرا سوال آپ سےیہ ہے کہ آپ کو جیل میں کونسی سزائیں دی گئیں؟

سجاد:کوئی ایسی سزا نہیں جو نہ دی گئی ہو۔ جسمانی اور ذہنی سب سزائیں ہم پر آزما ئی گئیں۔

مجلہ: ہمارے ساتھ بات کرنے کے لیے شکریہ! آپ کا بھی شکریہ ۔۔۔



قیدی بھائیوں کے استقبال کے شرکا سے خطاب

شیخ خالد حقانی حفظہ اللہ

معاون امیر تحریک طالبان پاکستان

محترم مسلمانو اور مجاہد بھائیو!

یقیناً آج بڑی خوشی کا دن ہے کہ مجاہدین پر اللہ نے احسان کیا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہم تک ہمارے بھائی پہنچا دیے۔ یہ اللہ تعالی کی ہمیں ایک عظیم بشارت اور خوش خبری ہے۔ یہ فتح کی علامات ہیں۔ اس پر تمام ساتھی خوش ہوجائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر اور حمد ادا کریں۔ اللہ جل جلالہ کی طرف متوجہ ہو جائیں ۔ان شاء اللہ عنقریب ہمارا دشمن اللہ تعالیٰ شکست سے دو چار کرے گا۔ ہمیں یہ علامات و اشارات مل رہے ہیں۔ ہمیشہ باطل کا ایک دور ہوتا ہے۔ اس میں ہمیں نا امید نہیں ہونا چاہیے۔ اس متکبر دشمن نے بڑے بڑے دعوے کیےاور یہ تأثر دیا کہ میں نے پاکستان کو اسلام پسندوں اور مسلمانوں سے بچالیا۔ اور میں نے جہاد اور اسلام و شریعت کا نعرہ دبا دیا۔ لیکن یہ اُس کی خیام خیالی ہے۔ اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں: (أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ) «یقیناً یہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں» انہوں نے ابھی تک اسلام کی فطرت نہیں پہچانی۔ انہوں نے ابھی تک دین اسلام کا مطالعہ نہیں کیا۔ کہ اس کو جتنا دباؤ گے اتنا ہی یہ اُبھرے گا۔ ان شاءاللہ عنقریب ہم دوبارہ منظر عام پر آئیں گے۔ لنظھرن ولوبعدحین ان شاءاللہ دوبارہ ہم نکلیں گے اور دوبارہ اللہ تعالیٰ ہمیں فتوحات دیں گے۔ ان شاءاللہ، اللہ تعالیٰ اسلام آباد کے دروازے تمہارے ہاتھوں کے ذریعہ توڑے گا۔

اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ صرف اپنے ہاتھوں کو حرکت دو۔ اللہ تعالیٰ تم سے تھوڑی سی حرکت چاہتے ہیں۔ (قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ) ذرا لڑو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہیں ان کے لئے عذاب بنادوں گا۔ (يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ) تیرے ہاتھ میں وہ طاقت ڈالوں گا کہ اس کے ذریعہ کفر شکست سے دوچارہو گا۔ تیرے ہاتھ میں طوفانِ نوح کی قوت ڈال دوں گا۔ تیرے





امیر تحریک طالبان پاکستان محترم:

مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ

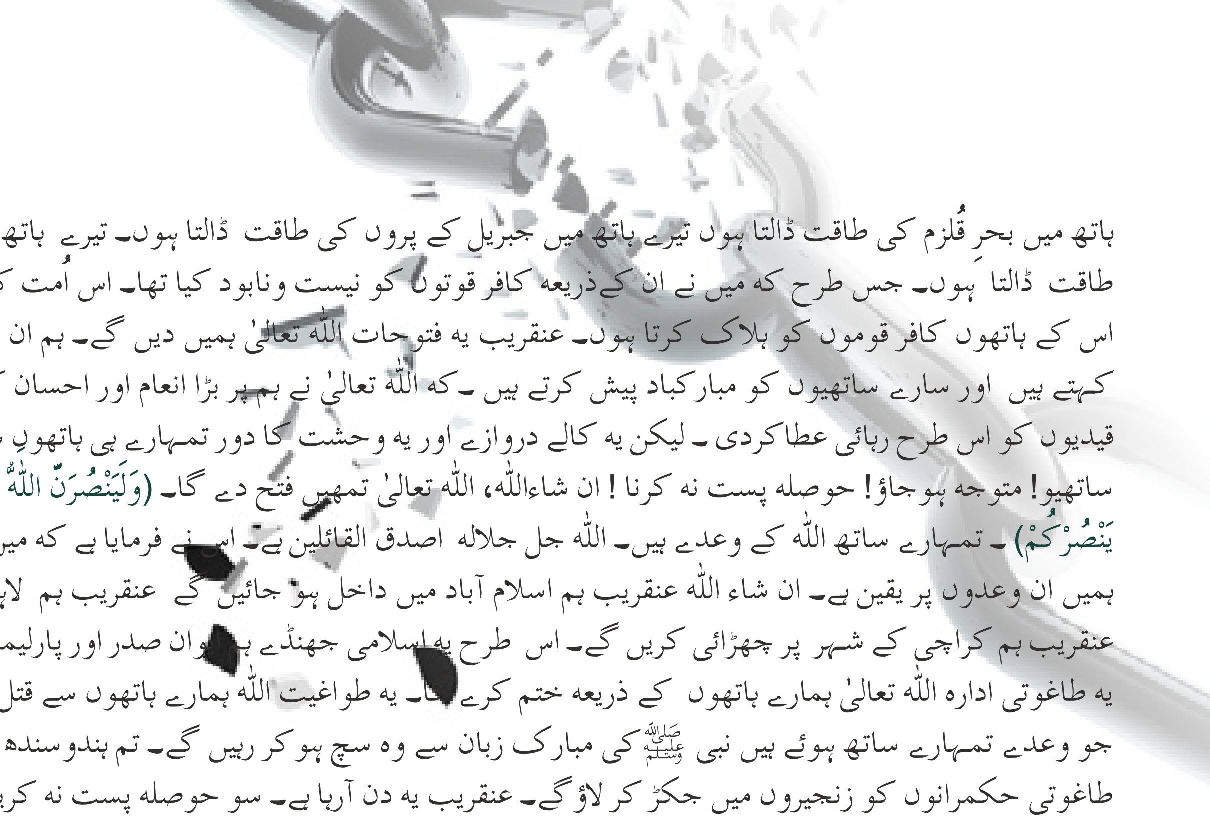
کے بیان سے اقتباس:

امت مسلمہ کے نوجوانو!

اپنے ان بھائیوں (فدائی جوانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) سے عبرت حاصل کرو، یہ وہ پیرو ہیں جو اپنے رب کی خاطر غمگین ہوتے ہیں، اپنے رب متعال کے دین کی خاطر غمگین ہوتے ہیں، ان میں اسلامی انسانی غیرت ہے، یہ ابراہیم علیہ السلام کے حلالی بچے ہیں۔ ان کا یہ عمل جو آگ میں کودنا ہے ،موت کابٹن خود دبانا ہے، اپنے خون اور ہڈیوں کو گولیاں بنانا ہے، یہ یقیناً محمد عربی ﷺ کا بعدالوفات معجزہ ہے، یہ طالبان مجاہدین کی کرامات ہیں، رحمت اور برکت ہو ان ماؤوں پر جو ایسے بچے جنتی ہیں، اور ان باپوں پر جو ایسے بچے جنتے ہیں، ان بھائیوں پر جن کے ایسے بھائیوں ہوں، جوخوشخبریاں احادیث میں آئی ہیں وہ ان جیسے نوجوانوں کے لیے ہیں، ان نوجوانوں نے اللہ کی کتاب زندہ کردی۔

اللہ رب العالمین نے فرمایا تھا: [وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ] [إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ] [وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ] [إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ] ۔ یہ قیامت کے دن بھی اللہ کے سامنے اسی طرح صفوں میں آئیں گے۔

الحمد للہ ان نوجوانوں نے امت کاسر فخر سے بلندکیا۔



باتھ میں بحرِ قُلزم کی طاقت ڈالتا ہوں تیرے ہاتھ میں جبریل کے پروں کی طاقت ڈالتا ہوں۔ تیرے ہاتھ میں جبریل کی چیخ کی طاقت ڈالتا ہوں۔ جس طرح کہ میں نے ان کے ذریعہ کافر قوتوں کو نیست ونابود کیا تھا۔ اس اُمت کے ساتھ میرا وعدہ ہے کہ اس کے ہاتھوں کافر قوموں کو ہلاک کرتا ہوں۔ عنقریب یہ فتوحات اللّٰہ تعالیٰ ہمیں دیں گے۔ ہم ان ساتھیوں کو خوش آمدید کہتے ہیں اور سارے ساتھیوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔کہ اللّٰہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا انعام اور احسان کیا۔ اللّٰہ تعالیٰ ہمارے تمام قیدیوں کو اس طرح رہائی عطاکردی ۔ لیکن یہ کالے دروازے اور یہ وحشت کا دور تمہارے ہی ہاتھوں سے ختم ہوگا۔

ساتھیو! متوجہ ہوجاؤ! حوصلہ پست نہ کرنا ! ان شاءاللّٰہ، اللّٰہ تعالیٰ تمھیں فتح دے گا۔ (وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَنْصُرُهُ) (إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ) ۔ تمہارے ساتھ اللّٰہ کے وعدے ہیں۔ اللّٰہ جل جلالہ اصدق القائلین ہے۔ اس نے فرمایا ہے کہ میں تمہاری مدد کروں گا۔ ہمیں ان وعدوں پر یقین ہے۔ ان شاء اللّٰہ عنقریب ہم اسلام آباد میں داخل ہو جائیں گے عنقریب ہم لاہور پر چھڑائی کریں گے۔ عنقریب ہم کراچی کے شہر پر چھڑائی کریں گے۔ اس طرح یہ اسلامی جھنڈے ہم ایوان صدر اور پارلیمنٹ ہاؤس پر لہرائیں گے ۔ یہ طاغوتی ادارہ اللّٰہ تعالیٰ ہمارے ہاتھوں کے ذریعہ ختم کرے گا۔ یہ طواغیت اللّٰہ ہمارے ہاتھوں سے قتل کریں گے۔ جہاد ہند کے جو وعدے تمہارے ساتھ ہوئے ہیں نبی ﷺ کی مبارک زبان سے وہ سچ ہو کر رہیں گے۔ تم ہندو سندھ کے ظالم وجابر اور کافر و طاغوتی حکمرانوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لاؤ گے۔ عنقریب یہ دن آرہا ہے۔ سو حوصلہ پست نہ کریں۔ یہ نصرت اور فتح کی بشارتیں ہیں جو ہمیں مل رہی ہیں۔ ان(قیدیوں) پر ان (مرتدین) کا کفر اور بھی واضح ہوا۔

پاکستان کے ظالم وجابر حکمرانو! تم ان کا حوصلہ پست نہیں کرسکے۔ تم اسلام کی روح کو نہیں سمجھتے۔ تم نے اسلام کا مطالعہ نہیں کیا۔ اگر تم اسلام کا مطالعہ کرتے تو یہ کردار ادا نہ کرتے کیا تم نے ان کا حوصلہ پست کیا؟ کیا یہ جاکر گھروں میں بیٹھ گئے؟ آج یہ پھر بندوق لے کر تمہارے خلاف کھڑے ہورہے ہیں۔ ابھی تو انہوں نے تمہارہ ظلم دیکھ لیا۔ تمہاری وحشت دیکھ لی۔ تمہاری دہشت دیکھ لی۔ تمہارا کفر قریب سے مطالعہ کیا۔ تمہاری فرعونیت دیکھ لی۔ تم عنقر یب ان شاءاللّٰہ ان نوجوانوں کی تلوار کے نیچے ہوگے۔ تم ان کے زیر دست ہو گے۔ تمہارا سر ان نوجوانوں کے ہاتھوں قلم ہوگا۔

سو محترم ساتھیو! یہ یقیناً خوشی کا دن ہے۔ اور یہ فتح کی خوش خبری ہے اور فتح کا مقدمہ ہے ان شاءاللّٰہ۔ اُس دن مردان کی جیل توڑ دی گئی آج باجوڑ کے تورغونڈی جیل توڑدی گئی اللّٰہ ہمیں اپنی مدد اور نصرت دکھا رہے ہیں کہ تم مایوس نہ ہوجاؤ۔ میں نے ارادہ کیا ہے، ارادہ ۔ اور اللّٰہ جب ارادہ کرے تو فعال لما یرید ہے۔ (فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ) ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللّٰہ کا ارادہ ایک کام کا ہو اور دوسرا کام ہوجائے اور اللّٰہ فرماتا ہے میں نے ارادہ کیا ہے (وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ * وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ) ۔اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان کمزور لوگو ں پر جن کو معاشرہ میں کوئی حیثیت نہیں دی جاتی ان پر احسان کروں گا۔ ان کو زمین کے بادشاہ بناؤں گا ان کو زمین کے مالک بناؤں گا۔ نمکن لھم فی الارض اور ان کو زمین کی حکومت دوں گا۔ ونری فرعون و ھامان و جنودھما منھم ما کانو یحذرون ونری فرعون و ھامان اور ان کے لشکروں کو یہ دکھا رہاہوں کہ جس چیز سے تم ڈرتے تھے وہی چیز تم پر مسلط کر رہا ہوں ۔

سو عنقریب ان شاءاللّٰہ، اللّٰہ تمہیں مسلط کرنے والے ہیں اس کافر پر۔ بھائیو! ان بھائیوں کی طرح بہت سے ہمارے اور بھائی جیلوں کی سلاخوں کے پیچھے پڑے ہیں وہ تمہارے انتظار میں ہیں کہ ایک دن ہمارے یہ بھائی آئیں گے اور یہ تالے اور یہ دروازے توڑ دیں گے اور یہ ظلم ووحشت کی ہتھ کڑیاں توڑ دیں گے۔ اور ہمیں ان جیلوں سے نکالیں گے۔ بہت ساری مائیں جب شام کو سوتی ہیں انہیں نیند نہیں آتی وہ اپنے بچوں کے تصور میں ہیں۔ کہ اس ظالم وجابر نے ان سے انکے بچے چھینے ہیں۔ کسی سے اس کاشوہر چھینا ہے۔ کسے سے بھائی چھینے ہیں ۔

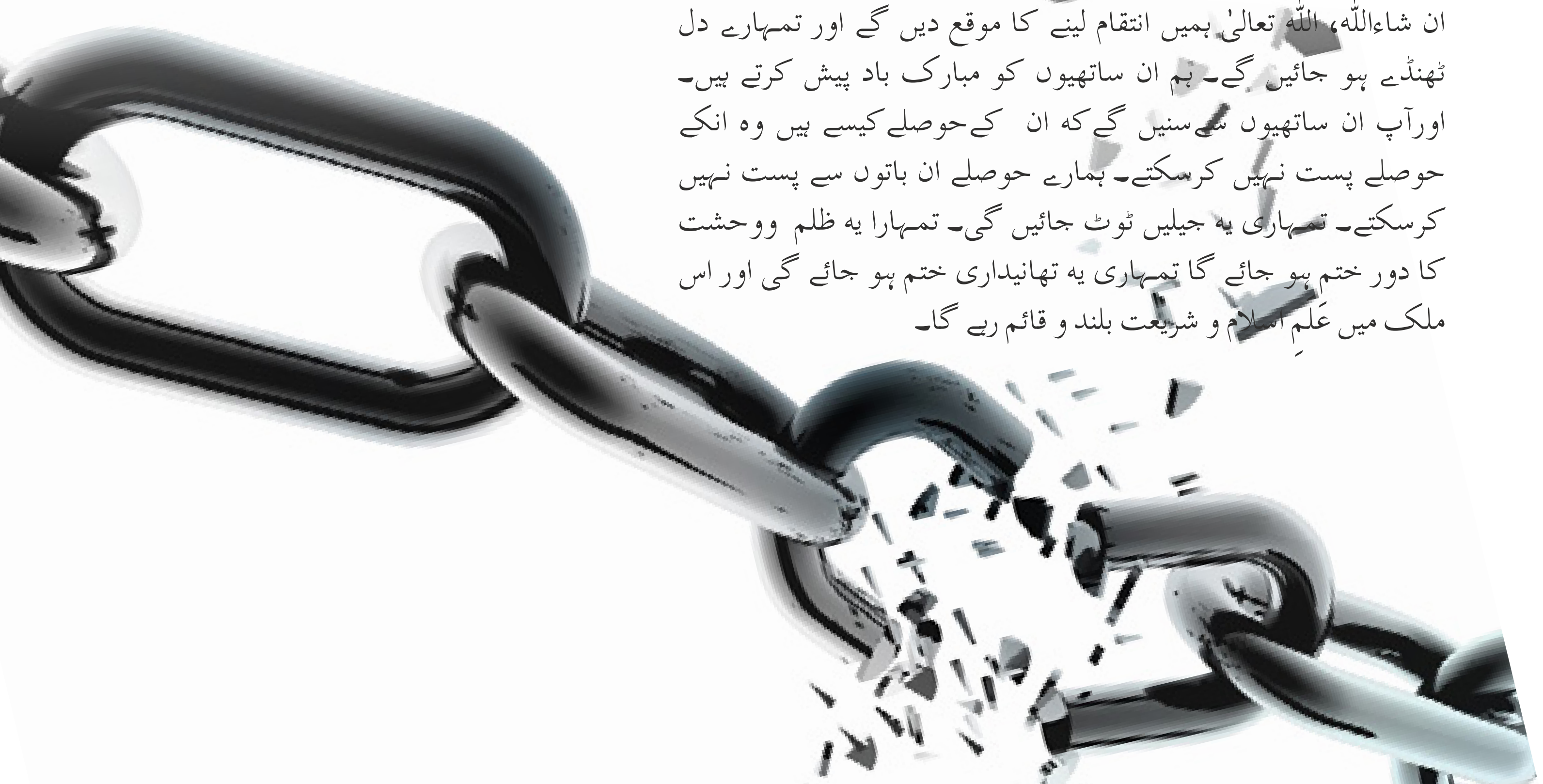
پاکستان سے آہوں اور فریاد کی آوازیں آرہی ہیں۔ پاکستان میں ایک محشر برپا ہے۔ ظلم و وحشت اپنی انتہا کو پہنچی ہے۔
لیکن کوئی بھی چیز جب انتہا اور عروج کو پہنچتی ہے تو اس پر زوال آتا ہے۔

ع وہ بُت توڑ دئیے جاتے ہیں جن میں ہو جاتا ہے انداز خدائی پیدا۔

تو نے خدائی کا دعوی کیا ہے۔ اے نوازشریف! ہم تمہیں خبردار کرتے ہیں کہ ہمارے قہار وجبار رب کا وہ وعدہ آرہا ہے کہ تجھے ہم نے چوک پر لٹکایا ہوگا۔ میرے قہار و جبار رب کا وعدہ آرہا ہے۔ کہ راحیل شریف چوک میں لٹکایا گیا ہوگا۔ کیانی چوک میں لٹکایا گیا ہوگا۔ اور ان سے انتقام لیا جارہا ہوگا۔ اور یہی دن ہوگا (وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ) مومنوں کے سینے اس دن ٹھنڈے ہو جائیں گے۔ خوشی منائیں گے۔ یہی دن ہوگا کہ ہم کہیں گے (فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)سو ان شاء اللّٰہ ساتھی مطمئن رہیں۔ ان پر آسمان سے عذاب نازل ہو رہے ہیں اورہمارے ساتھی بھی ان پر مسلط ہیں۔ چند دنوں سے تم دیکھ رہے ہو کہ دن بدن مصیبت میں گرفتار ہو رہے ہیں۔ یہ فتح کی بشارتیں ہیں، یہ بہترین کاروائیاں جو ان کے خلاف ہو رہی ہیں۔ اور ان کا نظام سقوط کی طرف جا رہا ہے۔ ان پر جو آسمانی عذاب آرہے ہیں۔ یہ جیلیں جو ٹوٹ رہی ہیں یہ اللّٰہ کی مدد ہے نا؟ مدد آپ مدد کس چیز کو کہتے ہیں۔ یہی تو اللّٰہ کی مدد ہے جو تمہارے ساتھ ہو رہی ہے۔ جوان اب بھی آرہے ہیں۔ جوانوں کا آنا بند نہیں ہوا۔ حوصلے کسی کے پست نہیں ہوئے۔ تمہیں ہم یہاں سے خبردار کرتے ہیں۔ نبی ﷺ کو اللّٰہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں کہ جس دن تم ہجرت کرتے ہو، گاؤں سے تو اعلان کرو (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ) آج اعلان کرو اگرچہ تم گاؤں سے ہجرت کر کے جا رہے ہو۔ لیکن یہ اعلان کرو کہ حق آگیا اور باطل جا رہا ہے۔ اور باطل ہمیشہ اس طرح ختم ہونے والا ہے۔ سو ساتھیو! مطمئن رہو اپنے حوصلے اور اپنے عزم مضبوط رکھو۔ اپنے بھائیوں کے لئے انتقام کا جذبہ ہمارا ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ ہمارے رب کے ناموں میں ایک نام منتقم ہے۔ اور ہمارے نبی ﷺ کی صفات میں ایک صفت منتقم ہے۔ حضرت عثمانؓ کے انتقام کیلئے آپ ﷺ نے صحابہ سے شہادت پر بیعت لی تھی۔

ان شاءاللّٰہ، اللّٰہ تعالیٰ ہمیں انتقام لینے کا موقع دیں گے اور تمہارے دل ٹھنڈے ہو جائیں گے۔ ہم ان ساتھیوں کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اورآپ ان ساتھیوں سے سنیں گے کہ ان کے حوصلے کیسے ہیں وہ انکے حوصلے پست نہیں کرسکتے۔ ہمارے حوصلے ان باتوں سے پست نہیں کرسکتے۔ تمہاری یہ جیلیں ٹوٹ جائیں گی۔ تمہارا یہ ظلم ووحشت کا دور ختم ہو جائے گا تمہاری یہ تھانیداری ختم ہو جائے گی اور اس ملک میں عَلمِ اسلام و شریعت بلند و قائم رہے گا۔

“ اے نوازشریف! ہم تمہیں خبردار کرتے ہیں کہ ہمارے قہار وجبار رب کا وہ وعدہ ارہا ہے کہ تجھے ہم نے چوک پر لٹکایا ہوگا۔ میرے قہار و جبار رب کا وعدہ ارہا ہے۔ کہ راحیل شریف چوک میں لٹکایا گیا ہوگا۔ کیانی چوک میں لٹکایا گیا ہوگا۔ اور ان سے انتقام لیا جارہا ہوگا۔ اور یہی دن ہوگا (وَيَشْفِ صُدُورِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ) ”





قیدی بھائیوں کے حوالے سے قاری ابو محمد حفظہ اللہ کے تاثرات

برطانوی سامراج کے ہندوستان پر براہ راست قبضہ چھوڑنے کے بعد اس کے مسلط کردہ گروہ نے مسلمانوں پر ظلم وستم کا بازار اُسی طرح گرم رکھا ہے اور تقسیم ہند اور انگریز کے جانے سے اس میں کوئی فرق نہیں آیا ہے۔

متحدہ ہندوستان کے دونوں حصوں، پاکستان وہندوستان میں مظلوم مسلمان قوم نے کبھی ایسا دن نہیں دیکھا جس میں انہوں نے اپنے آپ کو آزادمحسوس کیا ہو۔ جو جیلیں انگریز کے دور میں مسلمانوں اور قبائل سے بھری پڑی تھیں اور مختلف قسم کی تعذیب اور سزائیں اس میں دی جاتی تھیں وہ سلسلہ اُسی طرح جاری ہے۔ یہ ساری باتیں ایک بااحساس مسلمان کو یہ احساس دلاتی ہیں کہ ہم آج بھی آزاد نہیں ہیں بلکہ جیسا کہ ہمارے اعلیٰ مقاصد (نفاذ شریعت) کے راستے میں متحدہ ہندوستان میں انگریز رکاوٹ تھا۔ اسی طرح پاکستان میں بھی ان کے غلام اور مرتد حکمران اور افواج اب بھی اس راستے میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ یہاں تک کہ بعض جزوی شرعی احکامات کے مطالبے پر بھی مسلمانوں کو شہید کرنے اور جیلوں میں ڈالنے کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ ختم نبوت کے شرعی نعرے کی پاداش میں کتنے لوگ آئین پاکستان کے تحت گرفتار ہوئے؟ کتنے لوگ ناموس صحابہ سے دفاع کے جُرم میں گرفتار ہوئے؟ اور کتنے لوگ نفاذ شرعت کے مطالبہ کی وجہ سے گرفتار ہوئے اور قیدی بنائے گئے ؟

حالانکہ یہ سارے شرعی مطالبے تھے۔ لیکن آئین پاکستان کے مطابق کہ جرم اور سزا کا تعین اللّٰہ جل جلالہ اور اس کی کتاب نہیں بلکہ ملک میں نافذ قانون کرتا ہے۔

اسی بنیاد پر انہوں نے جہاد اور شریعت کا مطالبہ جو اللّٰہ کے قانون میں جرم نہیں بلکہ فرض ہے جرم سمجھا اور اس کے لئے قتل اور جیل کی سزا مقرر کردی اور سینکڑوں وہ لوگ جو افغانستان میں نیٹو کے خلاف لڑ رہے تھے یاپاکستان میں شریعت کا مطالبہ کر رہے تھے اگرچہ پر امن طریقہ سے تھا جیسے لال مسجد کی بہنیں اور نفاذ شریعت کے کارکنان، انہیں گرفتار کرکے جیلوں میں ڈال دیا گیا۔ اس لئے کہ آئین کے دیے ہوئے اختیار کے مطابق انہوں نے جہاد کو جرم گردانا۔ دوسری طرف سینما اور فحاشی کے اڈوں کو جو کہ شریعت میں حرام ہیں کھلی اجازت دی ہےاور اس کی حفاظت کے لئے پولیس کو پہرے پر مامور کیا ہے۔ فرق کو دیکھ کر ایک با احساس مسلمان خود بخود سمجھتا ہے کہ یہ اسلامی نظام ہے یا کفری ؟

آج پاکستان میں بہت سے لوگ شریعت کے مطالبے کے جرم میں جیلوں میں پڑے ہیں اور غم کی راتیں گذار رہے ہیں۔ پاکستان کی خفیہ جیلوں میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو سالہا سال سے جیلوں میں پڑے ہیں اور انہیں اپنی تقدیر کا کوئی پتہ نہیں۔ بہت سے مائیں راہیں تَک رہی ہیں لیکن ان کے بچے ان بھیڑیو ں کی جانب سے لاپتہ کردیے گئے ہیں۔ بہت سے والدین سے ان کے بچے لاپتہ ہیں۔ اوراُن کو کیمپوں میں ذلیل کیا جا رہا ہے۔

بہت سے بچے ایسے ہیں جو شام کو کھانا روتے ہوئے کھاتے ہیں۔ اور ہر شام دل کو یہ تسلی دیتے ہوئے سوتے ہیں کہ کل میرے ابا جان آ ئیں گے۔ ان کا جرم صرف اور صرف شریعت کِا مطالبہ تھا [وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ]۔

آیا اس کے بعد بھی یہ توقع رکھی جاسکتی ہے کہ یہ مظلوم و مقہور اور ستائے ہوئے خاندان پاکستانی حکمرانو کو اپنا حکمران تسلیم کر لیں گے؟ اور اس فوج کو اسلامی فوج تسلیم کریں گے؟ آیا یہ ممکن ہے کہ یہ لوگ پاکستان کا دفاع کریں؟ بلکہ ان شاء اللّٰہ یہی مظلوم و مقہور لوگ اپنے بچوں، والدین اور بہن بھائیوں کا انتقام لینے کے لئے کمر بستہ ہوجائیں گے۔

پاکستان کی مرتد فوج اور حکمرانو!

سنو! آج جو تم نے مسلمانوں سے جیلیں بھر دی ہیں اور جنہیں تم شہید کرکے ان کی لاشیں پھینکتے ہویا سب کے سامنے اس کو پھانسی دیتے ہو اس سے تم شریعت کا نعرہ نہیں دبا سکتے۔ اور عنقریب ان شاءاللّٰہ یہی لوگ جیلوں



لا إله إلا الله

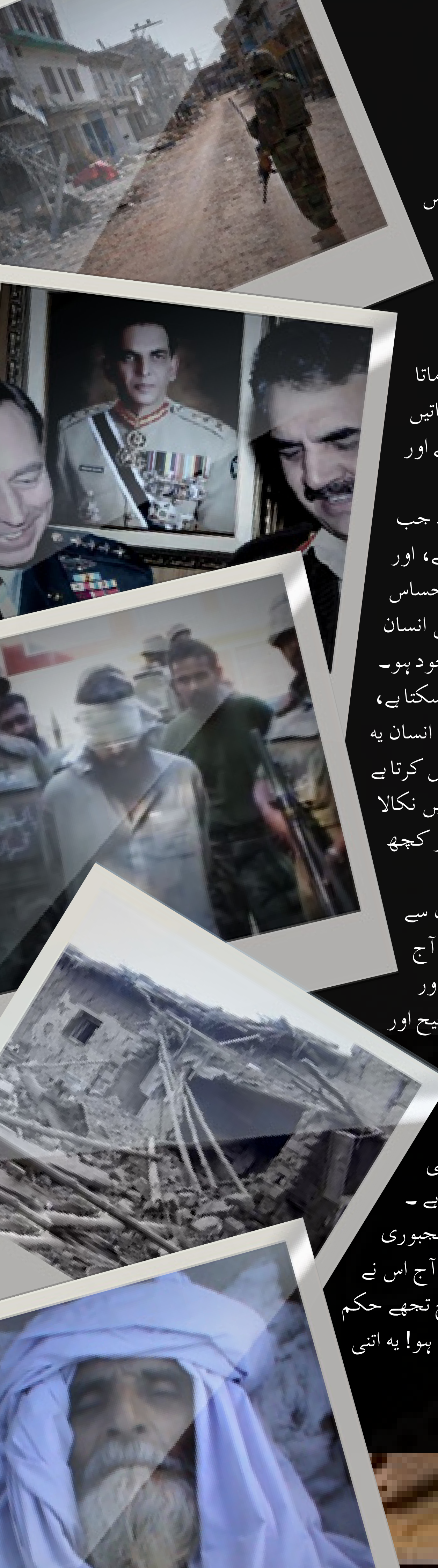
سے نکل کر تم پر مسلط ہو جائیں گے۔
تحریک طالبان پاکستان نے اپنے بارہ سالہ جہاد میں تمہارے سامنے ایسی تاریخ چھوڑ دی کہ ان شاء اللہ تمہاری آئندہ نسلیں یا درکھیں گی۔ اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ ہمارے حوصلوں کی مثالیں خفیہ جیلوں میں آپ کے سامنے ہیں۔ کہ کوئی بھی تم سے ذرہ بھی نہیں ڈرتا۔ اور کوئی بھی مجاہد تم نے اپنے موقف سے پیچھے نہیں ہٹایا۔
وہ لوگ جو ان جیلوں سے فرار ہوئے یہاں وہ پھر سے تحریک طالبان پاکستان کی صفوں میں شامل ہوئے ہیں۔ تاکہ تم سے شریعت کے مطالبے کی پاداش میں ستائے گئے لوگوں کا بدلہ لیں۔
اس ویڈیو میں تم جوانو کے حوصلے دیکھ سکتے ہو جنہوں نے تمہاری جیل توڑ ی ہے اور تمہارے مختلف قسم کے مظالم دیکھنے کےباوجود ان کا حوصلہ تمہارے خلاف لڑنے سے پست نہیں۔ ٹوٹی جیلوں اور ان میں موجود تمہارے سپاہیوں کی غیرت اور کارناموں کی داستان بھی تمہارے سامنے ہے۔ بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خان کی جیلوں کے دروازے ا ب بھی جوانوں کی بہادری کی گواہی دے رہےہیں۔
آج بھی مجاہدین کی مضبوط ضربیں تم پر پڑ رہی ہیں۔ پورا ملک آگ کی طرح ہے۔ وہ دن دور نہیں کہ جب شہداکی مائیں چوکوں میں لٹکی تمہاری لاشوں کا تماشہ کریں گی۔ اور ہمارے قہار ومنتقم رب کا وعدہ ہمارے ساتھ پورا ہو جائے گا۔
قیدی کی ماں! آج ہم تجھے اطمینان دیتے ہیں کہ تیرے قیدی بیٹے کے ایسے بھائی ہیں کہ اس کو رہا کرانے کی خاطر خود کو اڑانے کیلئے بھی تیار ہیں۔ اور عنقریب تیری دعاؤں کی بدولت ان نوجوانوں کے ہاتھوں وحشت کی یہ ہتھ کڑیاں ٹوٹ جائیں گی۔ اور عنقریب آپ کا بیٹا آپ کے پاس آئے گا۔
اے قیدی کے والد محترم اور اے اُس کے بھائی! ہمیں تمہارے غم ودرد کا احساس ہے۔ آپ کی آہ وبکا سنتے ہیں۔ اور دوسری جانب ان درندوں کا ظلم بھی ہمیں معلوم ہے کہ کسی بھی مظلوم کے رونے دونے کی ان کو کوئی پروا نہیں۔ لیکن ان شاء اللہ تیرا بیٹا اور بھائی تیرے بیٹوں اور بھائیوں کے ہاتھوں رہا ہوجائے گا۔
نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: (اتق دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینہ وبین اللہ حجاب) تمہارے مظلوموں کی دعاء قبول ہوتی ہے اس لئے ہمیں اپنی دعاؤوں میں یاد رکھنا ۔



فوجی جوان!

ذرا توجہ سے سننا ۔۔۔

شیخ خالد حقانی حفظہ اللہ معاون امیر تحریک طالبان پاکستان



هم نے پچھلی تحریر میں خیرخواہی کی خاطر کچھ باتیں کی تھیں، اس تحریر میں ہم چاہیں گے کہ پاکستانی فوجی جوانوں سے کچھ باتیں عرض کریں، جو یہ چاہتے ہیں کہ حق سنے اور حق کی طرف لوٹے اگرچہ وہ دشمن کے پاس ہی کیوں نہ ہو اس لیے کہ حق بندوں کے ذریعے نہیں پہچانا جاتا بلکہ بندوں کو حق کے ذریعے پہچاناجاتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: [فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ] اور فرماتا ہے: [نّ فِي ذُلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ] ۔ یہ باتیں ایک بااحساس جوان کے لیے ہیں، اس لیے کہ احساس انابت کا سبب بنتا ہے اور انابت ہدایت کا سبب بنتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتاہے: [وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ] ۔

ضمیر کی بیداری اور احساس اللہ کسی کو دےدے تو یہ بڑی نعمت ہے۔ جب کوئی قوم ذہنی طور پر غلام ہوجائے تو اس کی آزادی ناممکن ہوتی ہے، اور اگر کسی قوم کو زبردستی غلام بنایا جائے لیکن اس کا ضمیر زندہ ہو اور احساس ختم نہ ہوا ہو وہ کسی نہ کسی دن آزاد ہوجاتی ہے، اس لیے کہ احساس انسان میں وہ قوت ہے کہ یہ کبھی غلام نہیں ہوتی، بشرطیکہ کہ کسی میں موجود ہو۔ ہاتھوں پر پابندی لگ سکتی ہے، غلام ہوسکتے ہیں، زبان کو غلام بنایا جاسکتا ہے، لیکن زندہ احساس ہر طاقت کے کنٹرول سے باہر ہے۔ دنیا میں کوئی بھی انسان یہ طاقت نہیں رکھتا کہ لوگوں کے احساسات کو غلام بنائے، البتہ یہ کوشش کرتا ہے کہ احساس کامادہ نکالے۔ لیکن احساس کامادہ کسی سے زبردستی نہیں نکالا جاسکتا، البتہ کفری طاقتیں احساس ختم کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور کچھ اسباب ہیں جن کے ذریعے احساس ختم ہوجاتا ہے ۔

ایک ان میں سے طمع اور لالچ ہے: طمع اور لالچ وہ چیز ہے جو زندہ انسان سے اس کا احساس لیتی ہے اور اسے غلاموں کی صف میں کھڑا کر دیتی ہے۔ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ جو اچھے خاصے سمجھدار ہیں اور دلیل بھی سمجھتے ہیں۔ یہ بھی معلوم کرسکتے ہیں کہ کونسی دلیل صحیح اور کونسی غلط ہے، حق ہے کہ باطل۔ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ یہ جنگ اور یہ آگ جو اس ملک میں لگی ہے کیوں لگی ہے۔ یہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ کون کونسا نعرہ لگاتا ہے اور کس کا نعرہ ٹھیک ہے ۔

پاکستان کی فوج اپنے عوام کے خلاف اپنی زمین پر جنگ لڑرہی ہے، اپنے ہی بچوں کو مارتی ہے، کیوں مارتی ہے؟ ایک ہی بات ہے، کہتی ہے مجبوری ہے ۔

فوجی جوان! آجاؤ! دیکھو تمہاری کونسی مجبوری ہے؟ یہاں ایک ہی مجبوری ہے اور وہ مہینے کے آخر میں چند ہزار روپے! یہ اتنی بڑی مجبوری ہے کہ آج اس نے تجھے اپنے بھائی کے قتل کے لیے تیار کیا ہے، یہ اتنی بڑی مجبوری ہے کہ آج تجھے حکم کیا جاتا ہے کہ مسجد پر چڑھائی کرو تو تم مسجد پر بھی چڑھائی کرتے ہو! یہ اتنی







بڑی مجبوری ہے کہ تجھے اپنے بھائی اور اپنی قوم کے بچوں کے قتل کے لیے تیار کرتی ہے۔ تو یہ بھی اچھی طرح جانتا ہے کہ تو انہیں کیوں قتل کرتا ہے؟ صرف اس وجہ سے کہ وہ یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ اللّٰہ کی زمین پر اللّٰہ کا قانون، شریعت نافذ ہوجائے۔

اے بااحساس جوان! ایک مرتبہ اپنا احساس مخاطب کر۔ ایک مرتبہ اپنا ضمیر مخاطب کر، تنہائی میں سوچو کہ تجھ اور اجرتی قاتل میں کیافرق ہے؟ اجرتی قاتل بھی چند ٹکوں کی خاطر اپنا مسلمان بھائی قتل کرتاہے، وہ بھی اپنے بچوں کے لیے روزی کمانے کی خاطر دوسرے مسلمان کے بچے یتیم کرتا ہے اور انہیں رلاتاہے، وہ بھی اپنے گھر کو آباد کرنے کی خاطر دوسروں کے گھر تباہ کرتا ہے، اور تم بھی۔۔۔۔!؟

ہوسکتا ہے تمہارے گاؤں میں بھی کوئی اجرتی قاتل ہو اور وہ تجھے معاشرے کا بدترین اور ظالم انسان لگتا ہو، لیکن تم یہ نہیں سوچتے کہ تم اور اس اجرتی قاتل میں کیافرق ہے۔ اگر کوئی تجھے اجرتی قاتل کہہ کر پکارے تو تجھے کتنا غصہ آتا ہے، لیکن جب تم اپنی بندوق لے کر کسی عالم دین اور طالب علم کا سینہ نشانہ بناتے ہو، مدرسہ ومسجد اور منبر ومحراب پر فائرنگ کرتےہو، اس وقت تیرا ضمیر اوراحساس کیوں بیدار نہیں ہوتا، تم اپنے دل کومخاطب کروکہ تم جو کچھ کرتے ہو اس کا تیرے گاؤں کے اجرتی قاتل کے عمل کے ساتھ کوئی فرق ہے؟ ہاں!

ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ تمہارے گاؤں کا اجرتی قاتل اکثر اس آدمی کو قتل کرتا ہے جس سے گاؤں کا کوئی مسلمان تنگ آگیاہو، اور تم پیسوں کی خاطر ان لوگوں کو قتل کرتے ہو جو اللّٰہ کے دین کے نفاذ کاجائز مطالبہ کرتے ہیں۔ تم نے پیسوں کی خاطر مسجد پر فائرنگ کی،تیرے گاؤں کے اجرتی قاتل نے کبھی ایسا نہیں کیا ہوگا۔ تم نے چند ٹکوں کی خاطر اپنی گن کا رخ پاکدامن بہن کی طرف بھی پھیرا، لیکن شائد ہی کسی اجرتی قاتل نے کبھی کسی مسلمان بہن کی بے عزتی کی ہو۔ جس وقت تم مسجد پر فائرنگ کررہے تھے شائد تم نے وہ معصوم آوازیں سنی ہوں، وہ ننھے بچے اور بچیاں کسی اور ملک سے نہیں آئے تھے تمہارے ہی ملک کے بچے تھے، لیکن تمہاری مجبوری تھی اس لیے کہ اس کے عوض تم اپنے بچوں کے لیے رزق کمارہے تھے۔ پھر وہ وقت بھی بڑا عجیب تھا جب تم نے وہ مسجد فتح کرلی اور تم نے کامیابی کی علامت کے طور پر دو انگلیاں بھی اٹھائی تھیں، کونسی فتح پر؟ اپنی بہن، مسجد اور قرآن کی شہادت پر! پھر واشنٹن کی طرف سے تمہارے افسروں کی حوصلہ افزائی بھی کی گئی، اجرتی قاتلوں کے سربراہ، بوش کی طرف سے۔ یہ حوصلہ افزائی تمہارے افسروں نے اپنے لیے بڑی باعث سعادت سمجھی۔کہ انہوں نے اپنی بہنوں، اپنے بھائیوں اور اپنے مذہبی شعائرکو





ایک غیر ملکی کے حکم پرشہید کیا۔ یہ تھا! تمہارا قوم اور ملت کا دفاع۔ تم اس حالت میں بھی اس صف میں تھے لیکن تمہارا احساس اور ضمیر نہیں جاگا، اس لیے کہ تمہیں «نوکری» کرنی تھی، اور پیسے تمہارے احساس اور ضمیر کی قیمت تھے ۔

اے جوان! تجھے یہ بھی یادہوگا کہ ایک سفید ریش عالم دین، تیرے مذہب کا محافظ، تیری قوم کافخر، اس کو تو نے پیشانی پر گولی مارکر نشانہ بنایا، اور شہادت کے بعد اس کا مسکراتا چہرا جس نے پوری دنیا کو حیران کرکے رکھ دیا لیکن تجھے پھر بھی تیرے ضمیر نے ملامت نہیں کیا، یہ سب کچھ کیوں ہورہاتھا؟ اس لیے کہ پیسوں کےلالچ نے تیرا ضمیر مار دیا تھا۔

فوجی جوان! شائد میری باتیں تجھے اچھی نہ لگیں لیکن ذرا سوچو! تیری فطرت تجھے ایسے حکمران کے تحت زندگی گذارنے کی اجازت دیتی ہے؟ تم اپنے سربراہ کو دیکھو اور اللّٰہ کی طرف متوجہ ہوکر قسم کھاؤ کہ یہ حکمران تیری قوم، ملک اور دین کے محافظ ہیں؟ تجھے اپنے بڑوں کی دینی کیفیت بھی معلوم ہے، اگر کوئی تجھے کہے کہ قسم کھاکرکہو کہ تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا حشر اپنے بڑوں کے ساتھ ہو تو تم کیا جواب دوگے ؟

تمہارے بڑوں کا تو اپنے دین، ملک اور قوم کے ساتھ وفاداری اور محبت کایہ عالم تھا کہ ایک ٹیلیفون کال پر سب کچھ امریکا کے حوالے کیا۔ اس کے بعد بھی تم کہتےہو یہ بہادر فوج ہے۔ تمہارے بڑوں کی مجبوری تھی، وہ چاہتے تھے کہ اپنے بچوں کے لیے روزی کمائیں اور ملک سے باہر ان کے لیے گھر اورفیکٹریاں بنائیں۔ بے چاروں نے اس مجبوری کی وجہ سے اڈے بھی دیے اور اسی مجبوری کی بنا پر انسانی اسمگلنگ بھی شروع کردی جو کہ اجرتی قتل سے بھی بڑاجرم ہے۔ جگہ جگہ عرب اورعجم مجاہدین پکڑتے اور امریکا کے حوالے کرتے، یہاں تک کہ جب انہیں یہ کاروبار نفع بخش معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لیے عافیہ کے نام سے اپنی ایک بیٹی چند ڈالروں کی خاطر امریکا کے حوالے کردی۔ وہ وقت بھی تجھے یاد ہوگا جب پاکستان ایک عالمی تجارتی مارکیٹ بنا ہوا تھا۔ لیکن اس مارکیٹ میں سونا، چاندی اور کار وغیرہ نہیں بلکہ انسان بکتے تھے۔ تیرے بڑے اسی «حلال» کاروبار سے اپنے بچوں کا پیٹ پالتے تھے۔ ان سارے قبیح افعال کی اجازت ان کو ان کے مردہ ضمیر نے دی تھی۔ جسے طمع ولالچ نے مار دیا تھا ۔

اے جوان! تجھے یاد ہوگا کہ تیرے ہی اڈوں سے امریکی جہاز اڑتے اور بےسروسامان مسلمانوں پر بم برساتے۔ یہی تھا قوم وملت کا دفاع! اس وقت تو زندہ تھا اور تیری بندوق میں گولیاں بھی تھیں اور دشمن پر اثر بھی کرتی تھیں لیکن تیرا

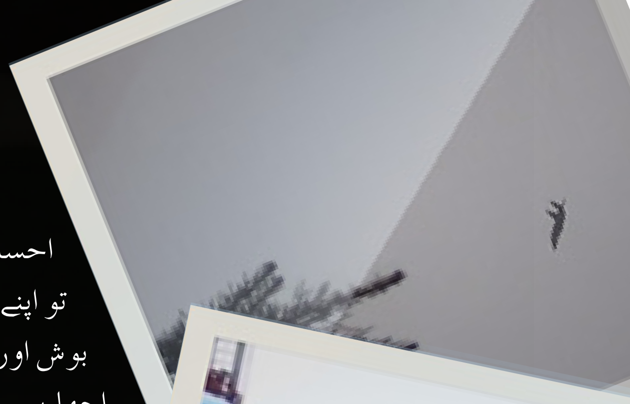
















احساس مردہ تھا۔ اس لیے کہ تیرا مقصد زندگی اپنا اور بچوں کا پیٹ پالنا تھا۔ تو اپنے کمانڈر کے آرڈر سے مجبور تھا اور وہ اپنے سربراہ سے اور سب کا سربراہ بوش اور اوبامہ سے مجبور تھا۔ یہی ہماری آزادی ہے! یہی ہماری خود مختاری ہے! اچھا یہی ہوگا کہ اس ملک کانام پاکستان کی جگہ مجبورستان رکھاجائے۔ مجبور بن مجبور بن مجبور۔۔۔

ہم سمجھ رہے تھے تو قوم وملت کا فخر ہوگا۔ لیکن اس قوم کے ساتھ تو تو نے وہ کچھ کیا جو سب کے سامنے ہے۔ وہ بھی اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کی خاطر! گو کہ تو دوسرے کے بچے ذبح کرکے اپنے بچوں کے لیے ان سے کباب تیار کرتا ہے! تم خود فیصلہ کرو! کہ تم مسلح جوان ہو، تمہارے پاس اسلحہ ہے، تم سرباز (سر کی بازی لگانے والا) ہو، تم سر کی بازی اپنے دین اور قوم کے لیے بھی لگا سکتے ہو۔ تم نے اپنی قوم کی حفاظت کا حلف اٹھایا ہے یاامریکا اور برطانیہ کی حفاظت کا؟ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی کارروائی تو امریکا میں ہوئی تھی۔ امریکیوں کے تحفظ کی خاطر تمہارے افسروں نے اپنے ملک میں ان کو اڈے دیے اور اس ملک کو ہمیشہ کے لیے غیر محفوظ کیا ۔

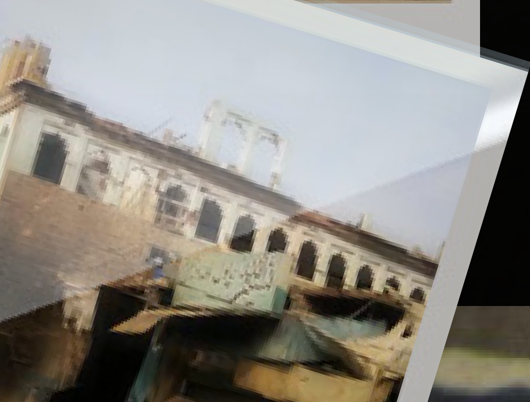
تم نے اپنی قوم کے بچے اس جرم میں شہید کیے کہ انہوں نے ان لوگوں کو پناہ دی تھی جنہوں نے امریکیوں کو ماردیاتھا، یہ امریکیوں کی حفاظت کی خاطر یا اپنی قوم کی حفاظت کی خاطر ؟

اے اس سرزمین کے محافظ! تو جب اس ملک کو امریکیوں کے حوالے کر رہا تھا تجھے تیرا ضمیر ملامت نہیں کررہاتھا؟ اے اس ملک کے محافظ! جب توقبائل پر امریکیوں کے لیے بمباری کر رہا تھاتو تجھے تیرا ضمیر ملامت نہیں کررہا تھا؟ جب تو اپنی بہن کو امریکیوں کے حوالے کررہا تھا تیرا ضمیر تجھے ملامت نہیں کررہاتھا؟ اس سے تو یہی معلوم ہو رہا ہے کہ تو فوج میں بھرتی ہی اس لے ہوا تھا کہ اپنے بچوں کے لیے رزق کماؤں گا چاہے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے ۔

اورجب شدید سردی کے موسم میں توراہورا پر امریکا کی وحشیانہ بمباری کی وجہ سے وہاں سے مجاہدین نے پسپائی کی اور قبائلی علاقے کرم ایجنسی میں سپین غر کے راستے داخل ہوئے اورانہوں نے پاکستانی فوجیوں کو نہیں بلکہ امریکیوں کو ماردیا تھا وہ لوگ تیرے افسروں کے حکم پر شہید کیے گئے اور آج بھی کوہاٹ اور آس پاس کے علاقوں میں ان کی قبریں موجود ہیں، یہ کس کا انتقام تھا؟ ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر ہونے والے حملے میں ہلاک ہونے والے امریکیوں کا یا دارالسلام میں امریکی سفارت خانے پرہونے والی کارروائی کا؟ یہ پاکستانیوں کی حفاظت تھی یا امریکیوں کی؟ امریکیوں کو تحفظ فراہم کرنے کی خاطر قومی خزانہ لوٹنا، یہ کام شائد ہی کسی فوج نے کیا ہو۔ لیکن اب بھی تیرا خیال ہے کہ تیری فوج اور رجمنٹ پوری دنیا کے مسلمانوں، حرمین شریفین اور مسجد اقصی کی محافظ ہے ۔







اےفوجی جوان! تجھے تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ طالبان انڈیا کے ایجنٹ ہیں۔ لیکن تھوڑا انصاف کرو، تھوڑی دیر کے لیے اپنی تنخواہ کو بھول جاؤ، تھوڑی دیر کے لیے اپنی رجمنٹ سے باہر آکر ذراسوچو کہ اس پروپیگنڈے کی کیاحقیقت ہے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ کمانڈر نیک محمد شہید رحمہ اللّٰہ کون تھے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ بیت اللّٰہ محسود رحمہ اللّٰہ کون تھے؟ کیاتم نہیں جانتے کہ حکیم اللّٰہ محسود رحمہ اللّٰہ کون تھے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ مولانا فضل اللّٰہ کون ہیں؟ اگر تم ان کو نہیں جانتے تو ذرا ان علاقوں کا دورہ کرو جن علاقوں میں یہ رہتے تھے اور وہاں کے لوگوں سے ان کی قوم، زبان اور مالی حالت کے بارے میں پوچھو۔ کیا یہ سارے امریکی ڈرون حملوں میں شہید نہیں ہوئے؟ کیا تمہیں وہ دن یاد نہیں جب 2008 میں انڈیا نے پاکستان پر حملہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو تم انڈیا کو بیت اللّٰہ اور فضل اللّٰہ سے ڈراتے رہے۔ حقیقت تو یہی ہے۔ دوسری طرف دیکھو تمہارے بڑے اکثر دوہری شہریت رکھتے ہیں اور بار بار کہہ چکے ہیں کہ ہم امریکا کے فرنٹ لائن اور صف اول کے اتحادی ہیں۔ تمہارے سربراہوں کے ساتھ امریکا سال میں کئی بار مالی تعاون کرتا ہے۔ تمہارے سربراہان سال میں کتنی دفعہ امریکا جاتے ہیں۔ تمہارے سربراہوں نے کتنے وہ لوگ جو امریکا کے دشمن تھے پکڑے اور شہید کیے ۔

دیکھو فوجی جوان!! اگر تم خواب غفلت سے بیدار ہوجاؤ اور اللّٰہ کو روزی رساں مانو تو پھر تم سمجھ سکتے ہو۔ یہ آسان سی باتیں جو تجھے سمجھ نہیں آتیں اس کی وجہ تیرا مردہ ضمیر ہے جسے چند ٹکوں کے لالچ نے ماردیا ہے ۔

دیکھو فوجی جوان!! ایک اور طریقے سے میں آپ کو سمجھاتا ہوں۔ تمہارے سربراہ جو تمہیں یہ سمجھاتے رہتے ہیں کہ طالبان انڈیا کے ایجنٹ ہیں تو آجاؤ دیکھتے ہیں کہ وہ چاہتے کیا ہیں؟ تم نے سنا ہوگا کہ وہ اس ملک میں شریعت کے نفاذ کامطالبہ کررہے ہیں۔ اب تو فیصلہ بالکل آسان ہوگیا۔ آؤ ملک میں شرعی نظام نافذ کرتے ہیں ان لوگوں کا بہانہ بھی ختم ہوجائے گا اور قوم وملک کو بھی ایک عظیم جنگ سے نجات مل جائے گی۔ لیکن یہ کام تم سے نہیں ہوپائے گا اس لیے کہ تمہارے افسر یہ بات ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ ہوسکتا ہے تم یہ کہو کہ ہم شریعت اس لیے نافذ نہیں کرتے کیو ں کہ یہ انڈیا کے لوگ ہیں اور انڈیا کا مطالبہ ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ برہمن شریعت کا مطالبہ کرتے ہیں اور تم اسے نافذ نہیں کرتے! شائد تم یہ کہو کہ ہمارا ملک اسلامی ملک ہے اور اس میں شرعی نظام نافذ ہے لیکن تمہیں معلوم ہے کہ اس ملک میں ایسی پارٹیاں ہیں جو یہ نعرہ لگاتی ہیں کہ اس ملک میں شرعی نظام نافذکیا جائے، اس کا تو یہی مطلب ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظام نہیں ہے، پھر تو ان سے پوچھنا چاہیے کہ وہ کیوں لوگوں کو یہ دکھاتے ہیں کہ پاکستان میں کفری نظام ہے اس لیے کہ جب اسلامی نظام نہیں ہے تو اس کا مطلب تو یہی ہوا کہ کفری نظام ہے۔ دوسری اگر











تم دیکھو تو تین بار تمہارے ملک میں شریعت بل پیش کیا گیا کیوں؟ اگر یہ اسلامی ملک ہوتا اور اس میں شریعت نافذ ہوتی تو شریعت بل کیوں پیش کیا جاتا؟ اور ایک دفعہ نہیں تین بار، اس کا تو صاف مطلب یہی ہے کہ شریعت نافذ نہیں ہے۔ اور پھر تین بار یہ بل فیل، نامنظور اور مسترد کیا گیا۔ ایسا ملک اسلامی ہوسکتا ہے جو اسلام فیل اور نامنظور کردے؟ لیکن شریعت نافذ نہ کرنا بھی تمہارے حکمرانوں کی مجبوری ہے اس لیے کہ اس سے اقوام متحدہ اور امریکا ناراض ہوجاتاہے باوجود اس کے کہ وہ اس سرزمین کے باشندے نہیں ہیں لیکن تمہارے حکمرانوں کو بچوں کے لیے کچھ پیسے دیتے ہیں اور انہیں اعلی کالجوں میں پڑھنے کا موقع دیتے ہیں اس لالچ نے ان کے ضمیر اور احساس کو مار دیا ہے ۔

دیکھو فوجی جوان!! تم اپنے آپ کو مسلمان اور سنی کہتے ہو تمہارے ساتھ ایک ہی محاذ پر تمہارا شیعہ بھائی بھی ہوتا ہے جو تمہاری ماں اور رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ کو گالیاں دیتا ہے جو تمہارے عقیدے کا حصہ ہے اور اس کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف لڑتے ہو۔ جب تم سنی مذہب سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی مسجد پر چڑھائی کررہے تھے اس وقت بھی یہ آپ کے ساتھ تھے۔ تمہیں یاد ہو گا کہ جب تم قبائل میں لڑرہے تھے تو بھی یہ آپ کے ساتھ تھے۔ وہ تمہارے بارے میں کیا سوچتے ہوں گے؟ یہی سوچتے ہو ں گے کہ میرے یہ ساتھی بڑے بے غیرت ہیں، میں اگر ان قبائلیوں کومارتا ہوں تو میں تو ان کو اپنا دشمن سمجھتا ہوں میرے تو عقیدے کے دشمن ہیں، لیکن میرا یہ ساتھی جو ان کا ہم عقیدہ ہے انہیں کیوں مارتا ہے۔ تم جب اپنے سنی مسلمان قبائلی بھائیوں کے گھروں کی تلاشی کرتے ہو اور تمہاری بہنوں کو یہ تمہارے عقیدے کے دشمن دیکھتے ہیں اور ان کی عصمت دری کرتے ہیں یا ان کے گھروں میں داخل ہوتے ہیں توتمہیں شرم نہیں آتی؟ کیوں آئے گی کیوں کہ تمہیں توصرف اپنے پیٹ کی فکر ہے !

اے پشتون نوجوان! کیا تجھے بھی احساس نہیں ہے؟ جب تو اپنے ملک میں اپنے ہی لوگوں کے خلاف آپریشن کرتا ہے تو تجھے اپنا ضمیر ملامت نہیں کرتا؟ تعجب کی بات ہے کہ تیرا غیر پشتون ساتھی تیرے پشتون بھائی کے گھر میں داخل ہوتا ہے اور تیری پشتون بہن کے کپڑے اپنی بہن اور بیٹی کے لیے لے جاتا ہے! تو نے ایک ویڈیو میں یہ بھی دیکھا ہوگا کہ تیرے غیر پشتون ساتھیوں نے تیری پشتون قبائلی بہنوں کے کپڑے لڑکوں کو پہنائے ہیں اور اسی حالت میں فوجیوں کے سامنے ناچتے ہیں، تیرا احساس اس سے بھی بیدار نہیں ہوتا! ناراض نہ ہونا! تو بڑا مجرم ہے، ذرا سوچو توسہی! جب تم پشتون سرزمین پر آپریشن کرتے ہو اور دیکھتے ہو کہ ایک سفید ریش بوڑھا اپنے پوتے کو کندھے پر بٹھائے جارہا ہے، تمہیں اپنی قوم پر اتنابھی رحم نہیں آتا؟ تم دیکھتے ہو کہ











سڑکوں اور راستوں پر خواتین جارہی ہوتی ہیں اور ان کے پیروں میں چپل بھی نہیں ہوتی، خواتین اور بچے رورہے ہوتے ہیں اور اپنا گھر بار چھوڑ کر جارہے ہوتے ہیں تمہیں اب بھی احساس نہیں! پھر انہیں کیمپوں میں ذلیل کیا جارہاہے پھر بھی تمہیں احساس نہیں، تعجب ہے تم پر !

شائد تم یہ کہو کہ یہ سب کچھ تو تمہاری وجہ سے ہے لیکن تم خود فیصلہ کرو ، جس وقت ہم آزاد قبائل میں تھے تو قبائل بھی تھے اور ہم بھی، ہم جب راستے پرجا رہے ہوتے تھےتو قبائل کے چھوٹے بچے بھی ہم سے ہاتھ ملاتے تھے لیکن تمہارے آنے سے قبائلی علاقہ آج خالی خولی پڑا ہوا ہے۔ قبائل کے لوگ جب تمہارے پاس سے گذرتے ہیں تو ان کی حالت غیر ہوتی ہے، قبائلیوں کے بچے تمہیں دیکھتے بھی نہیں، اس لیے کہ تمہارے حکمران انہیں اجنبی تہذیب سکھانا چاہتے ہیں۔ تم تو قوم ووطن کے بڑے محافظ ہو! جنوبی وزیرستان میں بنائی گئی تمہاری وہ ویڈیو بھی میں نے دیکھی جس میں تم قبائلی بچوں کو تربیت دیتے ہو اور ان میں ایک بے چارہ جب فٹبال بناتا ہے تو اس کو انگریزی میں انٹرویو دینے کے لیے تم یہ الفاظ سکھاتے ہو: کہ یہ میری طرف سے بارک ابامہ کو گفٹ ہے۔ افسوس! ایک طرف ہمارا قتل عام جاری رکھے ہوئے ہو اور دوسری طرف ہمیں کہتے ہو کہ ہماری تعریف کرو! اور وہ بچہ ابامہ کانام بھی صحیح طرح آدا نہیں کرسکتا ابامہ کی جگہ ابانہ بولتا ہے۔ یہ تم اس کے دل میں قوم اور ملک کی محبت راسخ کرنا چاہتے ہو۔ یہ دراصل قبائل کے زخموں پر نمک پاشی کے مترادف ہے۔ ابامہ وہ کالا شیطان جس کی وجہ سے مسلمانوں اور بالخصوص پشتون کا قتل عام جاری ہے۔ بے گھر ہو رہے ہیں اور دردر پھررہے ہیں۔ کبھی براہ راست بمباری کرتے ہیں اور کبھی ڈالر دے کر تمہارے ذریعے سے ہمیں شہید کرتے ہیں ۔

فوجی جوان!! اب بس کر، اپنا احساس زندہ کر، روزی رساں اللّٰہ ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اس فوج میں نہیں ہیں لیکن پھر بھی کھاتے پیتے ہیں، کوئی بھی بھوکا نہیں مرا، تجھے بھی اللّٰہ تعالیٰ زرق دے گا !

اول تو تم بہادر جوان ہو، تمہارے ہاتھ میں بندوق ہے اور اس میں گولیاں بھی ہیں، تو زندہ اور بیدار احساس وضمیر کاثبوت دیتے ہوئے اس کا رخ ان حکمرانوں کی طرف پھیردو جو تمہارے دین اور ملک کے دشمن ہیں اور تمہاری سرزمین اور خود مختاری کو داؤ پر لگایا ہے، جوتمہار ی قوم کے بچوں اور جوانوں کے قاتل اور تمہاری مسجد اور مدرسے کے دشمن ہیں۔ اگر یہ نہیں کر سکتے! تو کم سے کم یہ اجرتی قتل کا پیشہ چھوڑدو اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لیے قوم کے بچوں کو قتل نہ کرو! امریکیوں اور دوسرے کفار کے تحفظ کے لیے اپنی قوم کے بچے مت مارو، اپنا ملک ان کی حفاظت کے لیے ان کے حوالے مت کرو! تم اپنا احساس جگاؤ گے تو تمہیں پتہ لگے گا کہ میں آزاد ہو ں یا غلام، مسلمان ہوں کہ کافر !؟



کیا پاکستان کا آئین اسلامی ہے......؟

(ابوبکر)

جب سے ملک پاکستان میں حکومت اور طالبان پاکستان کے مابین مذاکرات کامعاملہ کھڑا ہوا، یہ بحث بھی ساتھ کھڑی ہوگئی ہے کہ کیا پاکستان کا آئین اسلامی ہے؟ حکومت کے ساتھ سیکولر سیاسی جماعتیں اور دینی جماعتوں کے قائدین اور عوام میں مشہور علماء بھی آئین پاکستان کو عین «اسلامی» قرار دے کر اسی کے تحت مذاکرات کرنے پر مصر نظرآئے اور اس سے ماوراء مذاکرات پر کسی صورت راضی نہ ہوئے۔ جبکہ دوسری طرف طالبان پاکستان کا بھی یہ اصرار تھا کہ وہ آئین پاکستان کو ہی اسلامی نہیں مانتے چہ جائے کہ اس کے تحت مذاکرات کیے جائیں۔ کیونکہ اگر آئین پاکستان اسلامی ہوتا تو پھر جنگ وجدال کرنے کی کیاضرورت تھی !

اب جبکہ طالبان پاکستان آئین پاکستان کو مکمل طور پر غیراسلامی قرار دے کر اس کے تحت مذاکرات سے انکاری ہوچکے ہیں، بڑے معزز مفتیان کرام اور علماء عظام جن کی شہرت کے ڈنکے پوری دنیا میں بج رہے ہیں، لگتا ہے خم ٹھوک کرمیدان میں آگئے ہیں اور ہر طرف سے ایک ہی فتویٰ جاری کیاجارہا ہے کہ «پاکستان کا آئین اسلامی ہے» ۔

اس بحث کو الگ رکھتے ہوئے کہ کیا شریعت کی روشنی میں الگ سے کسی آئین کی تدوین وتنفیذ کی ضرورت ہے، ہم طویل بحث وتحقیق سے بچتے ہوئے آئین پاکستان میں موجود چند چیدہ چیدہ قوانین کوشریعت کے پیمانے پرپرکھ لیتے ہیں تاکہ منصفانہ طور پر اس بات کاادراک کیا جاسکے کہ کیا واقعتاً پاکستان کا آئین اسلامی ہے ؟ اور اس ضمن میں حکومت، سیکولر ودینی سیاسی جماعتوں اور چند معروف علماء کا موقف درست ہے یا پھر جو موقف طالبان پاکستان کا ہے وہ اصل حقیقت اور سچائی ہے !؟

سیاسی طور پر آئین پاکستان کے قوانین کاشرعی قوانین سے موازنہ

1۔ آئینِ پاکستان کےتحت صدر صوابدیدی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اگرکوئی کام کرتا ہے (چاہے وہ شریعت سے متصادم ہی کیوں نہ ہو) ۔ تواس کو کوئی شخص بھی کسی عدالت میں چیلنج نہیں کرسکتا۔ شریعت میں کسی بھی سربراہ مملکت کوایسے کوئی بھی صوابدیدی اختیارات حاصل نہیں ہوتے جو کہ شریعت سے متصادم ہوں ۔

2۔ آئین پاکستان کے تحت صدرکو یہ اختیارحاصل ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی سزا یافتہ مجرم مثلاً قاتل کومقتول کے ورثہ کی مرضی کے برعکس معاف کردے ۔
شریعت میں کسی بھی سزا یافتہ مجرم مثلاً قاتل کومقتول کے ورثہ کے علاوہ کوئی اور شخص کسی طرح معاف نہیں کرسکتا ۔

3۔ آئین پاکستان کے تحت اس بات کی کوئی قید نہیں کہ سربراہ مملکت عورت ہویامرد۔ عورت کو بھی سربراہ مملکت بنایا جا سکتا ہے۔ شریعت میں اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ عورت کو بطور سربراہ مملکت (صدر یا وزیر اعظم) کے عہدے پر فائز کردیا جائے ۔

4۔ آئین پاکستان کے تحت اعلیٰ عدالتوں کے جج کے لیے مسلمان اور عادل ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے۔ کافر اور فاجر شخص بھی اعلیٰ عدالتوں کاجج بن سکتا ہے (جیسے جسٹس بھگوان داس کاسپریم کورٹ کاجسٹس بنا) ۔
شریعت میں قاضی کے لیے مسلمان اور عادل ہونے کی شرط لازمی ہے ۔



معاشی طور پرآئین پاکستان کے قوانین کا شرعی قوانین سے موازنہ

1۔ شریعت میں سود کی حرمت وشناعت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس کو اللّٰہ اور اس کے رسول ﷺ سے اعلان جنگ قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ آئین پاکستان کے رو سے یہ جائز ہے۔ بس آئین میں ایک نمشی وعدہ کیا گیا ہے کہ سود کو جلد ختم کیا جائے گا۔ اسی طرح سودی نظام کو جاری وساری رکھنے کے لیے عدالتی طور پر اس کو تحفظ فراہم کیا گیا۔ اسٹیٹ بینک باقاعدہ بینکوں کے لیے شرح سود کا اعلان کرتا ہے ۔

2۔ شریعت میں شراب کی حرمت سب پر واضح ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی تیاری اور خرید وفرخت پر بھی سزائیں موجود ہیں۔ آئین پاکستان کے تحت شراب کی خرید وفروخت کے باقاعدہ پرمٹ جاری کیے جاتے ہیں۔ جہاں سے مسلمان اور کافر دونوں بلاروک ٹوک شراب خریدتے ہیں اور اب تو باقاعدہ شراب قانونی طور پر اکسپورٹ کی جارہی ہے ۔

معاشرتی طورپرآئین پاکستان کے قوانین کاشرعی قوانین سے موازنہ

1۔ شریعت میں دوسری شادی کرنے کے لیے ایسی کوئی شرط



سرے سے موجود ہی نہیں کہ دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی سے اجازت لے۔ آئین پاکستان کے تحت کوئی شخص دوسری شادی اس وقت تک نہیں کرسکتا جب تک اس کی پہلی بیوی باقاعدہ اس کی اجازت نہ دے، ورنہ بصورت دیگر وہ مجرم ٹھہرے گا۔

2۔ شریعت میں پوتا اپنے دادا کی وراثت کا حقدار نہیں ٹھہرتا اگر اس کا والد پہلے فوت شدہ ہو۔ آئینِ پاکستان کے تحت پوتا اپنے دادا کی وراثت کاحقدار ٹھہرتا ہے چاہے اس کا والد فوت ہوچکا ہو۔

3۔ شریعت میں وصیت ووراثت کاایک طے شدہ پیمانہ مقرر ہے اس سے ماوراء کوئی بھی وصیت یاوراثت کی تقسیم کالعدم قرار پاتی ہے۔
جبکہ آئینِ پاکستان کے تحت اگرکسی شخص نے انتقال سے پہلے وصیت کے طور پر اپنا سارا مال کسی ایک وارث یاکسی غیر وارث کے حوالے کر جائے تو بہرصورت اس کو قبول کیا جاتا ہے۔

4۔ شریعت میں چور کی سزا اس کی جملہ شرائط کے ساتھ ہاتھ کاٹنے کی ہے۔ آئینِ پاکستان میں چور کی زیادہ سے زیادہ سزا تین سے سات سال ہے۔



5۔ شریعت میں غیر شادی شدہ زناکار کی سزا 100کوڑے ہیں اور شادی شدہ کے لیے رجم کی سزا ہے۔ جبکہ آئینِ پاکستان میں دونوں صورتوں میں سزا پانچ سال اور دس ہزار روپے جرمانہ ہے۔

6۔ شریعت میں زنا بالجبر کی سزاغیرشادی شدہ کے لیے سو کوڑے اور شادی شدہ کے لیے رجم ہے۔ آئین پاکستان میں زنا بالجبر کی سزا کوڑوں اور رجم کے بجائے سزائے موت یاپچیس سال قید ہے۔

7۔ شریعت میں بلوغت کاشمار اس کے آثار ظاہر ہونے پر کیاجاتا ہے یاپھر لڑکی کے لیے زیادہ سے زیادہ گیارہ سال اور لڑکے کے لیے چودہ سال ہے۔

آئین پاکستان میں بلوغت کاشمار بہر صورت اٹھارہ سال کی عمر سے کیا جاتا ہے۔

یہ تھے آئین پاکستان کے چند قانونی نکات، ورنہ باقی تو پورا آئین اسلامی قوانین کی مخالفت سے بھرا ہوا ہے، یا تو آئین پاکستان کے قوانین شرعی قوانین سے بالکل متصادم ہیں یا پھر شرعی قوانین کو توڑ مروڑ کر اور ترمیم وتخفیف کرکے شامل کیا گیا ہے۔

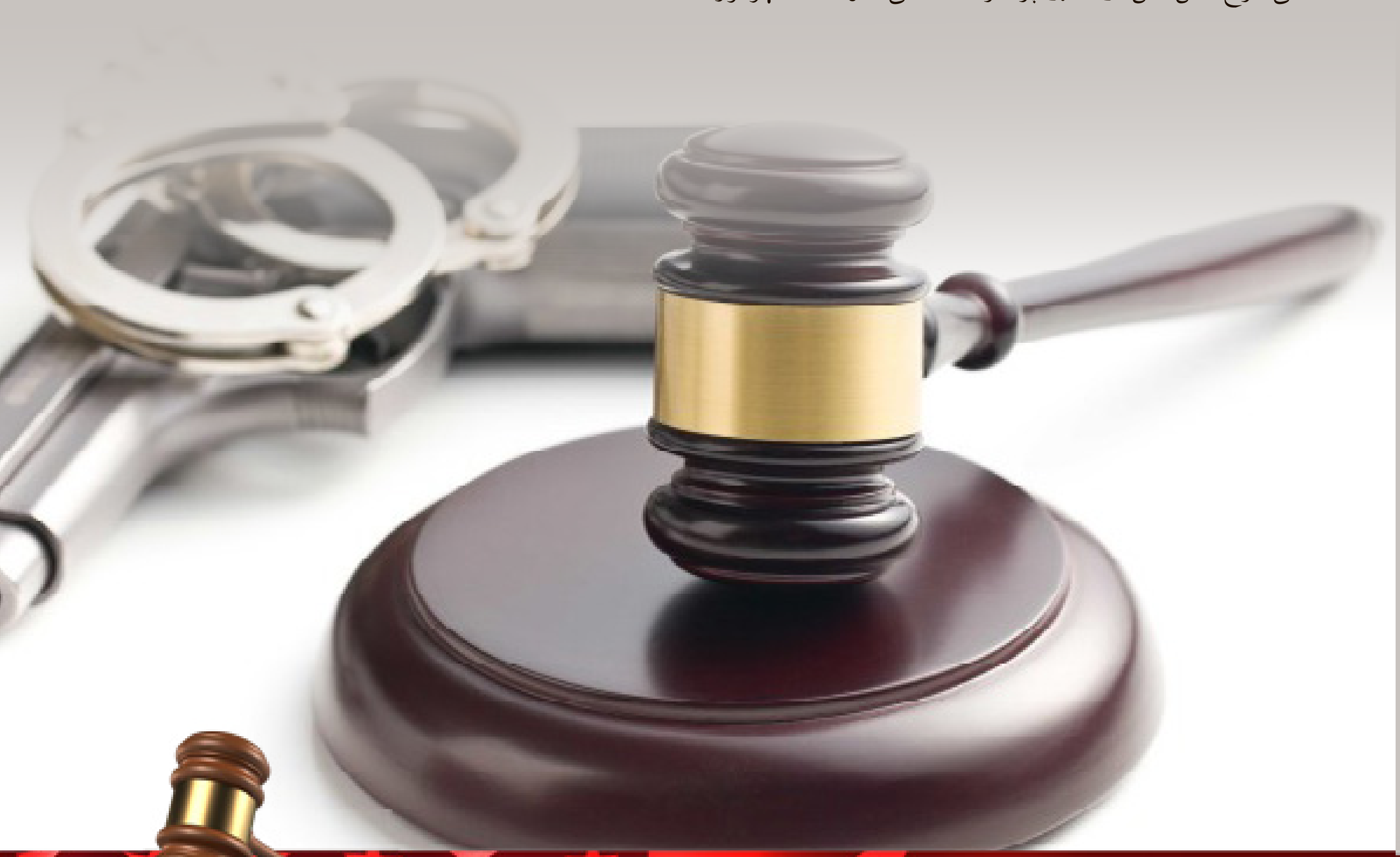
صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث میں یہ واقعہ موجود ہے کہ: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یہود کے علماء نے زنا کی سزا میں ترمیم وتخفیف کی اور اس کا نفاذ کیا۔ ایک دفعہ جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ منظر آیا کہ شادی شدہ زنا کار کی سزا رجم کو بدل کرکے اس کی جگہ منہ کالاکرکے اور گدھے پر بٹھاکرکے اس کوگھمارہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نےان سے دریافت کیا کہ کیا تورات میں اس کی یہی سزا منقول ہے؟ پہلے پہل تو یہود کے علماء نے تورات کے اصل حکم کوچھپایا لیکن عبداللہ بن سلام جو یہود کے علماء میں سے تھے اور ایمان لاچکے تھے انہوں نے تورات کی اصل سزاکی طرف اشارہ کیا تو اور علمائے یہود نے بھی اعتراف کیا کہ تورات میں شادی شدہ زناکار کی سزا رجم ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کی سزا کا اجرا کرتے ہوئے فرمایا: اللہم انی اول من احیا امرک اذ اماتوہ فامر بہ فرجم «اے اللہ! میں سب سے پہلے تیرے اس حکم کو زندہ کرتا ہو ں جبکہ ان (اہل کتاب) نے اس کو مردہ کیاتھا»۔ چنانچہ اس واقعہ کے پس منظر میں قرآن کی وہ آیتیں بھی نازل ہوئیں جس میں یہ حکم ربانی بھی ہے کہ: وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ[المائدة:٤٤] «جو اللہ کے نازل کردہ کلام کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہی لوگ کافر ہیں»۔

بس جس آئین کے قوانین شریعت کے اہم احکامات سے متصادم ہوں یاپھر اس میں قانونی طور پر شرعی قوانین کی ترمیم وتخفیف کردی گئی ہو تو کیا ایسا آئین کسی صورت اسلامی قرار پاسکتا ہے؟ شریعت میں تو وہ قاضی جو شرعی قوانین میں ترمیم وتخفیف کا مرتکب ہوا ہو اس کو داخل نار قرار دیا گیا ہے (يؤتى بوال نقص من الحد سوطاً فيقال له لم فعلت ذاك فيقول رحمة لعبادك فيقال له أنت أرحم بهم مني فيؤمر به إلى النار ويؤتى بمن زاد سوطاً فيقال له لم فعلت ذلك فيقول لينتهوا عن معاصيك فيقول أنت أحكم به مني فيؤمر به إلى النار)(تفسير الرازی ج11ص239الكشاف ج4ص375)

«قیامت کے روز ایک حاکم لایا جائے گا جس نے حد میں سے ایک کوڑا کم کر دیاتھا۔ پوچھا جائے گا یہ حرکت تو نے کیوں کی تھی؟ وہ عرض کرے گا آپ کے بندوں پر رحم کھاکر۔ ارشاد ہوگا کہ اچھا! تو ان کے حق میں مجھ سے زیادہ رحیم تھا! پھر حکم ہوگا کہ لے جاؤ اسے دوزخ میں۔ ایک اور حاکم لایاجائے گا جس نے حد پر ایک کوڑے کا اضافہ کر دیا تھا۔ پوچھاجائے گا کہ تو نے یہ کس لیے کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا تاکہ لوگ آپ کی نافرمانیوں سے باز رہیں۔ ارشاد ہوگا کہ تو ان کے معاملے میں مجھ سے زیادہ حکیم تھا! پھرحکم ہوگا لے جاؤ اسے دوزخ میں»

بس جس طرح اگرکسی بوتل میں شراب ڈال کر اس کے اوپر پانی یاآب زمزم لکھنے سے وہ شراب اسلامی قرار نہیں پاسکتی۔ بالکل اسی طرح جس آئین کے ماتھے پر صرف اسلامی لکھ دیا گیا ہو اور اس کے اندر اکثر قوانین صریحاً خلاف اسلام ہو تو وہ کس طرح «اسلامی» قرار پاسکتا ہے۔ بس جو لوگ بھی اس آئین کو اس بنیاد پر اسلامی آئین قرار دینے پر مصر ہیں کہ اس کو ہمارے آباء واجداد نے منظور کیا تھا تو ان کے لیے تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ: [مَّا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ ۚ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ إِن يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا] (الكہف:5) «نہیں ہے ان کے پاس کوئی علم اور نہ ہی ان کے آباء واجداد کے پاس، بڑی بری ہے بات جو کہ نکلتی ہے ان کے مونہوں سے، وہ نہیں کہتے سوائے جھوٹ کے»۔

اور جو لوگ اس غیر اسلامی آئین کو اسلامی مان کر اس کے نفاذ پر مسلمانوں سے جنگ پر آمادہ ہیں ان کے لیے تو یہ بشارت ہے: [إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۔ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ](آل عمران :21۔22)«جو لوگ اللہ کے احکام وہدایت کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کی جان کے درپے ہوجاتے ہیں جوخلق خدا میں عدل وقسط کاحکم دینے کے لیے کھڑے ہوں تو ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادیجیے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں ضائع ہوگئے، اور ان کا کوئی مددگار نہیں»۔





امیر محترم مولانا فضل للہ حفظہ اللہ کے بیان سے اقتباس:

اللہ رب العالمین کی رحمتیں اور برکتیں ہوں ان علماء کرام پر، ان کمانڈروں پر جو خود بھی ہروقت فدائی کے لیے تیار ہوں اور امت مسلمہ کے نوجوانوں کی ایسی تربیت کریں، ایسی ذہن سازی کریں، انھیں آزادی کا درس دیں جس کے ذریعے کفر کی بدمعاشی ختم کریں، ان کو دندان شکن جواب دیں انھیں دفاع کرنے پر مجبور کریں، ان کی ساری ٹکنالوجی ناکام بنائیں، ان کی زندگی اجیرن بنائیں، اس سوئی ہوئی امت کو بیدار کریں، سو میرے مہاجر اور انصار بھائیو! سب اخلاص کے ساتھ پکا ارادہ اور پختہ عزم کریں کہ میں (فدائی)جیکٹ اور کلاشن (بندوق،گن) کی فدائی کروں گا توپھر تمہارا یہ انتظار بھی فدائی ہے اس لیے کہ: [انتظار الصلاۃ فی حکم الصلاۃ]۔ اور اللہ تعالی ان کی تمام حاجات پوری کرے گا۔ عزت، چین اور سکون کی زندگی اللہ تمھیں دے گا ۔

ورک آشنا

لیکوال: سالار یوسفزئی

نیمه شپه وه...خلک ټول په خوب اوده پراته وو ...ناڅاپه په ګاونډ کښې چغې شوې ...وای ځما بچېه! وای ځما ځویه! وای ځما وروره!...دغه آهونه چې دزړه پرده او غوږنه یې دواړه شلول...نورله سترګو نه خوب او تښتیدو...او انساني ترحم او عاطفه غالبه شوه ... یوساعت خو ځما ذهن دا کار نه کولو چې څه خوب وینم او که نه دا په رښتیا څه دی...بالآخر ما په خپله غوږنه یوه چونډۍ او لګوله... پوه شوم چې هرڅه چې دي دویښو په دنیا کښې دي...حقیقت دی کوم خوب او خیال نه دی... په دې کښې دکور نور خلک هم دې چیغو راویښ کړل...یوتربله پوښتنې شروع شوې...ماواغوښتل چې څه ٔ دباندې را وه اوځم ...او که څوک غم زپلی وي نو مدد به یې وکړم ... ددروازې خوا ته را روان شوم ...کله چې مې دروازه برسیره کړه او اراده مې وکړه چې کوڅې ته وه او ځم نو لا دانګړ په مېنځ کښې وم چې راباندې آواز اوشو...ډیر په زوره یو بې رحمه آواز وه ...ودریږه !چې ونه خوزې ...آرډرنشته...مایو خوا بل خوا وکتل په انګړکښې څوک نه وو... داغږ دبام نه وو ... بیا یوه تیزه بجلي ځما په سترګو او لګیده...چې دهغې په وجل کېدلو سره ځما دسترګو مخې ته توره تیاره شوه... ما مخکښې داسې حالت نه وه لیدلی... څه ډېر وه ویریدم او پوښتنه مې وکړه...څوک یې او څه وائې دا څه چل دی!... خوځمادپښتنې ځواب ماته رانه کړی شو ... بلکې وه وئیلی شو چپ ودریږه که نه وي لاړې... څه هک پک شوم... ژبه مې بنده شوه .... چیغې شروع وې ژړا وخت تربله زیاتیدله... دلته ځما نه هم د کومک کولو لار ورکه شوه...او څه داَسمان دلاندې په کولاو انګړ کښې بغیر له زولنو تړلی ووم ... په کوټه کښې دننه هم دا آواز واوریدی شو ...په توره شپه کښې دویرې او خوف یو نا آشنا کیفیت وه... بهر حال وخت تیریده او هغه ژړا ځما په غوږونو لګیدله ... خواوس ځما غمونه دوه شول...یو هغه ژړا او بلې خوا ته دخپل سرغم... ترډیره وخته هم دغه کیفیت وه... تقریبا دوه درې ساعته څه هم دغسې ولاړ وم ... نه په شا تللی شوم او نه په مخکښې... هغه غم ځمونږ کور ته هم راغی ... او دلته ځما مور هم هغسې په ژړا سر شوه کومې ژړا چې څه له خوبه راویښ کړی وم او له کوټې نه یې رابهر کړی وم...تردې وخته څه په هیڅ نه وم خبر چې دا څه دي؟ داولې ؟ داپه څه ؟ او دا څوک دي ؟...نه په دې خبریم چې په توره شپه دغه ژړا ولې ده د چا ده...بالآخردوه درې ساعته وروسته دکوټو په سرونو ددرب درب آوازونه ...او شپیلي شروع شول ... په دې کښې ما دموټرو آوازونه هم واوریدل... په دې سره هغه چغې نورې هم زیاتې شوې... په دغه دردونکو آوازونو کښې دسړو او دښځو دواړو آوازونه راتلل...څه اوس هم دافرق نه شم کولی چې په دې کښې دردونکی آواز دوای ځویه وه او که دوای بابا... په دې کښې ګاډیو هارنونه شروع کړل او روان شول... دموټر دغه آواز ورو ورو لرې کیده تردې چې دشپې په خاموشه فضا کښې یواځې دژړا آواز پاتې شو... دغه وخت وه چې په دې کښې دجومات نه دملا د اذان آواز راغی... الله اکبر، الله اکبر ... داهم ځما دژوند یوه شپه وه چې صبا شوه... دانديښنو ډکه شپه...یو وحشت ناکه او دهشت ناکه شپه... یقینا دملا داذان آواز بالکل یو دخوشالۍ زیری وه...اوس چې کله ځمونږ په کلي کښې څه دهغه ملا صاحب داذان آواز واورم نوځما ذهن څو کاله شاته کړي...اوهغسې ماته ښکاري چې څه دخپل کور په انګړ کښې ولاړ یم ... دخپل ژوند اومرګ په کشمکش کښې...ماته هغه چیغې او سورې هم رایادې شي... خیر دملا داذان نه وروسته څه هم په دې پوه شوم چې خطره ختمه شوه... دخپلې کوټې لور ته روان شوم... خپلې سپین سرې مور راته رامنډه کړه...اوښکې یې په مخ روانې وې... څه یې په مخ داسې ښکل کړم لکه چې څه څوکاله وروستو خپل کور ته راغلی یم... خومونږ لا تراوسه نه یو خبر چې دا څه وو؟ اوولې ؟... څه له کوره بهر وه وتلم دکلې خلک هم یوې خواته روان وو څه هم لاړم ... چې آخریوکور ته ورغلو... اوهو! دا خوځما دملګري سید عرب خان کور دی... سید عرب خان ځما ډیر نزدې ملګری...هغه یوغریب او دینداره هلک... په کور کښې غم دی اوچغې دي ژړاده... څه ورنزدې شوم خونه کوم کټ شته او نه کوم مړی... دا دڅه ژړاده؟ ځما دنیمې شپې دخوب نه داول راپیداریدو پښتنه اوس هم لاځواب نه دی پیداکړی ...سید عرب خان چې پلارېې ډیر بوډا...په ټیټه ملا په کونټۍ تکیه حجرې ته راځي ... دژړا اوښکې یې په ګیره راروانې دي ... ما پوښتنه وکړه کاکاجی! سید عرب خان څه شو... هغه سلګو نیولی ماته صرف په سر اشاره کوي چې نشته... دهغه آواز نه راوځي ... څه هغه ته ورنزدې شوم او بیا مې پوښتنه وکړه... کاکاجی ! دا څه چل وو ؟...خوهغه غریب هم په خپل برخلیک نه ووخبر... بیا یې په اشاره دنه یم خبر ځواب راکړو... څه غلی شوم او پوه شوم چې کاکاجي دغم نه دومره ډک دی چې په دي وخت کښې نورپېښتنې کول دهغه تنګول او په عذابول دي... مونږ پاسیدو او دجومات په لورروان شو کاکا هم ځمونږ سره جومات ته لاړو... دسحر دلمونځ نه چې فارغ شو... نوخلک دسیدعرب دپلار نه راتاؤ شول ... هغه ته یې تسلي ورکوله...مابیاپوښتنه وکړه کاکاجي! ځماملګری څه شو؟... وه یې ویل بچېه! هغه بیګاه... او بیا چپ ... اوبیا... فوج راغلی وه بویې تلو...ماویل: کاکا! ولی؟...کاکا: بچیه! څه خبریم ... کاکا! څه یې ورته ویل ... کاکا : بچیه توره شپه وه په غولي کښې دربا شوه چې مونږ سترګې غړولې ... بیادکوټې دروازې ته چا لغته ورکړه... او بیایې مسلسل په بدو ردو شروع وکړه...چې مونږ ورپرانست نو سم دلاسه یې په سید عرب په لغتو اوسوکونو شروع وکړه... هغه هم پوښتنه کوله چې ولې؟...خوددې خبرې ځواب یواځې وهل وو... په زمکه سملولی شو او یو عسکر پرې دپاسه وه دریدو ... ما او مور یې کوشش وکړو چې سید عرب خان ترې خلاص کړو ... او پوښتنه ترې وکړو چې دا ولې؟ په دې کښې یوبل عسکر رامخکښې شو او ماته یې په مخ داسې څپېړه راکړه چې ځما له سترګو نظر لاړو... او بیا یې په اردو ژبه کښې ماته کنځل شروع کړل... بوډۍ مور یې نه صبریده او دسید عرب په هغه دردؤنکوزیرګو زوریدله چې هغه دعسکر دلاندې کول... بیا یې عسکر ته ځولۍ ونیوه...خوعسکر هغې ته هم

ورک آشنا



ښکنځل وکړل او په تشي کښې یې لغته ورکړه چې په هغې ځما شاته پریوته...دسیدعرب خان ماشومې لور رامنډې کړې...په ماشومه ژبه یې عسکر ته وه ویل... ماما! ځما بابا ته څه وائی ؟...خو چې مادعسکر ارادې ته وه کتل نو هغه ما رادیخوا کړه او ځان ته مې نزدې کړه...هغې ماته وه ویل :دادا! دا څوک دی ؟...دوئ ځما بابا ته څه وائی؟ ولې ځمادبابا سره جنګ کوي...ځه چپ وم هغې هم ژړل اوما هم...دصبا نه لږ مخکښې یې په کښې زنځیرونه واچول او په ګاډي کښې یې واچولو... مونږ ډیرې چغې وکړې خو چاهم ځمونږ چغې وانه وریدې...او بیا کاکا وه ویل چې نور ځه هم نه یم خبر... سید عرب خان یوعاجز، نرم خویه او دینداره هلک وه... دینی علم یې هم مکمل کړی وه... صبا ته دکلې مشران وه وتل...دکلي تهانې ته لاړل پوښتنه یې وکړه خو تهانیدار وه ویل چې ماته معلومات نشته... منډې ترړې شروع شوې خو دسیدعرب خان هیڅ درک نه لګي... وجه څه ده ؟ بالاَخر ځینوچارواکو وه ویل چې په سید عرب خان شک دی چې دطالبانو سره لاس لري... دکلې یوه مشر ته ما و ویل چې شک او که یقین...هغه ویل: چې نه بچیه! شک ... ما ویل دا دومره هر څه په شک کښې وشو ...... هغه ویل بچیه نه پوهیږو...ماویل دا ځمونږ خپل پوځ وه ؟...هغه ویل هو بچیه نور څوک ....! ځه حیران شوم خو خاموشي ... خودغه درد ځمازړه ته پریوتو... دسیدعرب خان عکس به کله په ویښه اوکله په خوب کښې ماته راتلو... کله به مې ولیده چې راغی...خو دابه خیال وه... څوورځې وروسته اختر راغی... ځه دسید عرب خان کورته لاړم. وړې لورګۍیې رامنډې کړې...ما چې وه کتل دهغې جامې خیرنې وې...ځما دسترګو نه اوښکې را وه بهیدلې

... ماته یې په وړه ژبه ویل ماما !ځما بابا څه شو ؟...ځما اوښکې نورې هم زیاتې شوې او چپ شوم ... کتل مې چې کاکا حجرې ته را وه وتو خواوس دهغه صحت نور هم خراب وه په دغه کور کښې داختر هیڅ آثار نه لیدل کیدل... ماویل: کاکا !اللّه به خیر کړي دې ماشومې ته خوبه موکپړې بدلې کړې وای...هغه وه ویل: بچیه! ددې ماشومې دې لږې پوهې مونږ نور هم تباه کړو... داخپله جامې نه بدلوي...ماویل: بچیه داخترنوې جامې نه اچوې؟...په دې سره هغه ماته زړوه ویل: ځما بابا نشته ... په دې خبرې سره ځه او کاکا دواړه په ژړا شو ...لږ وخت وروسته دسیدعرب خان بوډۍ مور رااووته او ماته یې سترې مشې او داختر مبارکې وه ویله...بیایې یومیزدچاي لپاره راکاړلو...اوپه خپله خیرنه لوپټه یې مېز صفا کړو... ماصرف دچای نه انکار دهغوئ دزړه دوجې نه اونه کړو... بیا یې ماته چای کیښوده مایودوه ګوټه چای دهغوی دزړه دپاره وڅکلو...ماته یې وه ویل بچیه سید عرب خان ته دعا کوه چې اللّه یې راخلاص کړي... څه موده وروسته معلومه شوه چې سید عرب خان په پنډۍ کښې په اَډیاله جیل کښې دی... سید عرب خان عدالت ته پیش کړی شو... او دڅو کاله کیس نه وروسته دامعلومه شوه... چې سیدعرب خان بې ګناه دی ...او دږیرې ، مدرسې اودیني خلکو سره دتعلق په وجه پرې شک پیدا شوی و... خودخوشالۍ هغه ورځې بیا هم چا اونه لیدې. سید عرب دپنډۍ عدالت بري کړو...خوبه هم هغه ورځ سره دیوولسو نورو کسانو سید عرب خان بیا پوځ اوچت کړو ... اوس بیا سید عرب خان ورک شو... مخکښې داَډیاله دزندان معلومات وو... خواوس هیڅ پته نه لګي ... څوکاله وروسته بیا دیسې پیښه وشوه چې دامنیتي

ځواکونو له خوا رابطه وشوه چې تاسو دخپل سید عرب خان مړی ترلاسه کړئ ... کوم مړی؟ په کوم ځای کښې ؟... په کور او کلي کښې ماتم شو ... خلک لاړل پیښور کښې دخځلو په یوډرم کښې دسیدعرب خان مړی په داسې حال کښې را وه ویستلی شو چې دهغه وزن بس دشلو او دیرشو کیلو ترمینځه وه... مونږ مړی ترلاسه کړو... کلي ته راروان شو ځمونږ دکلي قیامت صغری به هم داوه... په هر مخ دغم نښې وې... دهرچا اوښکې بهیدلې ... کورته ددننه کیدو سره خومادهغه مور اوبچو ته دکتو طاقت بالکل نه لرلو ... دمدرسې ملګري هم راغلل... خلک ټول حیران دي، هرسړی دبل نه پوښتنه کوي...او دهرچا ځواب دا دی: سیدعرب خان یونیک اودینداره هلک وه پته نشته ؟... بهرحال دماسپښین دلمونځ نه وروسته سید عرب خان خاورو ته وسپارلی شو ... اوس دهغه لور او دوه بچي لږ غټ شوي ... ځه چې کله هم تیریږم دهغوئ په سر لاس راکاږم ... هغوئ اوس یتیمانان دي ... څوکاله جریان لرونکې دغې واقعې ځما ژوند بدل کړو... په دې خو پوه شوم چې په سید عرب خان شک وه ... یقین نه وه...لیکن داخبره چې طالبان څوک دي او څه غواړي، دا دومره غټ مجرمان څوک دي چې ددوئ سره دتړاؤ په شک هم خلک دومره په بې دردۍ وژلی کیږي... بالاَخر خبرشوم طالبان یوه ډله ده په دې وطن کښې داسلامي نظام مطالبه لري ...څوک وائی: رښتیا شریعت غواړي ...څوک وائي: نه دا ایجنټان دي... خوبهرحال ځه په دې پوه شوم چې ځمونږ وطن کښې شریعت نشته ... ځکه که شریعت وای نو په شک به ولې سیدعرب خان شهید کولی شو؟...که شریعت وای نو دعدالت نه بري شوای سید عرب خان ولې قتل کړای شو ...

ورک آشنا

بیا داسوال چې ځه خیر که طالبان هرڅوک وي...خو چې شریعت غواړي نو دابهانه دې حکومت ورختمه کړې... داللّه قانون به هم نافذ شي او ملک کښې به امن هم راشي... خو داڅه خبره ده چې هغوئ دشریعت مطالبه کوي ... نو حکومت یې وژني ... دې خبرو ځه ناراضه کړم او ځما شک پیداشو... چې ځمونږ حکومت لکه چې یو اسلامي حکومت نه دی ... بلکه دا خو داسلام او مسلمانانو په خلاف جنګیږي... ما کوښښ شروع کړو چې ځه طالبان و پیژنم ... دهغوئ اغراض او مقاصد وپیژنم ... لیکن دمېډیا شور په ملک کښې دننه دومره وه ...چې دا ممکنه نه وه ... بالاَخر مایو داسې عالم پیدا کړو چې ما به مسلسل دهغه نه پوښتنې کولې ...هغه په دې موضوعاتو پوره پوه وه... او اَخر ځه په دې ورسیدم چې په پاکستان کښې داسلامي نظام دقیام لپاره په دې وخت کښې وسله واله مبارزه ضروري اواړینه ده ... ځه دطالبانو خواته راغلم او تحریک طالبان پاکستان سره یوځای شوم ... سید عرب خان هروخت ځما مخې ته ولاړ وي ... دهغه واړه بچې دهغه بوډۍ مور او دهغه بوډا پلاربه خدای خبر کله ځما له یاده وه وځي... خوځه دومره وایم چې دشهید دوینو هم دغه رنګ وه ... چې ځما ضمیر او احساس یې راییدار کړو...هغې ماته ښودنه وکړه او نن الحمد للّه ځه داللّه په لاره کښې یم ... اللّه دې سید عرب خان ته په جنت الفردوس کښې اعلی مقام ورکړي اَمېن دا رښتیا دی



جوامع الكلم
مِن

عَن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه قَالَ: (أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدَاً رَسُوْلُ اللّٰه وَيُقِيْمُوْا الصَّلاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِکَ عَصَمُوا مِنِّى دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّ الإِسْلاَمِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى) رواه البخاری ومسلم

عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا: [مجھے حکم کیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑوں ،یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللّٰہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللّٰہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، جب انہوں نے یہ کیا تو انہوں نے مجھ سے اپنا خون اور اموال بچا لئے، مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کے حساب اللّٰہ تعالیٰ پر ہے]۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الجَعْدِ رضی اللّٰه عنه، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (الخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ: الأَجْرُ وَالمَغْنَمُ) رواه البخاری ومسلم .

”عروہ بن جعد رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا: [گھوڑے جو ہیں، ان کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر (اجراور غنیمت) بندھی ہوئی ہے]۔

قال النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم: (ثَلاَثٌ مِنْ أَصْلِ الإيمَانِ: الكَفُّ عمَّن قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰه، وَلاَ نُكَفِّرهُ بِذَنْب، وَلاَ نُخْرِجُهُ مِنَ الإِسْلاَمِ بِعَمَلٍ، وَالجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنى اللّٰه عز وجل حتي يُقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدجالَ، لاَ يُبْطِلُه جَوْرُ جَائِرٍ، وَلاَ عَدْلُ عَادِلٍ، وَالإِيمَانُ بالأَقْدَار) رواه أبو داود

رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا: [تین چیزیں ایمان کی اصل سے ہیں: اس آدمی سے ہاتھ روکنا جو لا الہ الا اللّٰہ کا اقرار کرے، اس کی تکفیر گناہ کی بناء پر نہ کر اور نہ اسے عمل کی وجہ سے اسلام سے نکال، اور جہاد جاری رہے گا،جس وقت سے اللّٰہ نے مجھے مبعوث کیا ہے، یہاں تک کہ میری امت کے آخر میں آنے والے لوگ دجال سے قتال کریں، اس جہاد کو ظالم کا ظلم اور عادل کا عدل باطل نہیں کر سکتا، اور اقدار پر (اس بات پر کہ خیر وشر اللّٰہ کے اندازے سے ہیں اور اللّٰہ کے ہاں مکتوب ہیں) ایمان لانا]۔

قال النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم: (بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ بِالسَّيْفِ، حتي يُعبدَ اللّٰهُ وحدَه لا شريک له، وَجُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي، وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي، وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ) رواه البخاری .

رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایاہے: [بیشک اللّٰہ تعالیٰ نے مجھے اپنی تلوار کے ساتھ قیامت سے پہلے بھیجا ہے،اور میرا رزق میرے نیزے کے سائے تلے مقرر کیا ہے، اور اللّٰہ تعالیٰ نے اس شخص پر جو میری مخالفت کرے ذلت وخواری مقرر کی ہے، اور جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے، وہ ان میں سے ہے]۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَعَدُوِّهِمْ قَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ إِلَّا مَا أَصَابَهُمْ مِنْ لأَوَاءَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِکَ) رواه مسلم .

رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا: [میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی (حق کی خاطر لڑے گی) انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا، وہ آدمی جو انہیں بے یار ومددگار چھوڑے، یہاں تک کہ اللّٰہ کا امر (قیامت) آجائے اور وہ اسی طرح ہوں]۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جہاد کی فرضیت قیامت تک ہے، اور جہاد کا مقصد دنیا سے کفروشرک اور فتنہ و فساد ختم کرنا اور اعلاء کلمتہ اللہ ہے ۔

تحریک طالبان پاکستان کی جہادی عملیات میں کفار ومرتدین کی ہلاکت کاتفصیل

رمضان 1437 سے صفر 1438 بمطابق جون سے نومبر 2016 تک

Umar Media

تحریک طالبان پاکستان

119 ہلاک

88 زخمی

حملے کی قسم	ہلاک
مائن	37
ٹارگٹ کلنگ	17
سنائپر	6
کمین	2
تعارض	33
فدائی	23



فوجي	63
پولیس	22
شیعه	23
امن لشکر	15
خفیه ایجنسی	3
سیاسی بارٹی	1

رمضان جون	شوال جولائی	ذوالقعدة اگست	ذوالحجة ستمبر	محرم اکتوبر	صفر نومبر
5 ہلاک	24 ہلاک	6 ہلاک	39 ہلاک	21 ہلاک	24 ہلاک
	7 زخمی	5 زخمی	43 زخمی	25 زخمی	8 زخمی

تحریک طالبان پاکستان کی جہادی عملیات کاتفصیل

رمضان 1437 سے صفر 1438 بمطابق جون سے نومبر 2016 تک

٦ جولائی ٢٠١٦

بونیرایلم پہاڑی میں فوج نےساتھیوں کو محاصرہ کرلیا جس کےدوران ٢ ساتھی شہید جبکہ ایک ساتھی نکلنے میں کامیاب، اور اس محاصرے کے دوران مجاہدین نے مقابلہ کرتے ہوئے ٨ فوجیوں کو مار گرایا۔

دیرکاروں درہ سوات میں فوج نےمجاہدین کو محاصرہ کرلیا جس کے دوران ٢ مجاہدین شہید، جبکہ مجاہدین نے ان سے مقابلہ کرتے ہوئے ٣ فوجی مار گرائے۔

٢٩ جون ٢٠١٦

مالم جبہ میں فوج نے ساتھیوں کومحاصرہ کرلیا جس کےدوران ٢ساتھی شہید۔ اور ٥ فوجی ہلاک جبکہ ٢ ساتھی نکلنے میں کامیاب ۔

١٨ جولائی ٢٠١٦

تحریک طالبان پاکستان کےخصوصی دستے ایس ٹی ایف نے صوابی کے علاقے یار حسین میں عوامی نیشنل پارٹی کے سابق ایم پی اے محمد شعیب کو اس وقت نشانہ بنایا جب وہ معمول کے مطابق اپنے حجرے میں بیٹھے تھے۔ مجاہدین بحفاظت غائب ہونے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

١٩ جولائی ٢٠١٦

تحریک طالبان پاکستان کے خصوصی دستے ایس ٹی ایف نے دیر بالا کے علاقے بدرکنی میں ڈوگدرہ امن لشکر کے سربراہ خان محمد کو اہم ممبران عادل گجراور سمیع اللّٰہ سمیت لشکرکے سات(7) افراد کو پلانٹڈ آئی ای ڈی کے ذریعے ٹھکانے لگادیا۔
یاد رہے کہ مذکورہ عادل گجر جو اس لشکر کا سابق سربراہ تھا اور ہمارے کچھ ساتھیوں کو بھی شہید کیا تھا ایک عرصے سے تحریک طالبان پاکستان کو مطلوب عادل گجر اور موجودہ سبراہ خان محمد سمیت سمیع اللّٰہ جیسے اہم رہنما الحمدللّٰہ تحریک طالبان پاکستان کے شیر صفت کمانڈوز کے ہاتھوں ڈھیر ہوئے۔
تحریک طالبان پاکستان عوام سے پرزور اپیل کرتی ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے دور رہیں اور ان کے محفلوں اور تقریبات میں شامل ہونے سے گریز کریں۔

٢٢ جولائی ٢٠١٦

تحریک طالبان پاکستان کے خصوصی دستے ایس ٹی ایف نے سوات کے تحصیل مٹہ کے علاقے کالاکوٹ میں پولیس موبائل پر اس وقت دھاوا بول دیا جب وہ تھانے میں مخابراتی سسٹم کوبحال کرکے واپس آرہے تھے، یہ کامیاب کارروائی ٹی آئی اے(طالبان انٹیلیجنس ایجنسی) کی اطلاع پر کی گئی۔ موبائل میں موجود تمام اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے زخمیوں کو قریبی ہسپتال منتقل کیا گیا۔ طالبان کمانڈوز بحفاظت غائب ہونے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

٢٢ جولائی ٢٠١٦

تحریک طالبان پاکستان کے خصوصی دستے ایس ٹی ایف نے ٹی آئی اے کی نشاندہی پر کالام سے اتروڑ جانے والی ویگو گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم کا نشانہ بنایا گاڑی میں سوار آرمی کیپٹن، بونیر تحصیل ناظم سمیت 6 افراد زخمی ہو گئے جبکہ گاڑی مکمل طورپر تباہ ہو گئی ہے۔

٢٢ جولائی ٢٠١٦

تحریک طالبان پاکستان کے ایس ٹی ایف دستے نے بونیر کے علاقےچھار کلے میں جمعرات کی شب سپیشل فورس پولیس کے ایک اہلکار کو اس کے گھر سے گرفتار کرکے ضروری تفتیش کے بعد قتل کردیا۔ اس سے اسلحہ اور دوسری اشیاء بطور غنیمت ساتھ لے گئے۔

٢٨ جولائی ٢٠١٦

تحریک طالبان پاکستان کے خصوصی دستے ایس ٹی ایف نے سوات کے صحت افزا علاقے مدین میں گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم کا نشانہ بنایا گاڑی میں سوار تمام اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے جبکہ گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوچکی ہے۔

٩ اگست ٢٠١٦

تحریک طالبان پاکستان کے خصوصی دستے ایم ایس جی نے پلانٹڈ آئی ای ڈی کے ذریعے باجوڑکے علاقے چارمنگ میں فورسز کو کامیابی سے نشانہ بنایا 2 اہلکار ہلاک ہو گئے ہیں۔

١٥ اگست ٢٠١٦

تحریک طالبان پاکستان کے خصوصی دستے ایس ٹی ایف نے ایس ایچ او ابرار خان کو اس وقت ٹھکانے لگادیا جب وہ ڈیوٹی کیلئے نوشہرہ جارہا تھا۔ ٹی آئی اے کی نشاندہی پر گھات لگائے طالبان کمانڈوز نے فائرنگ کرکے قتل کیا اور بحفاظت غائب ہونے میں کامیاب ہوئے۔



١٧ اگست ٢٠١٦

باجوڑ میں ایم ایس جی کا کامیاب ایم بش 2 اہلکار ہلاک 1 زخمی تحریک طالبان پاکستان کے خصوصی دستے مجاہدین سپیشل گروپ نے باجوڑ کے علاقے چارمنگ (ایلال خیل) میں ایک ایم بش (گھات) کے دوران ایک اہلکار کو زخمی جبکہ دو جھنم واصل کیا ایم ایس جی کا دستہ بحفاظت غائب ہونے میں کامیاب ۔

١٧ اگست ٢٠١٦

تحریک طالبان پاکستان کے ایس ٹی ایف دستے نے بونیر کے علاقے کڑاکڑ میں ڈی پی او کی گاڑی کو آئی ای ڈی کے ذریعے نشانہ بنایا، جس سے گاڑی کو شدید نقصان پہنچا جبکہ گاڑی میں سوار افراد زخمی ہو گئے ہیں ۔

٩ ستمبر ٢٠١٦

پشاور میں ورسک روڈ پر دارمنگی کے علاقے میں پولیس موبائل دستی بم حملہ کیا گیا جس میں 2 اہلکار نشانہ بنے، ادھر کراچی میں ڈیفنس کے علاقے خیابان میں ایس ٹی ایف کے فائرنگ سے 2 پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے ہیں ۔

١٢ ستمبر ٢٠١٦

سوات میں تحریک طالبان پاکستان کے خصوصی دستے ایس ٹی ایف نے پولیس وین کو ریموٹ کنٹرول بم حملے سے تباہ کردیا۔
گاڑی میں موجود تمام اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔

١٤ ستمبر ٢٠١٦

تحریک طالبان پاکستان کے دو فدائین نے کل ١١ ذی الحجہ بروزمنگل شیعہ رافضیوں کوشکارپور میں نشانہ بنایا جس میں درجنوں رافضی اپنے محافظوں سمیت ہلاک وزخمی ہوئے فدائین میں سے ایک زخمی حالت میں گرفتار ہوا ہے۔

١٣ ستمبر ٢٠١٦

تحریک طالبان پاکستان کے خصوصی دستے ایس ٹی ایف نے کوئٹہ میں بلوچ کانسٹیلری کے گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم کے ذریعے نشانہ بنایا،گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی اور گاڑی میں سوار تمام اہل کار ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

٢٤ ستمبر ٢٠١٦

تحریک طالبان پاکستان کے خصوصی دستے ایس ٹی ایف نے ملک تاج ملوک کے بھائی اور امن لشکر سربراہ ملک منان کو آئی ای ڈی کے ذریعے نشانہ بنایا اورطالبان کمانڈوز غائب ہونے میں کامیاب ہوگئے ۔ملک منان زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہسپتال میں جہنم واصل ہوگیا ہے۔

٢٤ ستمبر ٢٠١٦

نارتھ ناظم آباد کراچی پولیس انسپکٹر کو کامیابی سے ٹارگٹ کیا۔

٢٨ ستمبر ٢٠١٦

چارسدہ میں پولیس وین پر کامیاب مائن عملیات۔

١٠ اکتوبر ٢٠١٦

تحریک طالبان پاکستان کے خصوصی دستے ایس ٹی ایف نے باجوڑ کے علاقے نیاگ (ماموند) میں لیوی فورسز کو پلانٹڈ آئی ای ڈی کے ذریعے نشانہ بنایا، حملے میں دو اہلکار زخمی ہوئے۔

١٣ اکتوبر ٢٠١٦

تحریک طالبان پاکستان کے ایس ٹی ایف دستے نےکراچی اور پشاور میں پولیس افسران کوکامیابی سے ٹارگٹ کیا۔

٢٣ اکتوبر ٢٠١٦

شمالی وزیرستان کے علاقے شوال میں کنڑ غر کے مقام پر پاکستانی فوج پر تحریک طالبان پاکستان کے شاہین صفت مجاہدین نے حملہ کیا۔
یہ حملہ ٢٣ اکتوبر ٢٠١٦ کو عصر کے وقت شروع ہوا اور مغرب تک جاری رہا، جس میں فوج کے مورچوں پر چھوٹے اور بڑے اسلحے سے حملہ کیا گیا۔
اس حملے میں آٹھ فوجی مارے گئے اور متعدد زخمی ہوئے، اور چار مورچے مکمل ختم کیئے گئے ہیں، جبکہ ایک مجاہد ساتھی معمولی زخمی ہوا۔

٢٣ اکتوبر ٢٠١٦

تحریک طالبان پاکستان کے شارپ شوٹر دستے ایس ٹی ایف نے چارسدہ کے سردریاب روڈ کے قریب ڈیوٹی کےلئے جانے والے سپیشل برانچ افسر (سب انسپکٹر اکبر علی) کو کامیابی سے ٹارگٹ کیا ۔

۲۴ اکتوبر ۲۰۱۲

کوئٹہ کے علاقے مستونگ میں دو کسٹم والوں کی سیکورٹی پر مامور پولیس اہلکاروں کو ٹارگٹ کرنے کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔

۲۴ اکتوبر ۲۰۱۲

تحریک طالبان پاکستان کے خصوصی دستے ایم ایس جی نے باجوڑ کے علاقے باشم ڈاگ سر کے مورچوں پر بڑا حملہ کیا ہے، جس میں بھاری ہتھیاروں کا آزادانہ استعمال کیا جارہے ، اب تک حملے ۵ اہلکار ہلاک جبکہ کئی زخمی ہوئے ہیں ، جنگ جاری ہے۔ مجاہدین اس بار بھی بڑی کامیابی سے اپنے اہداف حاصل کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔

۲۸ اکتوبر ۲۰۱۲

سوات کے علاقے چارباغ دکوڑک میں آئی ایس آئی کے لئے کام کرنے والے طالبان کو مطلوب عمر علی تحریک طالبان پاکستان کے خصوصی دستے ایس ٹی ایف کے ہاتھوں ڈھیر ہوگیا۔

۲ نومبر ۲۰۱۲

کرم ایجنسی پاڑا چنار میں مڑا زابہ کے مقام پر پاکستانی فوج کا ایک کیمپ اور پانچ مورچے اطراف میں موجود تھے،اس کیمپ پر یکم نومبر کو رات آٹھ بجے مجاہدین ِ اسلام نے حملہ کیا ،جسے مکمل فتح کیا گیا،آٹھ فوجی مارے گئے،اور باقی سب کیمپ چھوڑ کر بھاگ گئے۔
چالیس کے قریب مجاہدین ساتھیوں نے تعارض میں حصہ لیا،اور الحمدللّٰہ کوئی بھی مجاہد زخمی یا شہید نہیں ہوا۔
غنیمت میں ایک عدد ۷۵ آر اور پندرہ گولے،
دو عدد جی تھری،ایک عدد کلاشن کوف،.دو عدد ایل ایم جی آٹھ بلٹ پروف جیکٹ، چار عدد دوربین،فوجی وردیاں اور ٹوپیاں،ایک عدد وائرلیس، ایک بکسہ گرنیڈ،کھانے پینے کا سامان،اور نقد تقریبا ایک لاکھ روپے شامل ہیں۔

۵ نومبر ۲۰۱۲

تحریک طالبان پاکستان کے شاہین صفت مجاہدین نے باجوڑ کے علاقے باشم ڈاگ سر پوسٹ پر بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا ہے، جس میں تین اہلکار ہلاک جبکہ کئی زخمی ہوئے ہیں ۔
مجاہدین بحفاظت غائب ہو گئے ہیں ،الحمدللّٰہ۔

۷ نومبر ۲۰۱۲

کاروان شہداء تحریک طالبان پاکستان سے تعلق رکھنے والے شاہین صفت مجاہدین آیاز عرف نعیم اور عامر عرف دانیال صوابی کے علاقے مینئی میں ناپاک کفری فرنٹ لائن فورسز کے محاصرے میں آنے کے بعد بہادری سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرما گئے، صلیبی فرنٹ لائن کے محاصرے کے باوجود تین گھنٹے تک سخت مقابلہ کیا اور ایک اہلکار کو جہنم واصل کرنے کے ساتھ ساتھ ایک اہلکار کو زخمی بھی کردیا۔

۷ نومبر ۲۰۱۲

تحریک طالبان پاکستان کے شارپ شوٹر دستے نے باجوڑ کے علاقے چارمنگ میں خرکنو پوسٹ پر سنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک کیا ہے، الحمدللّٰہ۔

۸ نومبر ۲۰۱۲

تحریک طالبان پاکستان کے شارپ شوٹر دستے نے باجوڑ کے علاقے چارمنگ میں عبدل سر پوسٹ پر سنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک کیا ہے، الحمدللّٰہ۔

۹ نومبر ۲۰۱۲

تحریک طالبان پاکستان کے شاہین صفت مجاہدین نےآج ۹ نومبر صبح ۱۰ بجے شمالی وزیرستان کے علاقے سپین وام (ٹی ٹی مداخیل) میں بڑے فوجی گاڑی کو پلانٹڈ آئی ای ڈی کے ذریعے نشانہ بنایا ہے جس ۱۲ اہلکار ہلاک ہوئے ہیں،

۱۰ نومبر ۲۰۱۲

اج ۱۰ نومبر ۲۰۱۲ کو تحریک طالبان پاکستان کے شارپ شوٹر دستے نے چارمنگ کے علاقے باشم ڈاگ سرمیں ایک اور فوجی اہلکار کو سنائیپر حملے میں ہلاک کیا ہے۔

۱۰ نومبر ۲۰۱۲

اج ۱۰ نومبر ۲۰۱۲ کو تحریک طالبان پاکستان کے شارپ شوٹرز نے باجوڑ کے علاقے چمرکنڈ نواپاس سر میں ایک اور اہلکار کو سنائیپر حملے میں ہلاک کیا ہے۔

۱۲ نومبر ۲۰۱۲

تحریک طالبان پاکستان کے شارپ شوٹرز نے سوات کے علاقے ڈھیرئ کانجو میں طالبان مخالف لشکر رکن اور اے این کے مقامی رہنما طالعمند کو کامیابی سے ٹارگٹ کیا ہے مجاہدین بحفاظت غائب ہونے کامیاب ہوگئے ہیں ۔

۱۳ نومبر ۲۰۱۲

تحریک طالبان پاکستان کے شارپ شوٹر دستے ایس ٹی ایف کے کمانڈوز نے سوات کے علاقے ننگولئ وچ خوڑ میں امن کمیٹی کے نام پر طالبان مخالف لشکر کے ممبر فلک ناز کو ٹھکانے لگادیا۔ طالبان کمانڈوز بفضل اللّٰہ تعالیٰ بحفاظت غائب ہونے میں کامیاب ہوئے ۔

۱۳ نومبر ۲۰۱۲

تحریک طالبان پاکستان کے شارپ شوٹر دستے نے باجوڑ کے تحصیل چارمنگ میں باشم کوٹ سر کےفوجی پوسٹ پر تعینات دو اہلکاروں کو سنائپر حملے میں جہنم واصل کیا۔
یاد رہے رواں ماہ میں طالبان کمانڈوز نے درجنوں سنائپر حملے کے جس میں درجنوں اہلکار ہلاک ہوئے۔



Umar Media